به عون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

الحمد لله علی احسانه که درین زمان سعادت اقتران موافق فرموده حسب البشر

آثار محشر

۱۳۰۳ھ

۱۸۸۵ء

بتصحیح تمام و حسن اهتمام بخط خوب و تقطیع اسلوب بار اول

در مطبع فیض حسینی دہلی باهتمام شیخ نثار حسین رونق یافت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلے ہی حمد خدا جو ہے کثیر الغفران ۔ مالک الملک و داد الامر عمیم الاحسان
ہے رجا من سے اُس پاک کی یہ نامہ مرا ۔ بے غل و غش ہو پسند خرد ناموران

لائق حمد و سزاوار ثنا ۔ ذات پاک حق ہی اکہو ثنا
اور بچھا باد سنے یہ زمین بر آب ۔ کہتے ہی کن کے فقط بر روی آب
اور کیا ہی نصب مانند حباب ۔ خیمہ گردون بلا چوب و طناب
دکھلے گر ہی تری آنکھون مین نور ۔ کیا ہی اس قصر معلی مین قصور
اب بھلا سب ملکی معماران عصر ۔ کر تو دین تعمیر ایسا ایک قصر
اور پھر ان سبکو وہ ذات قدیم ۔ دم مین کر دیگا قیامت کو عدم
اُس گھڑی ہان جز ذات حی لایموت ۔ کچھ نہو گا ہی یہ قرآنسی ثبوت
اور لیگا ہر کسی سے پھر حساب ۔ رو برو اپنے وہین حسب الکتاب
ورنہ یعنی پلہ اعمال زشت ۔ جسکا بھاری ہوگا سو وہ بد سرشت
اسطرح وہ فاعل مختار ہے ۔ قادر بے عجز و محکم کار ہے
اُسنے لوگونکی ہدایت کو لئے ۔ انبیا و مرسلین پیدا کیے
تا سنا مین حسب فرمان وحید ۔ سبکو امر و نہی اور وعد و وعید
نوح کو جو وقت دکھا پر ملا ۔ کر یہی عاقبت گرفتار بلا
اور ساری لوگ کرنے مین نفور ۔ یعنی سن سن بھاگتے ہین دور دور

جسنے کن کہتے نہ گذرا ایک پل ۔ کر دئے پیدا بر و بحر و جبل
اور دی اوسکی کو از صنع کمال ۔ کر دیا محکم با وتاد جبال
اور زینت اوسکو دی آیا کرم ۔ از مصابیح و مہ و مہر و نجوم
ہی سیرا جون رخ آئینہ صاف ۔ از شقوق و از فتور و از شگاف
کسکو قدرت ہی جو لاف ہمسری ۔ مار سکے آگے اُس قادر کی ذری
یعنی جیسدم وہم کیا جادیگا ہو ۔ سب فنا ہونگی بلا ریب و قصور
اور جب جانیگا پھر بعد از ممات ۔ تب تو ہمین بخشیگا یکدم مین حیات
ہوگا جسکا پلہ نیکی ثقیل ۔ دیگا جنت اوسکو وہ رب جلیل
پائیگا اُسدم مکان ہاویہ ۔ ہی پر از رنج و الم وہ زاویہ
جو کہو سو سب اُسی مقدور ہے ۔ کچھ نہین نزدیک اوسکے دور ہے
اور کیے نازل صحیفے انپہ جدید ۔ اور بعضو پر کتابین ہین پند
جسمین اُسکی لوگ سب طاعت کرین ۔ اور شرک و کفر و بد عقلی سے ڈرین
ساڑھے نو سو سال تک لیل و نہار ۔ اُسنے دعوت کی نہان و آشکار
تب کیا طوفان مین اُن سبکو غرق ۔ تھی جو منکر غرب سے لی تا بفرق

ہو گئی سب غرق وہ کفار ملک
جو کہ تھے جز مومنان اہل فلک

بچایا ہود کو بھی عاد سے
یعنی انکے ضد تھے بیداد سے

کی مسلط اُنپر اسی نے کو صفات
ریح صرصر آٹھ دن و سات رات

اور رکھا محفوظ اسی نے مثل ہود
حضرت صالح کو از قوم ثمود

کردیا یک لخت اونکو بھی ہلاک
انکی صیحے سے فقط از بس دو باک

ایسے ہی وہ بچایا پاک کیش
کرتے تھے اغلام مرد وہ ہمیش

اور کی اُسنے با الطاف تمام
نار ابراہیم پر بردو سلام

گو کئے تھے قتل اُسنے صد ہزار
زعم سے موسی کے اطفال صغار

آخرش اُسکو بھی با فوج و سپاہ
کردیا موسیٰ ہی کے ہاتھوں تباہ

تب لیا اسکو اٹھا افلاک پر
رہگئے سب پیٹتے سب خاک پر

جوں ابو جہل و ولید و ابولہب
اور مثال انکے جو تھے کفار سب

پھر اسی قادر نے لے گفت و شنود
کردیا انکو جہنم کا وقود

قبضۂ قدرت میں اسکی ہی مدام
فرش سے تا عرش جو کچھ ہی تمام

خالق و رازق اوسکی ہی صفت
دیکھلی ظاہر بچشم معرفت

اک قصیدہ اب لکھوں میں انجیز
اُس لیک مقتدر کی ثنا میں

سو رہے بھی ہوں نہ ما وہ ناتوان
لاف کیا مارونگا اسمیں بچوان

صانع و خالق جو کچھ دیکھا اسکا جو ہنر
ہوگئی یکلخت سب گم کردہ ہوتر

ہر کسو نے کچھ بنائی یہ خبر
کہ کہاں ہے قعر اور ساحل کدھر

پھر بچارا او زبیچارا کیا شمار
ارین جو لاف ثنا د کردگار

لیک ہر یک حسب استعداد خویش
کرتے ہیں طبع آزمائی کم و بیش

یوں کیا ہے اپنے اعدا سے افضال
حضرت نوح پیمبر کو خلاص

تھے عظیم الجسم وہ مانند عوج
عوج سے کچھ کم نہ تھا انکا عروج

ہو گئی بیجان گر گر پڑے وہ خود پسند
خاک پر یک لخت جوں نخل بلند

وہ بھی تھے اک بانی ظلم و فساد
عہد میں صالح کی مثل قوم عاد

یوں ہی قوم لوط کو وقت سحر
ایک دم میں کردیا زیر و زبر

لوط انکے ہاتھ سے آئی تھے تنگ
دیکھ دیکھ اُن فاحشوں کا ننگ ڈھنگ

اور کلیم اللہ کو فرعون سے
دی امان اُسنے ہی اپنے عون سے

ورنہ پایا دشمن موسیٰ کا پتا
گو کہ لوگوں نے دیا اُسکو بتا

اور باندھی جب یہودان نے کمر
قتل پر عیسیٰ کے لیے تیغ و تبر

تو نہیں ختم الانبیا کی روز و شب
تھے عداوت میں فساد بد عرب

روز و شب تمام وہ سحر و زشت کیش
بغض آنحضرت سے رکھتے تھے ہمیش

سب پہ غالب ہے وہ سلطان دو کون
سب اُسی سے چاہتے ہیں نصرت و عون

ہر جگہ پر حاضر و ناظر ہی وہ
ہر کسی کا حافظ و ناصر ہے وہ

ہی اوسکی ہاتھ سب موت و حیات
فاعل مختار ہی وہ پاک ذات

اس سخن میں گر بہت کچھ ہے اچھا
مارتا ہوں میں نہیں لاف و ثنا

ہی یہ وہ بحر محیط ای مرد نیک
قعر و ساحل ہے نہ جسکا دو میں ایک

حسب استعداد اسمیں جو جب
تیرے اور غوطے لگائی ڈوب ڈوب

قصہ کوتہ جبکہ خود ای باصفا
بولے لا احصی ثنائے مصطفی

ورتے کی کیا اصل ہیں فتاح
جو مقابل ہو کے ماری لاف ناب

ای محمد امین سے طبع آزما
ایک تو بھی ہے سو لی طبع آزما

قصیده

جو حرف تختۂ تقدیر پر ہوا تحریر
ثنا اسکی نہیں سکتی ہی کار تدبیر

کم اور بیش یہ از قدم نہیں ہے بے خبر
سپاس جا ہے ہر نعمت قلیل و کثیر
ثنال جو اس بیان سے طلسم جہاں
نہیں ہے ثانی یوسف کوئی تو دے تعبیر

مقطعات خرد نو کی سبھی عبارت سے
کوئی اس آیۂ لا حل کی کیا کرے تفسیر
پھر از ملک علم سے کوئی سا فرھی
جو اس سے یہ پوچھتی ہی کس روش پہ خطر

بیٹھو بخیر ای پابند حرص و ہوا
بلا قصور بامر غفور وقت ضرور
نہیں ہوا ہی نہ ہوگا کوئی سلیمان سا
بحکم آن شہ والا جنین فسیح و سیع
عبث ہی منصب و دنیا یہ جو کہ ہی نازان
تمام طی کیا ملک اسنی شرق تا بغرب
متاع و مال تو سب رہگیا جہان ہی میں
ہزار آفرین اس شاہ کربلا اوپر
نہ مانی بات یزید پلید کی زنہار
خلاف اسکے عزیزو کبھی نہ رکہو قدم
وہانکی راہ کا لو یاران توشہ تقوی
یہ خواب یا کہ طلسمات یا معما ہی
کمال آتی ہی رقت یہ حال کر کے خیال
دہن ہی آتش تر تو زبان کباب
یہ خاکسار نہیں سیم و زر کی محتاج
زیادہ جو حق نے نگاہ و زبان میں ادراک
نہ اسکو در کی ہی سائل جو سکو دیتا ہے
اسکی ذات ہی مطلق ہر ایک شی پہ قدیر
غنی ہی مال سی اور ملک سی ہی بے پروا
غرض غرض ہے اسکو جو کوئی نظارہ
نہ مصلحت کی ہی حاجت نہ مشورت
حباب وار کیا نصب خیمہ گردون
برای سوسنی چشم جلوہ عالمیان

کہڑی ہی سر پہ اجل ہاتھ مین لئے شمشیر
کریگا پیک اجل قبض روح دی تاخیر
کہ جسکے امر کی جن و بشر تہی سب تسخیر
جو ہی وہ مسجد اقصی جسنے کی تعمیر
کہ جسمین آج ہو سرور انکا تغییر
سبع بلاد و جبال و بحار و نہر و غدیر
بجز کفن نہ ملا اس سی بوزن نقیر
بہا بہا جسکے لہو کا تہا ایک جم غفیر
شہید ہوگیا پر سنت رسول شیر
پڑو گی ورنہ جہنم مین جو ہی بئس مصیر
جو دسترس ہو تمہین اسمین مت کرو تقصیر
نہین خیال مین آتا جو کچھ کرین تقریر
کہ تف ہی حشمت دنیا پہ جسکی تو توقیر
بلا ہوس پہ فنا عیش بحر شعر
نگاہ اونکی مین یکسان ہے خاک اور اکسیر
ہمین وہ بارش اکسیر مین تہی تاثیر
بغیر منت احسان بلا تنکیر

مطلع ثانی

ہیں اسکو در کی گدا سارے بادشاہ و امیر
وہ خود علیم ہی روشن ہے اسپر احوال ضمیر
بہلا وہ اسکی رکھی صلاح کا مشیر
بلا عماد و طناب انہی کی صنع کبیر
نہادہ در لگن چرخ شمع مہر منیر

جز آستین ندامت بچشم تر دامن
کوئی بہی باقی ہی یاد کہہ جسم عبرت سے
ہمیشہ صبح و مسا تخت آن شہ والا
بوقت موت بہلا کچھ بہی ساتھ لیکے گیا
کلید فتح اولوالعزم شاہ ذوالقرنین
پلنگ گور نے آخر اسی بسایا نہین
دہی عجوزہ دنیا ہی جسکو دیکے طلاق
بجان سید مگر بیعت یزید پلید
جز ادا حق ہی یہی جو ہی سنت نبوی
نہو فریفتہ اس دار لا بقا اوپر
بوقت خواب امیر و فقیر یکسان ہین
جو قبر کہود کی مردہ کو دیکہیے تو ادسے
دہن میں کبہی آلودہ کہا کی پالودہ
نہ دیکہہ چشم حقارت سے خاکسارونکو
ہیں جو کہ جلوہ نشین گوشہ قناعت کے
وہ ہیں سپہر توکل کے قطب اہل حق
لکہون اب اسکی ثنا مین مطلع ثانی

ہمیشہ بیشک و لا ریب لطف سبحانی
وہ پادشاہ ہے بے ریا شہنشاہ تمام نگاہ
احد ہے اسکی صفت احد صمد اسکی شان
خزانہ او کرام بر انام گستردہ است
ہزار سباع و بہایم ہزار وحوش و طیور

نہ تیغ رنگی ہوئی حیا سے گریبان گیر
ہزار دن کو عجب کیا ہی اس خاک مین امیر و فقیر
اوڑہی تہا باد کی اور بیقرار پر مضطر
نہ مال و ملک نہ دولت نہ سلطنت نہ سریر
خیال کبہی تو کیا تہا وہ امیر کبیر
اجل کے چنگ سے اسکو بہی کیا نخجیر
براہ دین ہوئے مقتول سرور شبیر
خلاف سنت حضرت نبی اور اونکو
یہان سی تا در جنت ہی جسکے سی تکبیر
یہ بوجھ لو کبہی ملک عدم کی ہو نگی فقیر
فراش مخمل و دیبا ہو یا بساط حصیر
کوئی بچا نگا یہ تہا امیر یا کہ فقیر
یہ روٹی جو کی ہم افضل سیر ماہی
اگرچہ مثل ہی ظاہر میں در لباس حقیر
طمع سے بہاگتی ہیں وہ کہ ملک جسکی ہیں
اگرچہ سجن میں ہیں باد در بخیر
کہ ہیں گدا ہیں وہ ہی بادشاہ عالمگیر
کہ جسکی شان سے قرآن مین سمیع و بصیر
خبر ہر ایک کی لیتا ہی وہ لطیف و خبیر
کرے ہی نظم و نسق خلق کا بغیر وزیر
نہ کوئی اسکا ہی ہمسر نہ کوئی اسکا نظیر
فراش اعضو ... و تسل حصیر
ہیں اسکو دام مین الفت کی پابند اسیر

ہوے ہیں طفل صد اسکی روش پاکر
بیانا انکی بلغو ہمین گر تھی کا جلال
فسادانکی انکا کبھی نکھو بصلاح
ہمین ڈوبتی قیامت کے در جسکے سکین
اہمین بلیدونکی ہمین نوساخ ہو
یو ہمین کلیم نے ذعونکو بہت مدت
جناب پاک رسالت جو تھی بتقیع
طبیب ہو نہ رسول امین حکیم کریم
خصوص جو تھی حجاب انکی لب جاب
یہ آرزو تھی انہین تاکہ وہ مسلمان ہون
ہدایت او ضلالت کا ہی وہی مختار
جسے خدا ہی نے گمراہ خود کیا ہووے

ہمیشہ ہیکی زبان ابر بیان بے نظیر
ہوا ہے سارے فی طارمی یکو تو تیر
ہمین نکلتی کا الا بہ نشتر شمشیر
کہا ہے جو نے علی الکافرین غیر یسیر
سنائی ہی سے اول ابو وقت اخیر
دکھائی معجزے عاجز کیا مگر وہ شریر
کہ جنکی ذات ہی تھی حرمت نبی کبیر
وحید عصر ہر اک فن کی بعد بے نظیر
کہ انکا مہر و محبت میں تھا نہ کوئی نظیر
مگر نہ لائے وہ اسلام تا بوقت اخیر
یہ جسکے امر سے نکلی ہی جا کی تصویر
اُسے جو راہ لگا دے وہ کون سا ہے پیر

تھے ہی سارا جہان اسکی جہت اور
کہ چھوڑ راہ ہدایت طرف ضلالت کے
سلف سے انکو بتاتی ہی ہین وعدہ وعید
سفید کب ہوا ہے انہین نسخہ فلاطونی
نہ مانا جبکہ گستہ کہی تب اوٹھا طوفان
نہ آیا راہ ہدایت پہ بحر مین آخر
کلام پاک ہے انا انعت النحضرت
یہ جانا انکو جو اتنے مرض سے نفی
وفا کر گئی جسدم جد آنحضرت
اگرچہ سر سے طوری لغبار آتا ہے
کسے مجال جو قدرت مین اسکی تا دم
لکھا ازل کا محمد کسوسی تا باید

بگریہ کا درد نسب ہین جو کہ اہل سعیر
یہ جاتے ہین جلنے ساتھ اپنی منزل جیر
ہر ایک اہل سماتہ ہو بشیر و نذیر
جنہو نکار و ازل سے بگڑ گیا تخمیر
انام غرق ہوے تھے جو تھے تباہ ضمیر
ہلو ہلاک مع لشکر امیر و وزیر
خصوص جسکا مصنف ہے منشی تقدیر
کہ ہو وین نسخہ توحید سے علاج پذیر
انہین کے ہاتھ ہوئی پرورش سن صغیر
ہمین سفید ہی گر نہین بچشم ضریر
چہ جائیکہ جون جرا اسمین شیخ یا ہو پیر
ہمین لگا ہی اسمین نہ دیا دلگیر

اسمین تحریر ہی اب نعت رسول الثقلین — کیا تھا حق نے جسے رہبر جن و انسان

اب لکھوں نعت جناب مصطفےٰ — تاکہ حاصل ہو مجھے راہ صفا
جو چلا اس راہ پر وہ باادب — منزل مقصود کو پہونچا شتاب
خلق مین اس سرور دین کا وجود — تھا سراپا معدن لطف و جود
گو کہ ظاہر مین کسو سے ایک حرف — نہ پڑھا تھا مطلقا وہ پاک طرف
پڑھا تھا وہ رسول راہبر — دفتر علم لدنی سر بسر
قربت و عزت مین وہ محبوب حق — لیگیا ہی سارے عالم پر سبق
گو کہ موسیٰ اور مسیح پاکزاد — معجزے مین بدل تھے اوستاد
اہل مکہ سب تھے معجز طلب — واسطے شق القمر کے ایک شب
تب تجھی جانین کہ برحق ہے رسول — اور کرین فرمانکو تیرے قبول
آ گرو حق کے قرص کو سیر ریا — ایک ہی انگلی سے دو ٹکڑے کیا

راہ ہی اسکی صراط مستقیم — بیخطر از خوف دزدان رجیم
کس سے ہو وصف اس رسول پاک کا — مرتبہ تھا جسکے تئین لولاک کا
کیونکر تھا وہ بہترین کائنات — رحمۃ للعالمین تھی اسکی ذات
لیک باطن مین جو پوچھو رسول — تھا سراپا سارے علما کا اصول
مرد بر دو اس علم کے سارے علوم — ہین الف بے کے مثال اے پاک قوم
معجزے مین اسکا نامی کوئی نشر — نا ہوا ہے اور نہ ہوگا تا بحشر
معجزے انکی ہوئے تھے خاک پر — یان ہوئے ہین خاک اور افلاک پر
کہ بہلا اسکا و گواہی بیکتخت — گر تو دیکھا تند جوڑا کیون درخت
آ گیا حسنکر یہ از قوم عتی — جوش مین دریائے اعجاز نبی
جو تھے حاضر سب کے سب کو کیا — ہو گئی حیرت زدہ آئینہ دار

اور گیا ہر ایک کے چہرہ کا رنگ
دیکھکر یہ معجزہ شل بیدرنگ
زرد تر وہ ہین اٹھا اک مشت خاک
پھینکدی انکی طرف از دست پاک
کرکے حملہ غازیون نے بیدریغ
بعض لوگونکو کیا جاری تیغ
اور جو تھا مال غنیمت بیشمار
کردیا تقسیم حسب الاقتدار
اور اس ساقی کوثر نے یہان
ایکدن اک واقعے مین تام کہان
انگلیون سے کردئے چشمے روان
ہوگئے سیراب سب پیر و جوان
کر محمد ایک دو غزلون مین اب
اور نعت اس شاہ دینکی باادب

یونہین اس حضرت نے روز جنگ بدر
کافرونکا دیکھکر غوغا و غدر
جا پڑی آنکھون مین انکی وہ تراب
ہوگئے سب کور چشم خانہ خراب
اور کیا باقی کو اپنے دام مین
باندھ گردن مین لقمۂ اسلام مین
حضرت موسیٰ نے امتکے لئے
سنگ سے چشمے وہان جاری کئے
دیکھکر اسلامیونکو مبتلا
لے تہایت تشنگی مین مبتلا
مخزن اعجاز تھا وہ باکمال
خارج تحریر ہین اسکی خصال
پھر شب معراجکا اسکے بیان
حسب استعداد خود کیجو بیان

کب ہے یہ قدرت کسو انسان مین
آیۂ الیوم اکملت لکم
فرض کی ہم نے اسکی اتباع
آئیگا اک میل پر جب آفتاب
جس کسیکا نامۂ اعمال نیک
صرف کردی جسنے عمر بے بہا
اکثرون سے کب ہوا النعت حضرت احمد
ہر اک نشان و نبی اس خدا کے جتنے
یہود اور نصاری خود انہی تہانت سے
اسلئے نور سے جسکے کیا ہے سب ظہور

غزل

دینکم کہا ہے حق قرآن مین
ہی صفت اسکی لکھی یونان
ہم سبھو نے دفتر ایمان مین
غیر نفی استی گواس سوا
جائیگا تب ہوش اس طوفان مین
خوف عصیان سے گریبان کی جا
ہوگا بھاری پلۂ میزان مین
وہ طفیل اسکے سے پھر پاکر نجات
صرف امت کی پر وسامان مین
ای محمد حیف اس امت پہ ہے
خصوص جسکا تھا خود آپ نے ذات پاک احمد
زرد عزت و قدرت بنال سلک کوئی
کلیم کو دئے توریت مین برابر
مسیح نے بھی پڑھا انجیل قوم اپنے
ہوگئے ہین کیا ب الشفیع الامم ہاتھ سے
تمام دین ہو نہ غالب اسکے دین
قدم سے چلے ہو سو ہی سر عرش بلند
نہ ہوسکیگی کماحقہ صفت ہرگز

جو لکھی کچھ اس نبی کی شان مین
اور نذیر کافران قرآن مین
ہوگا کون اس حشر کی میدان مین
تب جھپینگی اسکے ہی دامان مین
ہوگا داخل وہ روضۂ رضوان مین
اس نبی کے جو ہو فرمان مین
نہین ہوا ہے ہوگا از کن ما بلغ
کہاکہ باقی ہین بعدی اسمہ احمد
اگر نہ مانین شقاوت سے اپنی اہل حسد
کسو نشر سے محمد سوائے ذات احد

حمد اور نعت ہوئی فضل خدا سے منور دن — آگے معراج کے ہوتے ہین اب احوال بیان

ای براق طبع چل اس آئین
لیلۃ المعراج چلے سید امین
تو بھی ہے دوا بکر الون مین دم
ہوگیا کسو سطے افگندہ سم
کیا غضب وہ لیلۃ المعراج تھی
گویا لیل القدر کی تاج تھی
گو بظاہر وہ شب دیجور تھی
لیک باطن مین سراپا نور تھی
دن تو بااس انکی آمد کی بو
چھپ رہا تھا جیسے ہی شرمندہ ہو

تیز گامی تو ذری اپنی دکھا
خوش خرامی تو ذری اپنی دکھا
منزل مقصود کی ہے رہ بھی
اپنے چلنے مین نظر تو کو بھی
وہ شب با برکت عز و شرف
فیض سے معمور تھی چار طرف
کیا کہون اس اتگی ہر جہان
دشمن کب باید مین وہ محبوبان
اٹھا لی کی جو تھی دولتسرا
جاکے اسمین حضرت خیر الوریٰ

تھے راحت پر ہو مشغول نوم
ناگہاں آ پہونچے جبریل امین
سنتے ہی پیغام حق وہ نامدار
پھر وہاں سے وہ براق برق سیر
تیز کی فیازی تھا ہر گردہ حشر
لیک اس سدرہ میں دیکھ اسکی حال
جبکہ شاخ سدرۃ تک شل ہوا
پھر سرافیل آئی استقبال کو
رک رہا پھر والنبی اسرافیل بھی
اب شب پوچھا اوس دائرہ کی ... بات
پہونچے پھر وہ سید عالی نسب
اور جو سُنا وہاں تھا وہ سُنا
کہنے سننے کا نہیں ہے یا نیہ حکم
رکھ محمد یا نسے اب یا پھر قدم

کر رہا وان اس لبیک سیر تک یوم
لے براق از حکم رب العالمین
اس براق برق رو پر ہو سوار
آسمان پر لے اُڑا مانند طیر
ترک تازہ میں بھلوں براق در حشر
ہو گیا یہ لنگ پا و سست بال
جا کے پہونچا وہ براق خوشنما
دیکھے زینت اپنے پر اور بال کو
بال و پر انکے گئے کچھ پاری تکی
پاک تھا اور عالم از قید جہات
حضرت حقین تعظیم و ادب
اور نجوبی سنکے وہ دل میں رکھا
اس سے رہتا خوب ہے اب صم و بکم

گو بظاہر خواب میں سرشار تھے
اور جگا کر آپکو پیغام رب
لیگئے تشریف با عز و شرف
ایک لمحہ بھی نگذرا اس میان
گو کہ طیر فہم اور اسپ خیال
گرد تک اسکی نہ پہونچا دیکر
دیکھ اسکی ہاں نہیں ہی تیز و تند
ساتھ اسکے وہ رسول ذو المنن
الغرض پھر والنبی وہ سالار دین
قبلہ لعبد آئین یا نہ تحت و فوق
اور ہوے مقصود جالسے فیضیاب
اور جو تھا دیکھنا دیکھا وہان
ایسا ان ہاہے ساحت تقریر تنگ

چشم باطن سے مگر بیدار تھے
سب سنایا اک سرے سے با ادب
پہلے وان سے بیت اقصی کیطرف
گر گیا یون طے وہ ساتون آسمان
ہے سریع السیر اک بشال
ایسی تھی اس اشہب والا کی تک
ہو گئی تب نہیں جبریل کمند
وان سے رفتار ہوتے جا خیمہ زن
لامکان پر جا نہ ہو سکی گرزن
خالی تھا وان سب سے لیکن پر شوق
کیونکہ تھی وہ بارگاہ از نقاب
پر کہوں کیا تھا عجب دیکھا وہان
اور نہایت مرکب تحریر لنگ
اسجگہ اب تار کا جاتا ہے دم
چاہیے اب مدح اصحاب کرام

مدح اصحاب کبار و صفت آل کرام
از پس نعت پیمبر کردن تحریر یہاں

بعد نعت حضرت خیر الانام
قاطع البدعت تھے وہ صحب پاک کیش
سبکو واجب ہے انھو کی پیروی
پہلے ہیں بوبکر با صدق و صفا
تھیرہ ایمان ہیں وہ مرد حق
سند آرای جہانبانی تھے وہ
یون حیا کا اُنکی تھا باز اگرم
یعنی جو تھے حیدر کرار ہین
اور ائمہ جو کہ ہین اثنا عشر

راسخ و ثابت تھی سنت پر ہین
جو نمایان ہے وہ کرار و غوی
رافع اعلام دین مصطفا
لیگیا ہی ساری امت پر سبق
عدل اور انصاف کی بانی تھے وہ
کہ ملائک اُنسے کرتی تھے شرم
لشکر اسلام کے جرار ہین
مقتدائے امت خیر البشر

تھے وہ چاروں راشدین و طیبین
ہم سبھو نکی واسطے وہ ہی علوم
تھے فرمایا ہی اُنکی شان میں
دوسرے پھر ہیں عمر کشور کشائے
تیسرے پھر حضرت عثمان ہین
اور چوتھے ہیں علی زوج بتول
کہتے تھے انکو نبی ابو تراب
مسند آرای امامت بیگمان

رونق شرع شفیع المذنبین
گویا تھے چرخ ہدایت کے نجوم
ثانی اثنین اذ ہما قرآن ہین
تھی موافق وحی حق کے اُنکی رائے
جو بلاشک جامع القرآن ہین
والد حسنین و داماد رسول
ہین مدینہ علم کا ہون تو ہی باب
از علی تا مہدی آخر زمان

اب درود و رحمتِ پروردگار
ہو جو اُن سب پہ تا روزِ شمار
اور جو ہین پیروِ شرعِ رسول
اُنپہ بہی ہو رحمتِ حق کا نزول

اسمین مذکور ہے اب موجب تالیف کتاب گوش دل سے سنو اے مجمع عالی طبعان

ہے سبب اس نظم کا اس طور سے
بوجہہ لو اے دوستو تم غور سے
ایک دن بیٹہا تہا مین افسردہ مند
ایک گوشہ مین گئی آنکہہ تو بند

یک بیک دل مین یہی گذرا خیال
کہ کرون کچہہ نظم اب محشر کا حال
تا کہ ہون سب لوگ سنکر فیضیاب
اور دے حق مجکو اجر بیحساب

پہر جو آنکہین کہولکر دیکہین اک کتاب
پر صلاح آئی نظر بے اختیار
کہ جو تہے وہ مولوی عبد العزیز
شہر دہلی مین تہے وے بدر التمیز

اونکی اک بہائی رفیع الدین تہے
لایق تعریف اور تحسین تہے
سو وہ حضرت اک رسالہ فارسی
کہہ گئے ہین نثر مین جمع آن سی

اس رسالہ مین وہ نہایت ہی فصیح
با روایات و اسانید صحیح
اب جو وہ اردو مین پایا انتظام
تو نہایت خوب ہے پہر عوام

سو غور کر اسکو حسبِ دستگاہ
نظم کرتا ہون بتوفیق اِلٰہ
بلکہ اِس مین کچہہ بیان اور حق زیاد
اور بہی ہوگا رقم حسب المراد

یان سے آغاز ہوی حسب روایات صحیح نظم اردو مین قیامت کی علامات و نشان

سنلے گوشِ دل سے اے یار کروم
کہتے ہین یون اہلِ دانش بعلوم
پہلے سب سے تو قیامت کا اثر
تہا وجودِ حضرتِ خیر البشر

دو طرح ہے پہر اُسکو فرمایا وفات
اک نشانیہ یہی ہے اے نیک صفات
جو نبوت اور رسالت کا تہا کام
کردیا سو حق نے سب اوسپر تمام

پہر جو علم وحی تہا سب ہی چہپا
بعد آنحضرت کے وہ بہی اوٹہگیا
تب سے اخبار سماوی کا پتا
گم گیا یا ختم تا پایا ولیتا

اور بہی اکثر احادیث رسول
ہین نبوت اس مین تمہین اے نیکخو
لیک جو ہین اب زبان پر عقل
ان حدیثونکی سو یون کرتے ہین نقل

کہہ دین آثار قیامت سب دو قسم
جان صغرا اور کبرا اُنکا اسم
بوجہہ صغری انکو ہی علم مزاج
جو حوادث پائین شہرت اور رواج

از وجودِ حضرتِ خیر الانام
تا ظہور مہدی عالی مقام
اور پہر اُس وقت سو تا نفخ صور
بوجہہ لے آثار کبری کا ظہور

اور اُس نفخ سے پہر اے ذی خشوع
ہے بلا شبہہ قیامت کا شروع
سن لے اب آثار صغرا کا پتا
یون ہین پر ملتے ہین پہر لا فتا

ملک کے محصول کو جب مرد مان
شمل دولت کی سمجہہ لے بیگمان
اور نہ کوئی جسن تا و آنکی نتالی
اور امانت کو غنیمت کا سامال

یعنی جون کفار کا مال و متاع
غزو سے لاتی ہین مردان شجاع
اور کہا ہے تہین اُسمی تی برس پاک
کیونکہ فرمایا ہے حق نے اسکو پاک

یہ نہیں وہ جسکی امانت پائینگے
پاک و طیب بوجہکر کہا جائینگے
اور میان ہون اپنی بی بی کی غلام
لیکن یان او ریاب کی مدت کا نام

یعنی مال اور مال ذمہ مین شکست
حکم پر بیبی کی ہون جا لا کو حت
اور علم دین کو جون گے پہر شہر
واسطے دنیا کی سیکہین سب پسر

اور کمینہ شخص ہو ہر قوم کا
حشمتِ و دولت کے مہتہر ہونگا
اور جو ہون ناسزا اور ناسپاس
تا کہین فرمان الہی حق شناس

سب بنے جا مین لئے کہ وہ کار زنگ
جو کہ ہون مطلق سنر لو اور بزگ
اور نظم و تواضع سب بشر
خوف سے انکے کرین ہاں بیگمان

اور ہو وے خمر خواری آشکار
درمیانِ پہر صغار و ہر کبار
اور بہت یاون ثقہ جو تہے نہا
جا بجا خفیہ اگر ان نا بکار

اور کثرت پائین آلات غنا
چاہے اُسوقت پہر تسبیح و ثنا
اور دہسن جانمازین کا ہیڈنگ
یو ہہین اور اکثر علامت کا ظہور
اور علامات قیامت کی خبر
اور ملنے تو دولتو نکو سروری
اور ساری مسجدونمین آشکار
علم کم ہو کذب گوئی کو ہنر
علم سیکہین واسطہ اِن بے شعور
اور لوگونمین تعدی اور فساد
اور باطل مذہبونکا بے شمار
اور ہون بے شرع باتین بیشتر
تب کرینگے ایک غلبہ اِس زمان
پہر عرب یا شام مین ہر دو سعد
اور احکام و قوانین اُسکے تمام
اُسمین سے اک فرقہ بیباک شوم
اوس پہ وہ قوم مخالف بر محل
ساتہہ لے اسکو وہان سے بادشاہ
آخرش اُس جنگ مین وہ شہریار
کہ چلیگا غالب آیا اُس زمان
آکے ماریگا اُسے ہو پر غضب
تب وہ نصرانی وہین کہا پیچ و تاب
پہر کرینگے دو نو آپسمین ستیز

اور ہو بسیار اغلام و زنا
منتظر ہون پہر انواع عذاب
اور برسنا جرم سے باران سنگ
ہونا بادی دین جہان مین بے قصور
سن لئیون فرماتے ہین خیر البشر
ہو نہ کچہہ علم و ادب انکو ذری
بدعت و لہو لعب ہو بے شمار
بوجہہ لین اپنی عقیدے امت مین بشر
اور ہو شرم و حیا لوگون سے دور
اس قطر ہو پار سے حد سے زیاد
ہووے عالم مین رواج اور اشتہار
بر بلا لوگونمین بیخوف و خطر
وہ جو ہین قوم نصاری بیگمان
نسل بوسفیان سے کچہہ مدت کے بعد
منتشر ہونگے بملک مصر و شام
جا کریگا جنگ با سلطان روم
جلکے فورا آ اپنا کرینگے عمل
شام مین آویگا با فوج و سپاہ
فتح پاویگا بعون کردگار
اور اُسے دہی ہین فتح و امان
اور کہیگا اے سفیہہ بے ادب
قوم کو اپنی بلاویگا شتاب
گویا برپا ہوگی اُسجا رستخیز

اور کرین متقدمین پر ملکے طعن
جون ہو بے تند باد سرخ فام
اور اکثر خلق مین آئے نامدار
ٹوٹتا ہے جس طرح موتی کا ہار
کہ جب اس عالم مین ہی دو الامیر
اور کہیلین بازی شہوتکی نرد
اور کرین دشنام بازی خاص و عام
اور امانت داریونکی راہ و رسم
اور بلوہ کافرون کا بیشتر
کہ کہین رعیی زمین پر اُس زمان
اور ہون جہوٹی حدیثین مشتہر
الغرض جب یہ نشان ہون نزدیک
اور کئی ملکون کو وہ ناحق لیت
ہوگا پیدا اک شقی وہ بیدریغ
پہر اسی اثنا مین سن آکے خروج طرق
جو کہ دار السلطنت ہے روم کا
اور فرقہ دوسرا اِس شاہ سے
یار دیگر پہر وہان اس شاہ سے
آتے ہین شہہ سے ملا تہا جو رفیق
لشکر رومی سے اک مرد دلیر
غالب آیا بلکہ دین احمدی
اور وہ رومی ہی فوراً گہاڑ کش
قتل ہو وینگے بہت سے غازیان

امت متاخرین اُڑیدی طعن
جانب مشرق سے آئے فرخندہ نام
صورتونکا ہونا تبدیل آشکار
دانتونکی گرنیکا بندہ جاتا ہے تار
ہو زیادہ حد سے اولاد کنیز
عورتون سے عورتین مردونسے مرد
آتے جاتے یکدگر جاہی سلام
ہر کسو کی دل سے کم ہو جون طلسم
ہر طرف سے ہو مسلمانون اوپر
مطلقا باقی ہو جا ہی امان
جابجا لوگونمین سب ابتر اُدہر
پائے جاوین خلق مین سے ایک ایک
چہین لینگی دین کی شاہونکو شکست
قتل بربادات کہ پہنچیگا تیغ
ہونگے وان نصرانیون کے دو فریق
نام ہے اسلامبول اُس روم کا
جا ملیگا آشتی کی راہ سے
ہو گی جنگ اس فرقہ بدخواہ سے
بول اُٹہیگا اسمین سے اک بدطریق
اس سخن کو سنتے ہی مانند شیر
حق نے جسکی کین سے نہ فتح دی
آمقابل ہوگا لیکر اپنا جیش
کو سکا اُس سید ہمین سر بازیان

آخر وقت اس شہر مین سب پاک بوم / جب شہادت پائیگا وہ شاہ روم
تب وہ شہ کی فوج کو دیگا شکست / شام پر کر لیگا اپنا بندوبست
اور اس فرقہ سے کریگا طلب / ساتھ ہو شہ کی اٹھاوینگے عرب
اور باقی مومنان ذی شرف / والسے بھاگینگی مدینہ کی طرف

اسمین ہے سطور بیان احوال ظہور مہدی ہووے گا جنکے سبب خلق مین دین کا اعلان

کہتے ہین راوی کہ جب دل درنگ / لشکر جب بڑی آوین جا کر کے جنگ
تب چلینگے ڈھونڈنے کو مرد وہان / حضرت مہدی کو تین بہر امان
تاکہ ہا ہووین الٹو کی نامراد / در فشہ ہووے یہ بلای پر فساد
ان دنون وہ مہدی عالی تبار / ہووینگی یثرب مین بعز و افتخار
اور پھر اس خوف سے وہ ذی شرف / اور بسینگے یثرب سے مکہ کی طرف
کر نہ سوتین مجکو یہ امر خطیر / ہو بوجھا اپنا سب کرنا دبیر
اور جو اس عہد مین روشن ضمیر / اولیا ابدال ہونگے گوشہ گیر
وہ سب ہونگی روانہ سو بسو / حضرت مہدی کی کرے جستجو
اور بعضی بعضی کاذب بخلاف / مہدیت کا وہان مارینگی لاف
تا کرین انکی اطاعت خاص و عام / نیت خالص سے بوجہ اپنا امام
آخرش جو حقیقت ہو نگا وہ امام / طوف مین کعبہ کی در رکن و مقام
تب اسی جا کہ کچھ لوگ آنکر / ہونگی حاضر آپکو پہچان کر
اور کرینگی جبر اور کر ہر ایک / آپ سے بیعت خلافت کی ولیک
سنئے اس قصے کا تو مجھ سے پتا / جیسا جیسے ہین مفصل دون بتا
بیشتر اس باجر بکی ای ہمام / ہو گا جو اس سال مین ماہ صیام
اسمین ماہ و مہر کا آباد قوف / ہوگا واقع اک خسوف و یک کسوف
اور یون آواز آویگی وہان / وقت بیعت آسمان سے ناگہان
یعنی یہہ مہدی خلیفہ حق کا ہے / پس سنو تم بات اسکی جو کہے
اور کرو اسکی اطاعت تم بہتر / ای گروہ مومنان پاک تر
اور سنینگے آشکارا یہ کلام / اپنی کانون سب وہانکی خاص و عام
اور وہ حضرت ہین آل فاطمہ / سید موصوف باوصف ہمہ
جسم فربہ اور قد ہوگا دراز / رنگ روشن چہرہ نورانی طراز
گرنہ ہو نگی وہ امام باصفا / شکل و صورت مین شبیہ مصطفی
لیک خلق احمدی مثل جام / ہو گی بالا مال طبع آن امام
اور محمد نام ہوگا آپ کا / اور عبد اللہ انکے باپ کا
اور ہوگا آمنہ مادر کا اسم / کہہ گئی ہین یہ رسول پاک جسم
اور زبان مین ہوگا لکنت کا اثر / اس امام راہبر کی اسقدر
کہ کبھی وقت سخن وہ حق پرست / مارینگی ہو کر خفا زانو پہ دست
اور علم انکا لدنی ہوگا خاص / جیسے پیمبر کو تھا بالاختصاص
اور ہوگا آپکا سن شریف / اس زمان چہل سالہ ایم ذکر نیف
پہلے شہرت انکی سن تسع و حج / آئینگے اہل یمن فوج فوج
اور ابدال و ولی آکر تمام / از عراق و از یمن و ز ملک شام
ہونگی حاضر انکی خدمت مین سب / اور ہونگی جمع پھر قوم عرب
اور جو کہ ایک خزانہ ہے بڑا / مدتون سے در پہ کعبہ کی گڑا
کہتے ہین انکو یہین خاص و عام / یعنی ہی ارباح کعبہ اسکا نام
سو نکال اس گنج کو وہ شاہ صدر / بانٹ دینگی مومنونکو جب قدر
یہہ خبر ہو دیگی جب شہرت پذیر / درمیان ہر صغیر و ہر کبیر
اس زمان تب اک خراسانی امیر / ساتھ لیکر اپنی اک جم غفیر
ہوگی سالار اسمین اک منصور نام / آئیگا وہ بہر امداد امام
اور جو اعراب و نصاری آنکر / راہ مین ہونگی مزاحم ہر نفر

اُن سبھونکو قتل کرتا بر ملا
کر چکا ہی رقم یار و بعد
بھیجیگا اک فوجکو وہ نابکار
اور اُس صحرا میں پر کوہسار
اور پھر اُن سبکار و بعیتند شر
ایک لقو وہ جو کہ وہ قصہ تمام
اور سب نصرانیونکو بھی وہی
اور چلینگے کرکی بلوا بیشمار
اور زیر سر نشان بارہ ہزار
اور زیارت کرکی اسی فرخندہ نام
جو کہ ہی شہر دمشق اُس شام میں
لشکر اسلام ملکر سے اُس زمان
بھاگ جاوینگی وہان اُس ہول سے
اور ایک فرقہ بی ناموس ننگ
ایسی ہی ستہ انہیں پروردگا
اور دان داد شجاعت کی شتاب
اور حق اُن سبکو نا حلین حیات
کہا ئینگے لوگ اکثر اسدن قسم
آخرا مین سے بہت اہل جہاد
دوسرے دن فوجکو کری درست
الغرض اسدن بھی اکثر حق پرست
تیسرے دن ہونہیں اکثر غازیان
روز چوتھے پھر وہ شاہ شرق و غرب

آکی صحبت مین آئیگا چلا
جو کریگا سب دن ظلم و غدر
حضرت مہدی پہ پھر کارزار
جا بجا لوگ اوسکی دینگی قرار
حسب احوال عقاید ہوگا شر
جا کریگا عرض پیش آن امام
دیگا اس آفت سی جاگ آگہی
اُس امام دین پہ پھر کارزار
ہووینگے جنگی پیادے اور سوار
روضہ ختم رسل کی وہ امام
جا وہان ٹھہرینگی اُس ایام مین
تین ہو جاوینگی فرقہ بیگمان
جیسے ابلیس لعین لاحول سے
قتل ہو جاویگا وانپر کری جنگ
دیگا اپنی فضل سے زر درشمار
ہوگا وان نصرانیونپر فتحیاب
ہر بلا سے بخشیگا نجات
لشکر اسلام مین کر آج ہم
قتل ہونگی دسے ہو انمردیکی داد
پھر لڑائی پر کمر باندہینگی جیت
ہونگی وان جام شہادت پینگی مست
جا کرینگے پھر وہان سبز یان
فوج اعدا پر چڑہینگے پھر حرب

بعد اُسکی پھر وہ سفیانی پلید
اوسکی جد باد ریگا سن تبا
جبکہ اُسکو پہنچیگی وہ اُس اصل موج
آگے پیچھے تروع سارے مردمان
اُن ہزار دن نیک و بد سی دس دس
اور نو ہیں دوسرا انکا پتا
پھر تو سراک سمت سے آکر حسود
فوجیں انگریز کی با غرو شان
حضرت مہدی بھی پھر تشریف لی
زود تر فرمائینگے وان سے سفر
دوسری جانب سے پھر اہل فرنگ
ایک تو اُس شاہ دین کو چھوڑ کر
انکی تو پہ ہی نہین سنیگا حق
جیسے سب پر واحد الہی تہدید
اور فرقہ تیسرا ہو کر دلیر
اور اس دُنیا سے جنت شامی کا گو
باردیگر وہ امام دین پناہ
پھر نہ آئینگے جو کرتی ہین سفر
لوگ تھوڑے سے وہان سے وقت شام
اور اسی دستور ہوکے ہم
اور وقت شام وہ خفگی خلل
اور تھوڑی غازی سے وقت شام
ساتھ لیکی وہ پیادے اور سوار

قاتل سادات مانند یزید
ہوگا از قوم بنو کلب ای فتا
بھیجیں مکہ مدینہ کی وہ فوج
خسف ہوونگی زمین مین اُس زمان
کوی پاوینگی امان الا دو کس
جا کر اس سفیانیکو دیگا پتا
اتنی اپنی فوج لی ہوینگے موجود
نصف مرینگی اُس زمان انگلستان
تلک سے جائینگے یثرب کو چلے
شام کی جانبکو باصد زیب و فر
آ مقابل ہونگی باسامان جنگ
خوف سے انگریز کی منہ موڑ کر
جس سے ہوونگے وہ مغفرتکی مستحق
رتبہ اعلی سی ہونگی مستفید
جا پڑیگا جنگ مین مانند شیر
جائینگے بقی کو لیدہ ساتھ
پھر نصارا پر چڑہینگے لے سپاہ
فوج پر اعدا کی لیکر فتح و ظفر
آئینگے خیمہ مین اپنے وہ امام
فتح کردیتے یہ کھائینگے قسم
آئینگے خیمہ مین با مجمع قلیل
جائینگے مسکن کو لی تشریف امام
خاص خیمونکی جو ہونگی پاسدار

بارے اس دن حضرت رب العباد
اور وہاں پر اس نصارا کی سپاہ
اور باقیماندہ باجمع قلیل
نوب دیدیم کے انعام س زمان
کیونکہ اکثر خانمانکی خانمان
خانمانکی خانمان جب بل گئی ہیح
آنگا سینہ جب تیر قضا
سنم رسی کہیں ہےتا ہے حرص کنکا شکم
سنگ دنیا میں بلا ریب سب اہل دون
دیکھہ اس ہمت عالی کو کہ سلطان بلخ
اس طرح شاہ ذی کی گنج قناعت بلکہ شکست
دیکھہ قارونکی طرف بدہ عبرت سے ذرا
گو کہ شیرین ہے دہر میں ثمر مال و منال
کوئی دنیا سے نہ لیجا یگا اعمال سوا
چھوڑ اس اولکی الفت نہ سمجھہ اسکو دوس
گل جو اس باغ عدم میں گل غنچہ کھلے
بر طلسات جہان غرہ نہ ہو کہیں حکایت
کہتے ہیں کہ غازیان بے نظیر
کنندہ اسلام کے تب انتظام
اور افواج ظفر امواج کو
اور خود وہ حضرت عالی جناب
اخرش ہو نچینگی جادہ پاک بوم
کشتیوں میں کرکے ان سبکو سوار

ایسی دیگا فتح کابل بامراد
ہوگی اس مقدار سے قتل و سپاہ
سو بسو بھاگیں گے ہو رو خ اذلیل
خار ہونگی تن کے تنکے تا دہان
بلکہ خاک زمین ہیں اس زمان
لنگئے ہوں جیسے اک مفلس ہیچ
کیا ہی چارہ غیر تسلیم و رضا

جیسی آنحضرت کو یا جند سے نفع
کرد نا غو تھین انہونکی کچھہ دری
بعد اسکے وہ جناب مستطاب
پر نہوگا کوئی خوش اس گنج سے
زندہ رہیجا ویگا کوئی سو میں ایک
مال لیتب کب وہ ہوگا شاد جان
مال سے خوش ہوں حریص جہان

غزل

کہاں ہیں وہ زینت اس دولت عالم
کروہ تہا صاحب اور زنگ و زر و تاج و علم
کر دگر بار اس سوال بارانہ قدم
لیگیا یاں نہ کچھہ سر پہ بجز بار ندم
لیک یا تیر ہیں کمتر نہیں گراز ہم
ملک کہنا ہو گر دہر عرب تا بعجم
جسنے شوہر کے بہتری تیال رحم
سب جا ہوگئی وہ مثال شبنم
ہیح باقی تو ان ندبجز ذات قدم

کچھہ خیال انکو نہیں عاقبت منزل کا
جبکہ دیکھا کہ ہی اس دولت فانیکو زوال
خاک سر پر نہ اوڑا آج ہاں سے تیرے لئے
مال کیا مال ہے اعمال سوا ای غافل
آج یاں تجھسے ہو جو کر لے تو سامان سفر
جب کہ دنیا ہے بلا ریب علی دو عقبے
جو مسافر کہ وہ اس دار فنا میں آیا
اگر اس باغ میں ہو تا نہ خزان کا خطرہ
اس حکایت کو محمد تو زیادہ تر جا

تتمہ

کرنے پر مشغول ہونگے وہ مدام
دینگے فرمان تا کہ سب تیار ہو
اس مہم سے باکی باخوبی فراغ
جبکہ بساحل دریائے روم
جنگ پہ بھیجیں گے اس دریا کی پار

جسقدر ہونگی حقوق خلق و عام
جا کرینگے سلطنت کا انتظام
ہونگے عازم کرکے انہیں حقکو یاد
تب بنو اسحق کے ستر ہزار
جبکہ استنبول میں سب وہ گروہ

بدر میں کی تھی عطا فتح و ظفر
پھر نہ باقی ہوگی بوی سے تو اس
جنگ سے اعدا کے ہو کر فتحیاب
اپنے خویش و اقربا کے رنج سے
قسمۃ سو ہی کہیں اہمرد نیک
بلکہ ہوگا مال وہ غم کا نہ بال
تارک الدنیا کو بہا تاہی کہاں
گنج قارون بھی جو دیں تو نہ کچھہ کرے ہو
کہ ہم آئی ہیں کہاں سے اور کدہر جائینگے ہم
چھوڑ کر بیٹھا گوشہ میں سب جاہ و حشم
گوشہ مجمعیر یہ از تخت کی وافر حجم
کام آویگا نہ کچھہ جز کہ دنیا و درم
گلچین ہاں کیا ہی بجز حسرت و اندوہ الم
دوست کہتی نہیں اسکو جو ارباب کرم
نابنا ہوگا ضرور اسکی تمنا اعظم
مارنے پہر تو یہ گل دھنہ ہو دو گل دم
پھر یہاں آگئی اسی قصہ اول کو قلم
پاک جاتینگے جب کر انعام کثیر
انکو باخوبی ادا کر کے تمام
حسب احکام امام خاص و عام
شہر استنبول پر پھر جہاد
لوگ اسجا ہونگی از رو شمار
جاکے داخل ہونگی باشان و شکوہ

اور کھینچیں گے باآواز بلند
نعرہ تکبیر وہ سب ارجمند

ہووے گی دیوار جو اطراف شہر
تا کہیں ہی تکبیر با آواز جہر

جنکے سب کام خدا کی ہیں خلاف
گر پڑینگے دفعتہً ہو کر شگاف

کر کے یورش تب وہ مردان دلیر
گھس پڑینگے شہر میں مانند شیر

اور وہ انکی کافروں کو مار کوٹ
سب متاع و مال انکا لینگے لوٹ

جبکہ ہر اک کافران نابکار
ہو چکینگے داخل دار البوار

تب کرینگے پھر وہاں کا انتظام
قاعدے پر عدل کے انکے تمام

اور کرینگے جلسے بیعت کو شروع
اس جگہ ہیں وہ امام باخضوع

تب سے پھر اس قسم تک انکا
ہوگا عرصہ چھ برس یا سات کا

اور بخوبی سلطنت کا انتظام
کر تمیں شاغل ہیں کچھ وہ امام

اتنے میں پھر اک خبر وحشت اثر
اسقدر لوگوں میں ہوگی منتشر

یعنی کیا بیٹھے ہو دجال آیا ہے
خاندان پر سب کے آفت لایا ہے

اس خبر کو سنکے وہ عالی جناب
ہونگے عازم شام کی جانب شتاب

اور پہلی ہی سفر میں وہ امام
مقتدای امت خیر الانام

اسکی تحقیقات کو اک نو سوار
آگے آگے بھیجیں گے جاسوس وار

انکے حق میں خاص ختم الانبیا
یوں ہیں فرماتے کہ بیشک بے ریا

جانتا ہوں انکا میں نام و نسب
اور انکے جد و آبا کا بھی سب

اور بلکہ انکی سب گھوڑوں کا رنگ
ہوگا جیسا خواہ ابلق یا سرنگ

ہونگے وہ مقبول رب العالمین
بہترین عموم روی زمین

القصہ پھر دریافت ہوویگا کہیں
اب ملک دجال پر انکا نہیں

بعد اسکے وہ امام راہ بر
جلد رفتاری کی میں سبقت کو کر

اس جگہ ہی سے ہونگے آہستہ خرام
ملک کا کرتے ہوئے سب انتظام

اسمیں مرقوم ہے احوال خروج دجال حسب اخبار صحیحہ و سیر پیمبر

کچھ دنوں کے بعد پھر آئیگا خروج
ہوگا اس دجال ملعونکا خروج

کہتے ہیں دجال کو ای با نمود
گروہ ہے اک مرد از قوم یہود

رنگ گورا قد دراز ہوگا سر
ہونگے پیچاں پیچ و مو سب اسکا ہر

اور ہوگی کور اسکی چشم راست
مثل انگور کلاں کے ہم وہ کاست

جبکہ نکلیگا یہاں پر وہ قبیح
ہوگا لوگوں میں لقب اسکا مسیح

پہلے سب کے ہوگا اس ایام میں
اشتہار اسکا عراق شام میں

اور ماریگا وہاں وہ مفتری
سب سے لاف دعوی پیغمبری

یعنی میں آخر زمانہ کا ہوں رسول
سب کرو تم میری دعوت کو قبول

پھر وہاں سے رفتہ رفتہ ناگہاں
ہوگا داخل جب میان اصفہاں

تب خدائی کی او پردہ نابکار
لاف زن ہوگا وہاں فرعون وار

کہتے ہیں اس شہر کے ستر ہزار
شخص از قوم یہود نابکار

جانیو دل سے ہونگے سب اسکے شریک
بوجھکر معبود اپنا ٹھیک ٹھیک

اور بپا ہونگے انواع فساد
اسکے ہاتھوں سے میان ہر بلاد

ہوگا جس اطراف میں اسکا گذار
وانکے لوگوں سے کہیگا آشکار

کہ الوہیت کی میری ہیں نشان
جانیو دل سے یہ تم ای مردمان

اور کرنے میں روایت یوں بیان
کہ برای امتحان بندگان

اسکے ہاتھوں سے بحکم کردگار
ہونگی ظاہر خرق عادت بیشمار

اور حروف کافر اسکے باوجود
اسکی پیشانی پہ ہوونگی نمود

دیکھتا ہی اسکی شکل زشت فام
بوجھ لیں گے خواندہ ناخواندہ تمام

کہ یہی دجال ہے جسکی خبر
دے گئے خود حضرت خیر البشر

اور نہ پہچانیگا کوی زینہار
جز مسلمانان عالی اقتدار

اور ہوگا ساتھ اسکے شعلہ دار
نام ہو دوزخ اک بڑا انبار نار

اور ہوا ایک باغ تھا اسکا بہشت | تازہ تر پر بو وہ زیبا سرشت
اور جو ہونگی اسکے یار جان نثار | دیگا رہتی کو انھیں باغ بہار
اور وہ باغ خوش ہوا خوش طلق | کافروں کی حق میں جو ہے نار حریق
جسکے بیچ میں جا ہیگا وہ بگالی شمار | اور بچا ہیگا اندیگا زینہار
جبکہ جا گذریگا وہ نبیرہ خیر بر | لیکے ہمراہ اپنے اک جمع کثیر
پھر زمین کے تئیں کہیگا بیگمان | جلد پیدا کر زراعت اس زمان
یعنی تم سب ذبح پر گوشت ہو | اور یا خولی انہونکو تیر دو
اور جو ہونگی لوگ اس سے برخلاف | ہوگا مانع انکوان چیزونسی صاف
بعد اسکے تین سال آشکار | خشک سالی ہوگی بیحد و شمار
جب کریگا حکم اسکو وہ دغل | کہ سبزہ وہاں سے آ باہر نکل
اور بعضونسی کہیگا برملا | گر تمہارے باپ کو دون جلا
جب وہاں پھر شیاطین لعین | لعنۃ اللہ علیہم اجمعین
یوں بھی اکثر سست ایمان انکر | ہونگی اسپر معتقد حق جانکر
گو کہ دیکھیں گے ہزاروں سے طلسم | اپنی آنکھوں سے پہر آئین و رسم
بلکہ بھولینگی وہ اپنی بھوک پیاس | ہونگی یاد حق میں لوگ وہ مشغول
اور بہت سے مرتد انکی ہی ہجوم | جا کی یہ ہوجیگا میں بیچ کی دہوم
جب فرشتوں کی حفاظت بیشمار | اس جگہہ دیکھیگا ہر سو آشکار
ان دنوں جو ہوگی تین فصیل | اسمیں ہونگی سات در بقال وکیل
ستعد استادہ با تیغ و علم | تاکرینگی دجالیونکا سر قلم
کہ نہ ہوگا اب کسی ڈہب سے گذار | اس نکالن بالاماں میں نہ زینہار
کہ جو ہونگی شہر میں بد اعتقاد | جون منافق اور اہل ارتداد
پھر جو بھاگیں گے نکل اسکے بجز | جا پڑینگی فتنہ دجال میں
جا کے اسکی فوج میں با تند تیر | ہمچو با گھس آئیگا وہ دلیر

دشمنونکو اپنی وہ ملعون بد | آگ میں ڈالیگا از رو حسد
پر حقیقت میں وہ نار شعلہ بار | مومنوں پر ہوگی جوں باد بہار
اور کھیگا آب اور پختہ طعام | ساتھ اپنی وہ لعین عقل خام
اور جو ہونگی کافران روسیاہ | اسکے تئیں بھیجیگی خاص اپنا الہ
تب کہیگا ابر سے جلدی برس | ابر برسائیگا پانی وہیں بس
اور درختونسی کہیگا کہ پھلو | اور ہونٹی سی کہیگا اس پیلو
پس خدا کی حکم سے کم و کاست | ہو دیگا ویسا ہی سب کچھ سراسر راست
کہتے ہیں دجال کی ہیں دو سال | قحط سالی ہوگی عالم میں کمال
اور جو دولت زمین میں ہے گڑی | مدتوں سے ہوتی ہو تب پڑی
تب روان ہوگی نکلکر آشکار | پیچھے پیچھے اس لعین کے سایہ دار
تب تو جانوگی مجھ معبود حق | نیت خالص سے اپنی لی رمق
آئینگے باہر زمین کر کی شق | اونکی ہو پائیگی ہر مشکل صاف
اور جو ہونگی اپنی ایمان پر قوی | وہ نہیں کرینگی اسکی پیروی
اونکو پس محفوظ رکھیگا خدا | فتنہ و آشوب سے اسکے سدا
الغرض پھر تو نہیں وہ خانہ خراب | سیر کرتا ہے بلکونکی شتاب
پھر وہاں سی جائے بیت الحرام | ہوگا راہی وہ لعین بدفرجام
تب تو پھر بھاگیگا کر بد حواس | سمت کے یثرب کی وہ ناحق شناس
ایک کی در پر با مر کردگار | ہونگی دو دو ملک رو وعدہ دار
شہر کا دیکھ اس طرح پر بند و بست | رعب میں آ جائیگا وہ خود پرست
پھر وہیں روز وہاں ان بھی فاضلہ | تین بار آئیگا ایسا زلزلہ
سب نکل بھاگینگی کیہہ خوفناک | شہر کی باہر اور اسپر یہ خاک
بعد اسکی آگ تیز ہوش | شہر سے نکلیگا با جوش خروش
اور سب لوگونسی پوچھیگا پتا | کہ مجھی دجال کو تم دو بتا

ہے کہا وہ بد سرشت و بد صفات
اس سے کرنی ہے مجھے دو ایک بات

لوگ اسکی سن یہ گفتار کرخت
طیش کھا دوڑینگی سب ایک لخت

لیکن اب ہاں کا از دی چشم
نام لی ہے اس غلط بے شوخ چشم

بعض کافر یون کہینگے بد دریغ
کہ ہی اسکو مارنا لازم بہ تیغ

اور ہونگی بعض مانع اس سبب
کہ کرو مت قتل ہے فرمان رب

بعض ایسے اشقیا میں سن قیل و قال
جا کرینگی اس لعین سے یہ مقال

سنکے یہ بولیگا وہ ناحق شناس
کر شتابی لاؤ اسکو میرے پاس

آخرش لائینگے جا اس پیر کو
اس لعین کی رو برو تقریر کو

آتے ہی وہ پیر مرد تیز ہوش
یون کہیگا اس لعین سے کہا جو تو

کہ تجھی میں جانتا ہوں اے خبیث
تو ہی ہے دجال از روئے حدیث

حال تیری صورت دیریگا کل
سو بعینہ فرما گئے ختم رسل

کہ وہ ہوگا بانی ظلم و فساد
سرکش و گمراہ بھی حد سی زیاد

سنکی یہ تقریر وہ خانہ خراب
یون کہیگا اپنی لوگوں سے شتاب

کہ اسی دم ایک آرا جلد لا
چیر ڈالو اسکو سر سے تا بپا

دو وہیں حسب الحکم دجال شریر
لا کے آرہ اسکو چیر ڈالینگے چیر

پھر کہیگا وہ شقی رو سیاہ
اپنے لوگوں کی طرف کرکے نگاہ

کہ تمہاری سامنے اک فرمان
زندہ اس مرد کو کر دوں اس زمان

تا تمہاری لوح دل سے حرف شک
دیکھ نہ قدرت مری ہو جائے حک

سب کرینگی عرض اسکا وہ برو
کہ ہے اب بھی شک ایک مو

اور جو یون ہووے تو بھی خوب ہے
ہمکو تو تیری خوشی مرغوب ہے

پھر اسے فی الفور دیگا جلا
دو ٹکڑے اسکی آپس میں بلا

زندہ ہو کر پھر بھی دیگا جواب
یعنی تو دجال ہی اے پر عتاب

یون ہی تھے فرما گئے خیر البشر
کہ جلا دیگا مجھے تو مار کر

پھر کہیگا وہ شقی ہو خشمناک
ذبح کر ڈالو اسی بے ترس و باک

لوگ یہ سنتے ہی اک تلوار لا
لے تا سقف اسکا کاٹینگے گلا

لیک اسکی تن سے از امر خدا
ایک سر مو بھی نہیں ہوگا جدا

پھر کہیگا اسکو تم جا کر شتاب
ڈالو آتش میں کہ ہو جلکر کباب

آگ میں ڈالیں گے جب وہ موذیان
کچھ نہ ہوگا تو بھی نقصان و زیان

سرد ہو جاویگی وہ آتش تمام
جون تھی ابراہیم پر برد و سلام

دیکھ اس احوال کو وہ نابکار
سخت ہوگا اپنی دل میں شرمسار

اور اسکے لوگ بھی سب خاص و عام
غرق ہونگی بحر حیرت میں تمام

بعدہ اسکو نہ ہوگا اقتدار
پھر جلانی پر کسی کے زینہار

سلب ہو جاویگا سب اسکا کمال
پھر جلاوے کوئی مردہ کیا مجال

پھر وہانسی ہوگی نادم بیشمار
شام کیجانب کریگا وہ فرار

جبکہ پہنچیگا دریں شہر شام
کہتے ہیں جسکو دمشق ایسی نیکنام

اور وہیں پر ہونگی بیشک بے گمان
رونق افزا مہدی آخر زمان

اور آمد اسکی سن اس آن میں
ہونگی شاغل جنگ کے سامان میں

جامع مسجد میں پھر آ با نیاز
عصر کی ہوگی اذان پھر نماز

سن وہاں ستی وہ امام ذی شرف
لائینگے تشریف مسجد کی طرف

جو ہیں سب ہونگی جماعت پر کھڑے
آگے پیچھے صف بصف جو ہو بڑے

دو وہیں آمر تھے فوراً دیلک
حضرت عیسی کو از بام فلک

اپنی کندھ پہ ہو شتابی کر سوار
لشکر شرقی پہ لائینگے اوتار

زدیاں لوگوں سنگو کر صبح
پھر زمین کے واسطے اترینگے مسیح

بعدہ یا مہدی والا نسب
حضرت عیسی ملاقی ہونگی جب

کرے تعظیم انکو با صد احترام
پاس بٹھلا دینگے اپنی وہ امام

اور کہینگے ای رسول پاک کے تئیں
آپ ہی کیجئی امامت ہوگی بیش

وہ کرینگے معذرت کا ہی امام — آپ ہی سے ہوگا اسکا انتظام

اس لیے لازم ہے ہمکو اقتدا — آپ کی پیچھے کہ ہو تم مقتدا

بعد از ان جب پڑھ کے پاوینگے فراغ — مہدی عالی نسب روشن دماغ

اپنے ہاتھون کیجیے حسب المراد — انتظام فوج و سامان جہاد

آپ ہی سے ہوگا یہ عقدہ کشود — آپ اسمین خوب ہین کار آزمود

کیونکہ اس دن ہے تمہارا کلام — یعنی تم مین سے ہین بعضے پر امام

آخرش مہدی بصد عجز و نیاز — پیشوا ہو کر پڑھا دینگے نماز

تب کہینگے ای رسول ذی شرف — آپ چلیے یان سے لشکر کی طرف

پھر کرینگے عذر وہ حق کے رسول — کہ نہین یہ آپ ہی کیجے قبول

مین فقط دجال کو کرنے ہلاک — خر سے آیا ہون یہان زیر سماک

کیونکہ ہی موقوف اس کافر کی موت — میری ہی ہاتھون ہونگی او بوقت فوت

اس طرح فرماتی ہین اہل خبر — از حدیث حضرت خیر البشر

اسمین مذکور ہے جو لشکر مہدی سے مسیح جاکے دجال کو مارینگے بیک ضرب سنان

کہ امام مہدی والا نژاد — بعد اس شب کی بوقت بامداد

حضرت عیسیٰ بھی بلشکر تند و غز — جا مقابل ہونگے لی تیغ ظفر

بس جو کوئی آئیگا پیش نظر — گر پڑیگا مضمحل ہو خاک پر

پھر تو یون بھاگینگے ہر اک ڈر سے — دیکھتے ہی سایہ جیسے نور سے

دفعتہ بھاگیگا اس ندا سے — زاغ جون بندوق کی آواز سے

لکھتے ہین راوی کہ ہے وان اک مقام — باب لد کہتے ہین اسکو خاص و عام

یعنی باب لد پہ دجال قبیح — ہوویگا مقتول از دست مسیح

کر کے یورش لشکر اعدا مین دود — ہو رہینگے شاغل قتل یہود

گر چھپیگا کوئی بالاسے شجر — یا چھپیگا کوئی جا زیر حجر

اور یوہین وہ حجر کہدیگا زود — کہ چھپا ہے میرے نیچے یہ یہود

کہتے ہین راوی کہ غرقد کا درخت — گر چھپے گا اسمین کوئی بدبخت

حلق مین دجال ملعون کا قیام — مطلقا چالیس دن ہوگا تمام

کہتے ہین پر راویان راست گو — اس طرح سے حال اسکا ہو بہو

دوسرا دن بعدہ مقدار ماہ — تیسرا اک ہفتہ کا بے اشتباہ

بعضے راوی کہتے ہین ای باتمیز — اس جہت سے ہوینگے وہ دن دراز

لیک اس کا ذکر ہے وقت کہان — یہ بھی ہے کچھ حکمت رب جہان

جا مقابل ہونگے با عزم جہاد — لشکر دجال سے کر حق کو یاد

اور ہوگا آپ کا دم اسقدر — دور رس اسوقت جون تیر نظر

مرغ روح انکا پھر ہو دا از یک نفس — ہوگا پران چھوڑ کر جا کی قفس

جب یہ پہونچیگی خبر دجال کو — تب تو وہ معلوم کر اس حال کو

حضرت عیسیٰ بھی با تاب و توان — ہونگے پھر اسکی تعاقب مین روان

جا وہان مارینگے نیزہ بر محل — کہ گریگا پشت خر سے کھا اجل

پھر تو دیکھا اس دجال کو سب خاص و عام — یعنی از فوج ظفر موج امام

سارے دشمن ہونگے یون قتل و تباہ — کہ نہ پاوینگے کہین جائے پناہ

خود بخود آواز دیگا وہ درخت — ہے چھپا مجھمین یہود تیرہ بخت

سارے بد دینونکو یوہین قتل و بند — جا کرینگے غازیان فتح مند

وہ ہمیشہ ہر گز نہ بتاویگا اسے — بلکہ حامی ہو چھپاویگا اسے

یعنی از روز خروج و تا ممات — ہووینگے چالیس دن اسکی حیات

نکلیگا جس دن وہ دجال جہول — سال بھر کا ہوویگا اسکا طول

ہونگے اسکے تین دن اس طول پر — باقی ہونگے اپنے ہی معمول پر

ان دنون خورشید کو وہ نابکار — تھم کر دیگا فلک پر آشکار

ایک روز اصحاب دین نے کر کے فکر — جا کیا ختم رسل سے اسکا ذکر

کہ نماز اس روز ہووے گی کس نمط / سال بہر کی یا کہ اک دن کی فقط
کہ نماز اس دن تخمین سے متصور / ہووے گی اک سال کی پہر ہی ضرور
بعض دن جو چرخ پر ابر مطیر / ڈھانک لیتا ہے رخ شمس منیر
پہر یہ تخمین و تحری ہی نماز / پڑھتے ہین اس روز سب اہل نیاز

درجواب اسکے شفیع المذنبین / یون لگے فرمانے یا اصحاب دین
شیخ محی الدین عربی بے ملال / اسطرح دیتے ہین سند کی مثال
تیرگی سے امتیاز صبح و شام / ہو نہین سکتی ہے مطلق اہتمام
یو نہین اس دن چاہیے کرنا حساب / ورنہ پہر واللہ اعلم بالصواب

اس روایت مین ہی مذکور کہ مہدی و مسیح / جو کہ ایمان پہ ہی دینگے انہین امن و امان

اس طرح ہے اخبار صحیح / کہ امام مہدی و حضرت مسیح
سیر فرما ہونگے اطراف بلاد / ساتھ لیکر فوج پہر عدل و داد
اور جنہونکے لٹ گئی تہے خانمان / اس مصیبت سے وہ آئی تہی بجان
دینگے انکو مال و زر حسب المراد / اور کرینگے ہر نمط سے انکو شاد
انکو انکے شہر مین آباد کر / اور عطا سے بیکران سے شاد کر
فوجکو فرمائینگے پہر جابجا / کہ کرو تنبیہ اس فرقے کو جا
اور یہ بہی انسے جاکہدو ذری / کہ جو اپنی چاہتے ہو بہتری
اب نہین ہے تمسے جزیہ کا سوال / اس زمانہ مین ہے زوال الاقبال
سارے وہ شرک و ضلالت سے متنفر / ہونگے توحید و رسالت کے مقر
عدل سے انکے ہر اک شہر و دیار / تازہ و تر ہوگا جون باغ و بہار
یون رقم کرتے ہین اکثر راویان / آپ کے عہد خلافت کا بیان
عمر ہوگی اس زمان چہل سال کی / اس شہنشاہ بلند اقبال کی
یا کہ نہ سال از روایات صحیح / اس سے یون معلوم ہوتا ہے صریح
بعدہ مدت ہشتم سال کی / ہونگے وہ تدبیر مین دجال کی
اس روایت پر اگر کیجے قیاس / ہوتے ہین سن عمر کی اک کم پچاس
سو تب کر عیسیٰ کو اس دن کا مدار / ہونگے راحل جانب دار القرار
اور پڑہینگے آپ ہی باصد نیاز / جلکے مہدی کی جنازہ کی نماز

کرکے یہ ساری مہمات انفصال / از عنایات جناب ذوالجلال
کیونکہ جو جو صاحب ناموس و ننگ / فتنہ دجال سے آئی تہی تنگ
پر رہے تہے اپنے ایمان پر درست / یعنی راہ شرع پر چالاک و چست
اور جو اپنا چہوڑ کر شہر و دیار / اسکے ڈر سے کر گئے ہونگے فرار
پہر نصارا کے اوپر پہر جہاد / ہونگے عازم کرکے اپنے حقکو یاد
مار خنزیر انکا اور توڑ و صلیب / جس جگہہ ہو کیا قریب و کیا بعید
تو کرد تم دعوت ایمان قبول / اور کہو گردن بفرمان رسول
سنکے یہ نصرانیان سب بے نکیر / ہونگے فورا تابع و فرمان پذیر
از طفیل مہدی عالی نژاد / ہووینگی برکندہ بنیاد فساد
اور راہ دین پہ نوسر سے تمام / گرم رو ہو جاوینگے سب خاص و عام
کہ یہان پر وہ امام باشعور / قدرت حق سے کرینگے جب ظہور
بعدہ عہد خلافت بے ملال / ہوگا مطلق ہفت یا کہ ہشت سال
کہ خلافت با فراغت ہفت سال / ہوگی اس عالم مین بیرنج و ملال
پہر ختم مین وہ امام نیک نام / ہونگے با عیسیٰ ملاقی والسلام
بعد انکے وہ امام باصفا / رونق شرع شریف مصطفا
اور عیسیٰ ہی کے ہاتہونسے تمام / ہوگی سب تجہیز و تکفین امام
کرکے جلینگے دفن حبیب رسول / ہونگے انکے ہجر سے خلق ملول

ای محمد کیون گذرے دل پہ سانحہ فراق / صدمہ ہجر محبت بے نفاق

اسمین مذکور ہی جو پہر خروج یاجوج

بعد ازاں سب راویان بے نفاق
یوں روایت کرتے ہیں بالاتفاق

آئیگا حضرت عیسیٰ پہ خدا کا فرمان

کہ امام مہدی فرخندہ فال
اس جہاں سے جب کرینگے انتقال

تب دسارا رتق و فتق سلطنت
اور مہمات امور مملکت

اور مدار دین و دنیا سر بسر
ہوگا سب موقوف روح اللہ پر

اور ہوگی اس زمان سب خاص و عام
مستعد راہ شریعت پر تمام

پر اسی اثنا میں ہوگی آشکار
حضرت عیسیٰ کو وحی کردگار

اس نمط کی لائینگے اب ہم بیان
اور بیش اپنی سے کچھ بندگان

ہونگی وہ سب بانی ظلم و جفا
اور نہایت بیحیا دل بیوفا

کوئی اس عالم میں ازروئے جدال
اٹھ کر لیجائی سبقت کیا مجال

قتل و غارت سے انھونکی فرمان
کوئی بھی ہرگز نپاوینگی امان

ہی جو کوہ طور کی اوپر حصار
سخت بنیان و بلند و استوار

اپنے سب لوگونکو لے بے اشتباہ
وہ بھی اس حصن میں جا کر پناہ

دیکھ روح اللہ اس مشور کو
ہونگی رخصت لوگ لیکر طور کو

پھر اسی اثنا میں یاجوج کثیر
جو کہ ہیں یاجوج و ماجوج شریر

سد ذوالقرنین کو کر کے خراب
یکبیک باہر نکل آوینگی صاف

ہوئینگی مور و ملخ سے بھی زیاد
دل کے دل وہ بانی ظلم و فساد

پھیل جاوینگے جہاں میں مثل موج
جوق جوق و فرقہ فرقہ فوج فوج

اور کرینگی قتل و غارت سے تباہ
ایک عالم کو وہ سارے روسیاہ

کہتے ہیں کہ جو تھا یافث ابن نوح
اسکی اولاد ہیں یہ پر فتوح

اور ایک انکا ہی اقصائے شمال
ہفت کشور کی پرے ہیں جبال

یعنی کوہستان میں اوتر کی اور
اور ہے اسکی پرے دریا شور

اسمیں اُنکی ہی خلقت اسقدر
کہ ہیں اوس جا کشتی کا گذر

اور لب دریا یہ ہیں دو کوہسار
شرق سے تا غرب مانند جدار

اور بالائی میں ہیں وہ اسقدر
گویا اُنکی جڑ سے گھستی ہیں سپر

آگے ایک گھاٹی تھی انکی درمیان
جسطرف سے آتی تھی وہ مو بیان

سد روئیں جو سکندر کی ہے بین دو جبل — سن بنا اسکی ہے اسطور سے ایجان جہان

جو کہ ذوالقرنین تھا سلطان دین
صاحب تخت و زر و تاج و نگین

ہفت کشور میں وہ شاہ بے نظیر
یوں تھا جیسے چرخ پر مہر منیر

آئی دار السلطنت سی ایکبار
سیر عالم کو چلا وہ شہریار

سیر کرتی کرتے با فوج و سپاہ
پہونچا جا اس ملک میں طے کر کے راہ

قوم نے دیکھا جو انکی یہ ہجوم
جانا آخر ہی یہی سلطان روم

آ ہوئے نالاں میان بارگاہ
اور لگی کہنے کہ ای گیتی پناہ

ہم تری پاس آئی ہیں سب مستغیث
از شر یاجوج ماجوج خبیث

جو کہ ہیں اس ملک میں دو جبل
انکی گھاٹی سے وہ آتی ہیں نکل

ہمکو ہوتا ہی انھونسی دردسر
لوٹ لیجاتی ہیں سارا مال و زر

اب اگر ہو سکی اسکا علاج
جو کہ فرماوگی ہم دینگی خراج

ہو کسی تدبیر سے یہ راہ بند
تا نہ آنے پاویں وہ ناحق پسند

بادشہ نے سنکی یہ قصہ تمام
در جواب اسکی یہ فرمایا کلام

کہ ہمیں ہے خرچہ پر میرا خیال
سب دیا ہے حق نے مجکو جاہ و مال

پر ہی ایک تدبیر مشکل بے شمار
ہو سکی گر تم سے یہ محنت کا کار

حسب حاجت مجکو ہے گفت و شنید
جمع کر دو ملکے سب زبر الحدید

اور اسی مقدار لی آؤ نحاس
تا بنوں حق کردن محکم اساس

الغرض ان داد خواہونکو تمام
حسب فرمان شہ عالی مقام

آہن و مس وانیہ لا کر بیشمار
کر دیا سب جمع اک انبار وار

بعدہ از حکم شاہ پر شکوہ
جا کے معمارون نے بیچ ہر دو کوہ

غور سے خوب اسجگہ کو دیکھ بھال
وسعت و رفعت پہ اسکی کر خیال

غرض از حکمت و فن ہنرور آئے
ساٹھ گز کی چوڑی اسکی بنا ہے

پھر لگے اسکو اٹھانے مثل قصر
اک طرف سے رخنہ بنایا ان عصر

تانبے کو پگھلا کے نیچے ڈالتے
لوہے کی ٹکڑے اوپر بچھاتے

یونہین کرتے گئے بے ریب و خلل
دی ملا تا قلہ ہر دو جبل

اسطرح سے وان پہ باصد جد و کد
شاہ ذوالقرنین نے باندھی ہے سد

ہو اگر کچھ ذوق اس تحریر مین
دیکھ لی جا کہف کی تفسیر مین

ذکر ہی اسمین جو یاجوج و ماجوج خبیث منتشر ہونگے یہ ہر سو بہر تخریب جہان

اسطرح فرماتے ہین اہل حدیث
کہ جو ہین یاجوج ماجوج خبیث

رہتی ہین مشغول وہ ناپاک کیش
کھودتے ہین سد زمین کی مانند ریش

یعنی اس دیوار کو لیل و نہار
کھودتے رہتی ہین وہ سب نابکار

پر بدا ایسی سی کرتا ہے خدا
پھر وہی دستور اول پر سدا

لکھتے ہین پھر اور یہان باصفا
اسطرح سے کہ بعہد مصطفا

ہو گیا تھا ایک سوراخ اُسمین یون
کہ ہو حلقہ دو انگشتون کا جون

یعنی جون سبابہ و انگشت بر
کیجیے حلقہ ملا کر یک دگر

پر نہ تھا ایسا کوئی شخص اُسمین جاے
یا ادہر سے کوئی اس جانب کو آئے

اس زمان مین جب ہوگی شکست
تب نکل آوینگے وہ ناحق پرست

اُنکی کثرت کی کہو کیا مین مثل
کوہ سے نکلے ہے جون ٹڈی کی دل

جو کہ طبرستان مین ایک چشمہ ہی آب
کہتی ہین طبری بحیرہ اُسکو سب

ہے نہایت سے عمیق و بس قعیر
اور مربع اسقدر وہ آبگیر

کہ ہر اک جانب ہین اوسکی اے اخی
ہو مسافت سات یا دس کوس کی

جمع اول اُسمین سے جب آئیگا
آب اُس تالاب کا پی جائے گا

جمع آخر جبکہ پہنچیگا وہان
آب کا ہرگز نہ پاویگا نشان

لیک جانینگے کہ یہ تالاب تھا
اور کبھی شاید کہ اسمین آب تھا

وان سے پھر کرتے ہوے ظلم و فساد
منتشر ہووینگے اطراف بلاد

ہونگی وہان مشغول وہ ناحق پسند
دربی مردم خوری و قتل و بند

مارتے اور لوٹتے یونہین تمام
جبکہ ہو جاوینگے سب ملک تمام

اور وان بھی سکو کر ڈالینگے صاف
تب کہینگے اپنے دل مین بہ لاف

کہ زمین پر ہم سوا جنس بشر
کوئی بھی مطلق نہین آتی نظر

چاہئیے اب ہین جو اہل آسمان
ماریے انکو بھی ملکر اس زمان

یہ ارادہ کرکے وہ دشمن شریر
آسمان کی سمت پھینکینگے یہ تیر

یہ تماشا دیکھ کر اہل فلک
یعنی جو ہین آسمان اور ملک

تیر انکے بحکم ذو الجلال
خون سے آلودہ کرکے دینگے ڈال

دیکھ تیر آلودہ ہونگے باغ باغ
اور جانینگے کہ پائی اب فراغ

جو کہ تھی اہل ارض و سکان فلک
سب ہوے مقتول از انس و ملک

اب کوئی یہین نہ زمین و آسمان
ہم سوا باقی نہین ہے اس زمان

پر انہین روزون یہان حصر و حضور
ہوگا ایسا قحط لوگون پر ضرور

کہ فقط اک گاو کا سر بے ستم
ہوگا سو دینار سے ہرگز نہ کم

اب کرو مین ترجمہ علمہ کا عیان
خارج تحریر ہی اسکا بیان

دیکھکر تنگی یا بر نوبت بسیج
ہونگی داعی حضرت عیسین مسیح

اور صحابی انکے جو ہونگے سب
پیچھے سے آمین کہینگی با ادب

حضرت عیسین مناجات جا رسول
دو ہین فور اس زمانہ ہونگی قبول

اک مرض ہوتا ہے غایت پر عجب
کہتے ہین اوسکو نغف اہل عرب

سو وہ ہوتا ہی فقط اک دانہ سا
لیک مہلک مثل طاعون و وبا

بکریوں کہ بہتیر فنا ہوگی اکثر یہ مرض — ہوتا ہے گردن میں بدا الغرض
جطرح قوم ثمود از قہر رب — مرگئے تھے ایک ہی صیحہ سے سب
اپنے لوگون سے کہینگے اسقدر — گذرا باہر کی لاو کچھہ خبر
مارے بدبو و تعفن کے مگر — کوئی بھی باہر نجاویگا بشر
اور اصحاب آپکے چھوٹے بڑے — آئین آمین بولینگے پیچھے کھڑے
جنکو عقاک کہتے ہین اہل عرب — فارسی کہتے ہین سیمرغ انکو سب
الغرض آکر انہین چڑیونکے دل — بعض لاشونکو وہین لیجاینگے نکل
اور ان لاشونکا جو خون دراز — ہوگا بالای زمین اے پاکباز
ہونگے جو کچہہ خام اور پختہ مکان — سنگ سب نکلینگے اس سے اس زمان
اور بہت ہوگا مبارک وہ مطر — سب کے تئین کیا آدمی کیا جانور
سب کے دل سے کینہ و بغض و عدو — سربسر یک لخت ہوجاویگا دور
اور علاوہ اسکے سن اے با فلاح — سارے حیوانون میں ہوگی یہ صلاح
سو ہونگے اس زمان ان بد اسان — ہوگا ایسا صلح انکے درمیان
قاف سے تا قاف دین احمدی — ہوئیگا شایع بعون ایزدی
اور ہو یاجوج وماجوج آنے بعد — چھوڑ کر مرجاینگے ای مرد سعد
سو وہ اندنون ہوگا سب ریگ و تلک — سب خلایق کیلئے برسون تلک
بعدہ لوگون مین کچہہ قدر قلیل — ہووےگی نفسا نفسی قال و قیل
استقامت آپکی سب سے بلال — ہوگی اس دنیا مین بتالیس سال
بعدہ از حکم رب العالمین — ہونگے راحل جانب خلد برین

ایک ہی شب میں فقط یزدان پاک — اس مرض سے انکو کردیگا ہلاک
جب سنیگی ابن مریم یہ خبر — تب خوشی سے کہولکر قلعہ کا در
مرگئے دیکھو تو وہ سب بد صفات — یا کسی کی ہے ابھی باقی حیات
بار دیگر وہ مسیح خوش نصیب — ہونگے پھر داعی بدرگاہ مجیب
دو ہین از امر خداے کارساز — آئینگے کچہہ طائر گردن دراز
سو وہ طائر ہونگے ہین از بس کلان — رہتے کوہ قاف مین ہین آشیان
اور بعضونکو اٹھا کر اے بلال — جا بجا سے دینگے دریا مین ڈال
اسکے دہونیکے لئے باران سخت — برسیگا چالیس دن تک ایک لخت
ہوگا وہ باران کثیر المنفعت — زندگی بخش آبحیوان کی صفت
پھر تو سب مخلوق باہم یکدگر — طاعت و احسان پہ باندھینگے کمر
ہونگے سارے مرد و زن سالم مزاج — بیحد پیدا ہو جیسے افضل اناج
ہین جو موذی جانور خرد و بزرگ — گر دم و مار و پلنگ و شیر و گرگ
میش و گرگ و گاو و شیر دام و دد — سب رہینگے متفق ہو بیحد
کفر و شر اور بدعت و فسق و فجور — خلق سے اک لخت سب ہووے گا دور
جون نیام نیزہ و تیر و کمان — یا کہ اشیا دگر مانند تان
اس وس اسلام و دنیا کا کمال — ہوگا شائق خلق مین تا ہفت سال
اور یہ احوال سارا ہو ہمو — حضرت عیسیٰ کی ہوگا دربدو
اور کرینگے وہ رسول حق نکاح — ہوگا اک فرزند پیدا با فلاح
پھر کرینگے دفن انکو خاص و عام — درمیان روضۂ خیر الانام

اسمین مذکور ہی جو خروج سے اک دود سیاہ — ہوگا نازل بہ زمین از پس خسف و دخان

بعد اسکے حسن لے باگوش تمیز — اس روایت کو تو سن اے العزیز
بعدہ تب اک قایم مقام — اک خلیفہ ہووےگا ذیجاہ تام
عادل و اقبال مند و دین پناہ — راسخ و ثابت بتوحید اله

کہ مسیحا ہونگے جب جلد گزین — اس جہان سے جانب خلد برین
اور وہ ہوگا از قحطان یمین — قوم قحطان سے با اخلاق حسین
عدل و انصاف سے اسکے تمام — خرم و شادان ہونگے خاص و عام

بعد اسکے پہر گئی با عز و جاہ / اور بہی ہوگی پیمالی بادشاہ
پہر انہونکی عہد مین کچہہ ایسی ہی / تہوڑی سی تہوڑی ہوگی پیدا کمی

علم کم ہوئیگا سیل سہل / ہوگا رائج رفتہ رفتہ کفر و جہل
پہر انہین و زد و دشمن اسکے ماورا / اور اک طرفہ یہ ہوگا ماجرا

مشرق و مغرب کی جانب دو مکان / خسف ہوویںنگے زمین کے درمیان
ہونگے ان دونون مکانونکے مکین / منکر تقدیر اور ناپاک دین

پہر اسی اثنا مین اک تاریک دود / آسمان پر ابر سا ہوگا نمود
یعنی جون ہو چرخ پر ابر سیاہ / جس سے چہپ جاویگی نور مہر و ماہ

آسمان سے پہر زمین پر آئیگا وہ دود / ڈہانک لیگا سارے عالم کو وہ دود
ایسا چہا جاویگا دنیا مین تمام / کہ بہت گہبرا اٹہینگے خاص و عام

سارے مومن ہونگے اپنے جی سے تنگ / اس اذیت سے کہون کیا اسکا رنگ
دود سے رک جائیگی راہ مسام / سخت ہوگی بدحواسی اور زکام

اور ہر اک کافر برگشتہ بخت / گر پڑیگا سب کے بیخود ایک لخت
جیسے متوالا کوئی مدہوش ہو / گر پڑے ہی خاک پر بیہوش ہو

کوئی اک دن مین کوئی دو دن کے بعد / آئیگا پہر ہوش مین امر سعد
تیسرے دن بعض بعض از اہل عشر / آئینگے ہوش اپنی مین تا نفخ حشر

الغرض کشمکش با درد و سوز / ہوگی اک عالم پہ تا چالیس روز
بعدہ کم ہوگا وہ دود سیاہ / یک بیک دنیا سے از امر الٰہ

سن بیان مغرب سے خورشید جو ہوگا طالع / بند ہو ویگا در توبہ بحکم رحمان

کہتے ہین موقوف جب ہوگا وہ دود / صاف ہو جاویگا تب چرخ کبود
اور اسی اثنا مین سن اے مرد سعد / پہر مہ ذی الحجہ مین عرفہ کے بعد

ہوگی اک شب اتنی تاریک و دراز / خوفناک پر ملال و جان گداز
کہ بہت گہبرا اٹہینگے سب کے سب / کہ الٰہی آج یہ کیسی ہے شب

سوتے سوتے خلق سب آئیگی تنگ / رات کا اب تک نہین بدلا ہے رنگ
لیٹے لیٹے لڑکے ہو کر بیقرار / ہر گہڑی جگ جگ پڑینگے چیخ مار

اور جہانتک جانور ہین جز و کل / مارے ہوکونکی کرینگے شور و غل
دیکہہ اس شب کی درازی کا قیام / نیند ہو جاویگی لوگون پر حرام

سوتے سوتے لوگ سب جہنجہہ پڑے / ہونگے حیران اپنے بستر پر پڑے
اور ہونگے بیقرار اکثر بشر / ہونگے تائب اپنے اپنے جرم پر

یعنی جب ہمنے کیا جرم و قصور / اسپہ توبہ کرتے ہین ہم یا غفور
ہوگی تگنی چوگنی وہ رات جب / خاص ان لوگون نے جو ہوئینگے تب

تب نمایان ہوگا اک نور فلق / جانب مغرب بشبیہ شفق
ہوگا طالع جون خسوف ماہتاب / با قلیل النور قرص آفتاب

سارے اس دن مرد و زن بے اشتباہ / سب مقر ہونگے بتوحید الٰہ
اور تائب ہونگے سب آپس مین مل / اپنے اپنے جرم پر از جان و دل

پر نہ ہوگی اس زمان توبہ پسند / کیونکہ باب توبہ ہو جاویگا بند
متفق ہو کرتے ہین سب راویان / اس طرح سے باب توبہ کا بیان

کہ وہ در با وسعت ہفتاد سال / روز اول سے کہلا ہے تا بحال
اور قائم ہے وہ مغرب کی طرف / ہیئت آمود با عز و شرف

الغرض مغرب سے بالائے سپہر / مرتفع ہو کر بہ این مقدار مہر
جیسے آتا ہے بوقت چاشت گاہ / بعدہ لیگا اسی جانب کو راہ

یعنی پہر ہوگا اسی جانب غروب / جیسے مغرب مین سدا جاتا ہے ڈوب
دوسرے دن سے بدستور قدیم / شرق سے نکلیگا با جرم سلیم

تب سے تا روز قیامت بے ملال / ہونگے باقی ایکسو بیس سال
یعنی اس دم تک کہ ہوگا صور دم / تا زمین و آسمان ہوون عدم

دابۃ الارض کا سن ذکر جو اس عالم مین	**آئیگا کوہ صفا سے بد لسبل دبرہان**
کہتے ہین یون راویان پاک دین	از حدیث رحمۃ اللعالمین
آئیگا تب زلزلہ ایسا عظیم	کہ جو ہے کوہ صفا ہوگا دو نیم
اور ہی وہ کعبہ بھی پورب کے طرف	باکمال برکت و عز و شرف
لیک سابق اس نکلنے کے دوبار	ہوگا و دملکو مین اسکا اشتہار
دونو باری زود تر چھپ جائیگا	بعد اسکے اسطرح سے آئیگا
اسپ کیسی ہوگی گردن باایال	اور منہ جون آدمی کا باجمال
سینگ ہونگی بارہ سنگے کیسے صاف	ہاتھ بندر کیسے ہونگی بخلاف
اور کریگا آدمی کا سا کلام	اک فصاحت اور بلاغت سے تمام
دوسرے مین ہوگی خاتم بانگین	خود سلیمانکی جو تہا سلطان دین
اور ہاتھ اُسکے سے کودنی اُس زمان	بھاگ کر ہرگز نپاویگا امان
جو کہ ہونگی مومنان پاک دم	اپنے ایمان کے اور ثابت قدم
چہرہ ہوجاویگا روشن اس نظیر	جیسے ہو رخشندہ خورشید منیر
انکی اس انگشتر سے بیگمان	ناک یا گردن پہ کردیگا نشان
اُس سے منہ ہوویگی تاریک و تباہ	ہو بہو مانند انگشت سیاہ
تاکہ ہر اک کفر و ایمان جزو کل	ہر کسو پر ہے یکہی پس جائے کھل
کہ افق سے دوسرے دن آفتاب	جبکہ طالع ہوگا باصد آب و تاب
یعنی ایسا سخت لرزہ آئیگا	جس سے وہ کوہ صفا پھٹ جائیگا
آئیگا اک جانور اس سے نکل	شکل و صورتمین نہایت بے بدل
پہلے تو ہوگا یمن مین آشکار	بار دیگر نجد مین بالاختیار
الغرض کوہ صفا سے بے قصور	سات شکلو نسے کریگا وہ ظہور
پانو اسکے ہونگی جون پا جمل	اور کفل مانند آہو کے کفل
اور ہوگی بیل کی سی دم تمام	اور ہوگا دابۃ الارض اسکا نام
ہودیگا اک ہاتھ مین اسکے عصا	حضرت موسی کلیم اللہ کا
اور سریع السیر ہوگا اسقدر	کہ نپاویگا آدمی کوئی خبر
جہان دوالیگا ہر اک شہر و دیار	تھوڑے ہی عرصہ مین جون باد بہار
انکی پیشانی پہ کھینچیگا فقط	اس عصا سے موسوی اک خط
اور جو ہونگی کافران پر غرور	کفر سے نزدیک اور ایماں سے دور
وای اُن لوگونکی خودبینی اوپر	مہر جنکی ہوگی خودبینی اوپر
پس اسی دستور از امر خدا	کافر و مومن کو کردیگا جدا
بعدہ اس کار سے پاکر فراغ	ہوگا غائب دابۃ عالی دماغ
ہے بیان اسمین کہ اک باد سے جو ہین مومن	**سب فنا ہووینگے یک لخت بجز بے ایمان**
اسطرح سے راویان ای مرد سعد	کہتے ہین کہ دابہ کی غلبہ کے بعد
اس سے اکثر ہر کسو کی پر خلل	درد پیدا ہوگا اک زیر بغل
اور منافق فاسقونکی روبرو	درد سے مر جائینگے سو بسو
اور یہہ دیگا خدا انکو کمال	کہ بتا دیوینگے سبکے گھر کا حال
الغرض جب سارے ذی علم و عمل	جائینگے اس دار فانی سے نکل
ہوگا تب اک غلبہ اہل حبش	شرق سے لیکے تا حج و دمشق
ایک دن پچھم سے سرد آویگی ہوا	زود و مہلک مثل طاعون و وبا
افضل آگے فاضلونکے یہ رنگ	فاضل آگے پا قصونکے ہونگی تنگ
کہتے ہین تب قیامت سے جن و بشر	ہونگی ناطق سب چرند و جانور
اور جو ہونگے بعض بعض الیسے امور	آنسے بھی کردینگے آگہی قصور
یعنی ہر یک مومنان پاک دین	اس جہان سے ہونگی سب جلدی گزین
یعنی سب روی زمین پر اہل زنگ	پھیل جاوینگی لیکا بک تنگ

اور عمل کر لینگے سارے وہ مبین
یعنی ہر اقلیم اور ہر شہر مین
اور وہ سب کاغذ فنا پاک جو
منہدم کردینگے گر دینگی بیت اللہ کو

بعد ازان کاغذ سے قرآن مجید
محو ہو جاویگا از حکم وحید
اور جو حافظ ہونگی با ذہن کمال
قاری قرآن کھو بیٹھیگا انکا حال

بھولجاوینگی وہ یون بیحد زیاد
کہ نہ ہوگا گویا کبھی اک حرف یاد
پھر نجانیگا کوئی بھی خاص و عام
حق پرستی اور خداد انیکا نام

خوف دین و شرم دنیا اس اصول
اتنی اپنی دل سے سب جاوینگے بھول
اگر کرینگی شغل کاو حرف تمام
آشکارا یا نہین سے وہ حرام

کیونکہ آیات و حدیث العزیز
حلت و حرمت مین ہوتی ہی تمیز
جبکہ اٹھ جاویگا قرآن مجید
تب برابر ہونگی سب پاک و پلید

اور سب حکام باندھینگے کمر
فتنۂ و ظلم و تعدی کے اوپر
یعنی لینگے شیوۂ غارتگری
چھوڑ کر عدل و رعیت پروری

اور رعایا کا تعدی و فساد
ہوگا یکدیگر میان ہر بلاد
جابجا اٹھنے لگیگا اس زمان
داد و ویلا شور و غل آہ و فغان

ہوگا جب لوین جہل و بیادبی شروع
تب یکایک ہوگی بربادی شروع
شہر ہو جاوینگی جیسے قصبے گانو
گانو کا اب اُسکی لگے گیا ہی نا تو

اور پیدا آفت و قحط و وبا
ہوگی نازل ہر ولایت مین سدا
اور کرینگے مرد و زن اکثر جماع
آشکارا جون بہایم اور سباع

لیک پھر اولاد کچھ قدر قلیل
ہوگی پیدا سو بھی گمراہ و ذلیل
ہوگی گمراہی انہو مین اس اصول
کہ خدا کا نام بھی جاوینگے بھول

اور ہوگا قحط عالم مین تمام
ان دنون لاآمیان ملک شام
اہل حرفہ اور سب اہل روزگار
ہر کہین سے چھوڑ کر شہر و دیار

ذکر ہے اسمین کہ اک آگ دکن سے اٹھکر یکبیک ہوویگی لوگونکے تعاقب مین دوان

شکر ارزانی کی شہرت اس نظر
ہونگی جا کر شام مین مسکن پذیر

راویان با خبرای ہر سعد
کہتے ہین پھر تھوڑی مدت کی بعد

ایک بار شعلہ دار و پر شرار
ہوگی اطراف دکن سے آشکار
دیکھ اس آتش کو چھوڑ اپنا وطن
سو بھاگینگے سارے مرد و زن

اور وہ بھی کرے حملہ اس زمان
ہوگی لوگونکی تعاقب مین دوان
چلتے چلتے لوگ جب تھک جاینگے
بلکہ اتنی جلتے تنگ آئینگے

دوپہر کو آخرش از روز تار
جابجا گوشہ مین پکڑینگے قرار
اور وہ آتش بھی جاویگی ٹھہر
اس جگہ پر اپنے وقت دوپہر

ڈھلتے ہی پھر دوپہر کے ایکبار
بدجو اسے کرینگے سب فرار
اور آتش بھی اسی دستور سے
پیچھے دوڑینگی پہونکی ورسے

چلتے چلتے آخرش پہونچینگی شام
لوگ نادی ہوگی پکڑینگے قیام
اور وہ آتش بھی بدستور نخست
رک رہینگی اتنی جابجا ہوکے سست

جسکو پھر ویسی ہی ہوگی قرار
الغرض وہ آگ سبکو گھیر گھار
جمع کردیگی میان ملک شام
بعد ازان وہ ہوگی غائب والسلام

سن لے اب ذکر قیامت کا جو آئی ہی شتاب نیست کردیگی ہر اک ہست کو از نام و نشان

دیر زوا بنوبہ حال تم
کہ وہ آتش ہوگی جب عالم سے گم
تو جو بھاگ گئے تھے ہر اک مرد و زن
یاد آئیگی انہین حب وطن

ہوگی رخصت شام سے سب ایکبار
اپنے اپنے یاد کر شہر و دیار
پھر کسی اقلیم مین جز ملک شام
ہوویگا ہرگز نہ آباد انکا نام

گی یہ ہین علامات عجیب
جو کہ ہونگی خود فنا انکے قریب
لیک آغاز قیامت کا نشان
اسطرح سے ہی جو کرتا ہون بیان

کہ جہان مین بعد ازین دو چار سال
ناز و نعمت سے ہر اک برنا و پیر
اتنے مین ہنگل کو ای یہ بر کمال
لوگ تب ہر کوچہ و بازار مین
اور وہ آواز ہوگی صور کی
ہونگے سب حیرت مین سنکر یہ صدا
پڑتے پڑتے وہ صدا جب اسکی بعد
بعد ازین جاوے یہی ہوگی کرخت
اور اکثر آدمی پھر پناہ
کر لگینگے تھر تھراتے سر بسر
اور شق ہونے لگیگی بعد ازین
یعنی دریا کا یہ ہو جاویگا ڈول
رل پڑیگا سو لسو آب روان
سیگ سے ہو جلینگے دل ہلکی سب
اور اڑیگا ابر پارہ پارہ ہو
سب سیہ ہوگا زمین و آسمان
پر جو ہین افلاک کی ساتون طبق
اور کواکب جو کہ ہین افلاک پر
جبکہ سب فی می وح ہو جاوینگی نون
اور وہ لعنت نصیب و بیحیا
تب وہ ہو جاویگا بصبر و شکیب
پھر بکر کر یون لگا دینگے عمود
دیکھکر وہ مار اور جان گزندی

لوگ سارے ہونگے غفلت مین کمال
ہووینگے آسودہ و راحت پذیر
دیکھا جاویگا محرم کا ہلال
ہونگے مشغول اپنے اپنے کار مین
یعنی اسرافیل کے ناقور کی
سارے خاص و عام سلطان و گدا
اس نمط ہوگی کہ جون گرجے سے رعد
اُس سے سنکنی جو گنبی وہ بانگ سخت
لینگے گھر کو چھوڑ کر جنگل کی راہ
سب مکان و کوہ و دشت و بحر و بر
جا بجا سے تنگ بیکسا رہی مین
کہ لگیگا پانی پکنے کھول کھول
الاماں اس درد سے یا رب الامان
اور لگین گے اڑنے آندھی سے سبب
مارے آندھی کے ہر اک اطراف کو
اسقدر ہوویگی تاریکی عیان
تہ بتہ زیر و زبر مثل ورق
گر پڑینگے ٹوٹ کر سب خاک پر
بعدہٗ ابلیس کو آویگی موت
خوف سے چھپتا پھریگا جا بجا
کہ چلیگا اب نہ کچھ مکر و فریب
کر نکل جاویگا باہر سے گود
بھول جاویگی اسے کبر و منی

ہوگی بارش کی فراوانی بہت
ہونگے ہر اک کیا ضعیف و کیا قوی
بعدہٗ دسوین کو جب جمعے کی روز
ناگہان آواز اک نرم و دراز
ہفت کشور مین برابر ہی وہ صور
اور وہ لحظہ بلحظہ ہوگی سخت
تب تو پڑ جاویگا یہ ہول عظیم
لوگ بعضے بعضے اسمین اُس تن مان
پھر پڑیگا یک زلزلہ ایسا کرخت
جانور جنگل سے ہوکر بدحواس
اور اُبل نکلینگے دریا با خروش
اور اسنڈ کر ہر طرف سے ایکبار
اور پھونک آندھی کی جو کچھ ہین پہاڑ
یعنی ریزہ ریزہ ہو سب کوہسار
الغرض اُڑ اُڑ کے یہ گرد و غبار
اور بڑہتی جاویگی آواز صور
وہ بھی آخر امر حق سے دور مق
اور جو ہونگے اُس ہانک سے داعی عام
جلکے عزرائیل پھر آیگی فتوح
پھر فرشتے لیکے گرز آتشین
الغرض سارے فرشتے پھر کہہ لد
یعنی وہ سارے فرشتے نغز نغز
ہوگی جو کچھ شدت سکرات موت

اور غلہ کی بھی ارزانی بہت
حشمت دنیا یہ گمراہ دغوی
ہوگا طالع نیر گیتی فروز
سب سنینگے از نشیب و از فراز
سبکو پہونچیگی وہی آواز صور
سارے عالم مین برابر ایک سخت
سارے عالم مین کہ دل ہونگے دو نیم
جا بجا سے نکلینگے بیگمان
آویگا ساری زمین پر ایک سخت
بھاگ بھاگ آوینگے انسانون پاس تم
اسطرح جون دیگ مین ابہا ہی جم
توڑ دینگے مارے موجون کے کنار
پھینکدینگے جڑ سے ان سبکو اکھاڑ
باد سے اڑنے لگینگے جون غبار
ڈہانک لیگا سارے دنیا ایکبار
دم بدم لحظہ بلحظہ بیقصور
ہر طبق مثل ورق ہوویگا شق
آگے پیچھے مرتے جاوینگے تمام
ہوگا متوجہ برائے قبض روح
ہر طرف سے ہوگی جب اُس پر یقین
قید کر لیوینگے اسکو ایکبار
مارے گرز و نکی گرا دوینگے مغز
سب بنی آدم کی اور دم وقت

سو وہ ہو گی اس غرض کے واسطے
یعنی اس دم بو قوی کے واسطے

یہاں مطلق زمین و آسمان
اور جو شے ہے انہونکے درمیان

کچھ نہ رہنے کا وہ ہوگا ایکدم
جسمین ہو جاویگا یہ سب کچھ عدم

جیسے ہی وہ صور پھونکا جاویگا دم
اور عرش و کرسی لوح و قلم

لیکن انکو بھی کچھ آویگی غشی
جیسے ہوتی ہے کسی پر بیہوشی

پر اسے معلوم ہوتا ہے یہی
اس روایت سے جو راوی نے کہی

الغرض جب ہو چکیگا سب عدم
کچھ نہ باقی ہوگا کچھ ذات قدم

کہ کہاں ہیں آج وہ سب بادشاہ
کبر کی رکھتے تھے جو سر پر کلاہ

اور کدھر جاتی رہی وہ خسروی
جنکے دعوی پر تھے مغرور و غوی

پھر مخاطب ہو کے وہ عالیجناب
آپ اپنی ذات کو دیگا جواب

بے شراکت سلطنت اس وار کی
آج ہے مجھ واحد القہار کی

پھر جو باقی ہوگا ای حق آشنا
وہ بھی سب یکبارگی ہوگا فنا

بخلاف و بیشک و بے اشتباہ
کچھ نہ باقی ہوگا بجز ذات اله

کہتے ہیں کہ اس زمانے با تمیز
سب فنا ہونگی مگر یہ آٹھ چیز

اور بہشتیں و دوزخیں رہیں تمام
بس یہی باقی رہیں گے والسلام

اور بعضے کہتے ہیں اے آدمی شعور
کہ انہو کی بھی فنا ہوگی ضرور

کیونکہ اغلب ہے یہی بندے کی طلب
کل شی ہالک الا وجہ رب

تب یہ فرماویگا وہ عالیجناب
اپنی ذات پاک سے کر کے خطاب

اور کہاں وہ صاحب تاج و جہی
تھی جنہونکو شوکت و بادشہی

اور کہاں ہے آج انکی سلطنت
جسپہ کہلاتے تھے شاہ مملکت

کہ نہیں ہے کوئی اب میرے سوا
صاحب تاج و خداوند لوا

بعد اسکے جبکہ چاہیگا خدا
پھر کہیگا آفرینش کی بنا

یہ اسی معبود کو معلوم ہے
اسکی کچھ مدت نہیں مرقوم ہے

راویان پاک دین راست گو
یوں روایت کرتے ہیں اسکو

ذکر ہے خلقت عالم کا جو پھر موت کے بعد زندہ ہو جاوینگے اک صور سے سب خرد و کلان

کہ مشیت اپنی سے جب کردگار
پھر کریگا آفرینش آشکار

اور بچھاویگا مثال بوریا
پھر بساط ارض کو وہ بیریا

پر زمین پر کچھ بھی آثار وجود
تب کسو شی کی نہ ہوویگی نمود

پر وہ جس عالم کو چاہیگا قدیر
زندہ کر دیگا اسی سے اس نظیر

جزو اعظم پشت میں وہ عظم ہے
ہڈیوں کا سب اسی سے عظم ہے

ہے اسی سے استخوانونکی شروع
ہے وہ مطلق اصل اور سب ہیں فروع

بعد موت اسکو خدا ای اشتباہ
سڑنے اور گلنے سے رکھتا ہے نگاہ

جسم میں پر جنکو چاہیگا وہ خاص
زندہ کرنیکے لئے بالاختصاص

داخل ترکیب جو اجزا ہیں اور
پھر انہونکی واسطے ہوگا یہ طور

سب اسی سے سب بنین وہ قدیر
مینھ برسائیگا جون ابر مطیر

خیمۂ افلاک کو مثل حباب
نصب کردیگا بلا چوب و طناب

اور فرشتونکو بلا شک وہ وجود
عالم فانی سے بخشیگا وجود

جون بر و بحر و نباتات و جبل
اور جمادات و عمارات و محل

استخوان ہوتی ہے اک عجب الذنب
آدمی کی پشت میں اے حق طلب

یعنی وہ عجب الذنب ای نیک رائے
ہے بدن میں استخوانونکی تلے

پشت سے مقعد تلک وہ استخوان
ہے لگا ہر مرد و زن کے درمیان

الغرض اس عظم سے اسدن خدا
سارے پھر جسمونکی باندھیگا بنا

انکی دھر دیگا وہاں وہ استخوان
جا بجا سے جمع کر کے بعد ازان

ایک دریا عرش کے نیچے ہے خاص
آب میں اسکے منی کا ہے خواص

اسکی قوت اور اثر سے ای ہمام
اُن پراگندہ استخوانونکو تمام

دیگا حکم دستم دجابۂ عظیم و مغز
تاکہ بنجاوینگے سب اجسام نغز

بعد اُسکے تب وہ ربِ خاص و عام
صور مین پھر دیگا روحونکو تمام

ہوگا بیب طیار پھر وہ لیکے صور
پھونکنے کو حسبِ فرمانِ غفور

ساری روحونکی طرف کرکے ندا
کہ نکلجیو اپنے قالب سے خطا

اُسجے وہ صخرہ معلق ہے جہان
قبلۂ بیت المقدس کے دہان

اُتنے ہی سوراخ ہونگی لاکلام
جسمین سے نکلینگی وہ روحین تمام

الغرض پھر صور کے کرتے ہی دم
ساری روحین اُس زمان حسب قلم

سرزمین اُس بانگ سے ہوگی شگاف
زندہ ہوکر سب نکل آوینگے صاف

کہتے ہین راوی کہ سارے مرد و زن
ننگے مادر زاد ہونگے بے کفن

اس روایت کو جو دیکھو غور سے
اُس سے اولی ہو وہی اک طور سے

پھر تو سمجھا ہے ننگا ہی بدن
ہر کسو کا مرد ہووے یا کہ زن

ہوگا اس دنیا مین جسکا جس مثال
قد و قامت شکل و صورت سن و سال

ہونگے لیکن سب باعضاے سلیم
گوکہ تھے دنیا مین معیوب و سقیم

ہین چلنیگی جب وہ ساری صورتین
اپنی اپنی شکل پر جون مورتین

اور فرماویگا اسرافیل کو
کہ طرف جسمونکی اسکو پھونکدو

تب کہیگا وہ کریم باکرم
اپنی ذاتِ پاک کی دیکر قسم

کہتے ہین سب راویانِ باشعور
ہوگا واقع اسطرح پر نفخ صور

کہتے ہین کہ صورتین آوے جونہی صفات
جتنی روحین ہونگی اُتنی حسب حساب

درمیانِ ہر دو نفخہ بے ملال
ہوگی واقع مدت چالیس سال

اُسکے رخنونسی نکل کر جابجا
اپنے اپنے تنمین جاوینگی سما

اور اُسی آواز کی جاب تمام
جاوینگے اقسان و خبران خاص و عام

اور بعضے کہتے ہین کہ بیقصور
سب اُٹھینگے لیکے کفن اہل قبور

کیونکہ تھوڑے سے حصہ مین بعد از بِلا
وہ کفن گل سڑکے ہوجاتا ہے خاک

الغرض از حکم حی لایموت
ہونگے سب بے ختنہ و ریش و بروت

اُس زمان ویساہی ہوگا اُٹھ کھڑا
بی تکلف خواہ چھوٹا یا بڑا

یعنی جیسے لنگ و گنگ و کور کر
یا بریدہ ہنی و دست اسکے سر

ہے بیان اسمین کہ سب حسب مراتب جی کر
گرمی حشر سے ہر سمت پھرینگے عریان

کہتے ہین راوی کہ پہلے بالیقین
زندہ ہونگی رحمۃ اللعالمین

پھر اُٹھینگی بعد ان کے حق طلب
زندہ ہونگی جو کہ ہین صدیق سب

بعد اُنکی صالحین او مومنین
اور سب فساق و کفار لعین

اور اُسدم ہونگی بوبکر و عمر
درمیان عیسی و خیر البشر

ہونگی یون خیر البشر کی آس پاس
جون کواکب ہون قمر کے آس پاس

اور سب ہونگی سب برنا و پیر
غلبہ تشنہ سے جون طفل صغیر

ہول سے اُس دن کے بے اشتباہ
سبکی ہوگی آسمان پر نگاہ

تب فلک کو چھوڑ کر ای ماہ چہر
آئیگا اک میل بھر بر قرص مہر

اور برق خاطف بھی برزمان
دمبدم ہوگی زخشان تابان

بعد اُنکی پھر مسیح خوش نفس
زندہ ہوجاوینگے از حکم وحید

اور صد لفونکی پیچھے سب شہید
تھوڑے ہی عرصہ مین بعد ازان اُنکے پھر

پس اسی ترتیب سے پیچھے برپا ہے
جابجا سے کرکے ایسا ازدحام

باقی امت وہ بھی باصد احترام
ہونگے اپنے انبیا کی گرد و پیش

یوہین ساری امتین آیا کی کثیر
گوکہ ننگے ہونگی سارے مرد و زن

کوئی دیکھیگا کسیکا تن بدن
عرصۂ محشر مین پڑینگے قرار

جبکہ ہر اک کیا صعاد و کیا کبار
آئینگی پس لوگ دن ہونگی دو سخت

اور فلک سے دمبدم آواز سخت
اسقدر کہ سبکے ڈر جاینگی ہوش

اور ہوگا شمس کے گرمیکا جوش

اور پسینا آئیگا واں بے شمار
ہر کسی کے تن سے مثلِ جوئبار

انبیا و صالحین و مومنین
یہ جو ہیں مقبولِ رب العالمین

سو عرق آئیگا انکے اسقدر
کہ کفِ پا ہر کسی کے ہونگے تر

اور عوام الناس جو ہیں فی المثل
سو انھونکے ہوویگا حسبِ عمل

بعض لوگونکی عرق پیرتا بدو شتلک
ہوگا اُسدم ایڑی و ٹخنون تلک

اور بعضونکی بقولِ معتبر
تا بساق و تا بزانو ہے دگر

اور کسی کے تا بناف ای نیکخو
اور کسو کے تا بسینہ تا گلو

پر جو ہونگی کافرانِ زشت کام
اُنکے تا گوش و دہن مثلِ لگام

مضطرب ہو یہ شقی اُس آن میں
غوطے کھاینگے اُسی طوفان میں

اور سوا اسکے یہ ہوگا اضطرار
غلبۂ جوع و عطش کا بیشمار

کہ لگینگے خاک کھانے اُس زمان
مار بھوک اور پیاس کے سب مردمان

لیک ہوگی خاک اُسدم اُس نمط
امزہ جوں میدہ شیرین فقط

اور پانی پینے کو سارے بشر
جاوینگے پھر حوض کوثر کے اوپر

اور بھی اکثر نبیونکی وہاں
حوض ہونگے لیک خوبی کہاں

یعنی جو کوثر کا ہوگا عرض و طول
اور جو حوضوں میں ہوگا اُس اصول

اور ہوگا اُنمیں اخوش یکا آب
گو کہ ہونگی حوض واں پر بیحساب

ذکر کوثر ہی کہ آب اُسکا پیمبر کے طفیل
پینگے خاص اس امت کے ہر اک تشنہ لبان

کہتے ہیں راوی کہ وہ حوضِ وسیع
ہے درِ جنت پہ پس نغز و بدیع

اور ستھرا ساحل اُسکا در سے
جھلجھلاتا ہے سراپا نور سے

اور ہے ہر طرف کوزونکا ہجوم
روشن و تابان ہے تشبیہِ نجوم

اور اُسکے قعر میں سب سربسر
ہیں بھرے الماس و یاقوت و گہر

اور نیچے اُسکے ہے خوشبو ہی گل
جسکے آگے مشک و عنبر ہو خجل

اور برِ دو اُسمیں ہے وہ پُرشگرف
کہ ہو جسکے رد پر دشرمندہ برف

ذائقے اور رنگ میں ہے بامید
ہے زشہد و شیر شیرین و سفید

ہیں وہاں دُر و دیرویں جگمگے
سیم و زر کے باغ جنت میں لگے

اُسنے وہ آگے صفا خوشگوار
ہے رواں اُس حوض میں سیل نہار

جو پئیگا آب اُسکا ایکبار
پھر کبھی پیاسا ہوگا زینہار

لیک وہ پانی بقولِ معتبر
ہے برائے امتِ خیر البشر

کہ پئینگے مومنانِ باصفا
دن قیامت کی طفیلِ مصطفا

ای محمد قصۂ کوثر ہے طول
تا قیامت گر لکھے تو اس اصول

تو بھی ہوگی مختصر یہ داستان
اس سے کر تو اہلِ محشر کا بیان

ہے بیان اسمیں کہ اُس روز شفاعت کے لئے
کہینگے حضرت آدم سے ہر اک پیر و جوان

کہتے ہیں راوی کہ اہلِ بعث و نشر
تا سو جوع و عطش کے روزِ حشر

اور بھی دیکھینگے انواعِ عذاب
ایک سے اک سخت بیحد و حساب

قصہ کوتہ جب قریبِ ہفت سال
منقضی ہونگے پائینگے ملال

تب کرینگے لوگ سب ہو بدحواس
حضرتِ آدم سے جا کر التماس

کہ خدا نے آپ دستِ پاک سے
تمکو پیدا کرکے مشتِ خاک سے

سارے ناموں سے کیا دانا تمہیں
اور خلیفہ ارض گردانا تمہیں

پھر علاوہ اسکے یہ رتبہ دیا
کہ فرشتونے تمہیں سجدہ کیا

اور بنوت دیکے با صد احترام
اپنی جنت میں دیا تمکو مقام

واسطے ہم عاصیوں کے ای پدر
آج تم باندھو شفاعت پر کمر

ہم سبھونکو ناخدایا کدات
اس غم و اندوہ سے بخشے نجات

سنکے آدم یہ شفاعت کا کلام
بولینگے کہ ای گروہِ خاص و عام

پر غضب ہے آج یوں پروردگار
کر رہا ہے اور ہوگا زینہار

آج وہ دن ہے کہ پیش ذوالجلال
آپ جکے دن دیکھے وقت سوال
لیک تم ہو اسوقت ای جمہور ناس
سو وہی ہے ایک نوح پاک زاد
کاہی رسول اسنہاے خاص و عام
کیونکہ پہلے سب سے تم از فضل حق
نوح سنکر یہ شفاعت کا سوال
یعنی میں مجرم ہوا اس آئین
کہ ہی تہا اہل میں وہ پا ہین
آج اسکے اخذ سے ہی مجکو ڈر
آج اوروں کے لئے تو کیا ہے بات
کیونکہ ابراہیم کو رب جلیل
کاہی رسول اللہ ہادی سبیل
آج تم پیش خدا ہے پاک ذات
وہ بہی بولینگی کہ رب العالمین
مجھہ سے تین باتیں بالیقین
اسکے ڈر سے اپنی ہی مجکو ہے فکر
وہ خدا کا ہے مقرب اور ندیم

اپنی ہی مجکو شفاعت ہے محال
درجواب اسکی مرا کیا ہوگا حال
نوح سے اسکی کرو جا التماس
اس سے ہو شاید کہ یہ عقدہ کشا
ہم تمہاری پاس آئے ہیں تمام
رکھتے ہو باب رسالت میں سبق
یوں کہینگے ای گروہ خستہ حال
جب گیا تہا ڈوب وہ طوفان میں
کیوں ڈبایا میرے بیٹے کی تئین
تم بتلاتے ہو شفاعت پر کمر
اپنی ہی خود مجکو مشکل ہے نجات
آپ ہی بولا ہے خود اپنا خلیل
حق نے فرمایا تمہیں اپنا خلیل
اس بلا سے ہمکو دلواو نجات
آج تو ہے تہایت خشمگین
زندگی میں جہوٹ کی واقع ہوئیں
اور کی بخشائیکا تو کیا ہے ذکر
حق نے فرمایا اسے اپنا کلیم

کیونکہ میں نے بر خلاف حکم رب
کب یہاں تک ہے میرا رتبہ رفیع
پہلے جو باعث ہوا انعام پر
حضرت آدم سے یہ سنکر مقال
تا ہمارے آجکے دن ہو شفیع
اور خدا نے تمکو اے عالی جناب
میں ہوں مٹی کے سبب تقصیر مند
بے ادب ہو کر کیا ہے سوال
سو جناب حق سے از رو عتاب
کیا دکھا دن منہ خدا کے روبرو
لیکن ابراہیم سے تم جا کہو
سن کے یہ پہر سب ہی اب العظیم تلک
اور آتش تم پہ کی برد و سلام
الغرض یہ سن شفاعت کا سوال
کہ نہیں ایسا ہوا ہے خشمناک
آج ان باتوں کو جو وقت حساب
لیک تم سب آج اے جمہور ناس
وہ کریگا عرض پیش ذوالجلال

کہا یا گندم خلد میں بے ادب
جو تمہارا آجکے دن ہے شفیع
پہر عالم دعوت اسلام پر
جا کرینگے نوح سے سب عرض حال
اس مصیبت میں بدرگاہ رفیع
بندہ تا کر کا بخشا ہے خطاب
جب ہوا تہا غرق وہ نا حق پسند
اسکے حق میں ہے جناب ذوالجلال
لیس من اہلک ہوا مجکو خطاب
کس لیاقت پر کروں جا گفتگو
یہ سمجھ آج اوسے شاید است ہو
جا کرینگے عرض ابراہیم سے
اور کیا تمکو نبیوں کا امام
اور کر اس دور محشر پر خیال
اور ہو گا پہر کبہی وہ ذات پاک
مجھہ سے پوچہینگے تو کیا دونگا جواب
جا ہے موسیٰ سے کرو یہ التماس
تو ہو شاید کچھہ تمہارا انفصال

کذب سہ ہم ہوا واقع جو خلیل اللہ سے
تین جا ہیں کل اسمیں سن اے اہل قرآن

کہتے ہیں واقع ہوئی اس راہ سے
سو گہر دن آنیوہ سارے پلید
اور مقفل کرکے بتخانہ کا در
آپ نے حیلے سے با قوم ضلیل

تینوں کلمہ وہ خلیل اللہ سے
طعم گونا گوں پکا کر روز عید
جانب صحرا چلے وہ بد گہر
یوں کہا کہ آج تو میں ہوں علیل

کہ جو انکی قوم میں تہی ذی شعور
لیگئے بتخانہ میں با اہتمام
اور حضرت سے کہا تم بہی چلو
یہ نہ کی انکار اونسے صاف صاف

شرک سے نزدیک اور ایمان سے دور
اور بتوں کے آگے دہر کر وہ طعام
جانب صحرا اٹھا کر ساتھہ ہو
کہ نجاونگا یہ ہے میرے خلاف

ایک تو اس بات مین بولی دروغ
آپ نے پوشیدہ گھر سے لے تبر
کیون نہین کہاتے ہو اسکو گرم گرم
کیون نہین کہاتے ہو تم یہ نعمتین
جب کسو سے بھی نپایا کچھ جواب
اور اک بت جو کہ تہا سب مین بلند
اور تبر کندھے پر اُسکے دہر دیا
آئے جب صحرا سے وہ سب بدخصال
بعضے بعضے اُنمین سے جو بد گہر
وہ بتونکی ہجو کرتا ہے مدام
اور بہت تکرار کی اس کام کی
جو کہ خود مارے گئے ہین وہ تمام
اور وہی سب مین بڑا اسرار کے
تب سے بولے تھے جو باہم دروغ
تھی انہونکی یک خست در شک ماہ
کیونکہ اِنکے اُنکے تہا وہی خلاف
علے جلتے وان وہ حق کے حبیب
جسکی عورت دیکھتا تہا جب صاحب جمال
تو اُسی فی الفور وہ بیداد خو
تو اُسے کچھ مال و زر دیکر بزور
لے جو بہن سمجھے کہ ترا
آخرش جب مصر مین پہونچے خلیل
یعنی ہے یہ کون شخص نیک سے

بار دیگر اس نمط ہی با فروغ
جاکے کہولا اُس صنم خانہ کا در
تمکو کیا کہا ئیے کچھ آتی ہی شرم
کیا تمہاری آئی ہین اب شامتین
تب تو اُس حضرت کو پھر آیا عتاب
شکل و صورت مین نہایت دلپسند
تاکہ ثابت ہو اسی نے شر کیا
اور یہ دیکھا اس صنم خانہ کا حال
آپکے مذہب سے رکھتے تھے خبر
ہو نہ ہو شاید اُسی کا ہی یہ کام
تب انہون سے آپ نے انکار کی
آپ ہی بتلائینگے وہ سر کا نام
ہو نہ ہو یہ سب اُسی کا کار ہے
سو وہ ہے اس طرح سے آبا فروغ
نام سارہ سو وہ دی حضرتکو بیاہ
اس جہت رہتا تہا ہر دم اختلاف
اتفاقاً مصر کے پہونچے قریب
چھین لیتا تہا اُسے وہ بدخصال
قتل کرواتا تہا اپنے روبرو
راضی کرلیتا تہا وہ تاریک کو
کون ہے کہو کہ ہے بہائی میرا
تب وہان سے پہلے گئے خلیل
آپ نے فرمایا ہے خواہر مری

کہ اُٹھی اُن جبکہ وہ کفار دہر
اور کیا سارے بتونسے یہ کلام
جب کسو نے بھی نکہایا وہ طعام
جلد بولو اور دو مجکو جواب
بے محابا سب بتونکو لے تبر
کاٹی ناک اور کان اُسکی کرکے قہر
اور اُسی صورت مقفل کرکے در
سارے جلکے خاکستر ہوئے
وہ سب لگے کہنے کہ یارو اک جوان
سنتے ہی وہ بات بد ہوئے
اور کہا کہ ای گروہِ پر ملال
یا وہ آپسمین لڑے ہونگے مگر
بار دیگر کذب مبہم اس اصول
کہ گئے تہے وہ خلیل نامور
کچھ دنون نجران مین رہکر رسول
کر گئے ہجرت شہر نجران سے چلے
مصر مین جو اُن دنون تہا شہر یار
اور جو خاوند اُسکا کچھ ذرا
یا جو ہوتا کوہی وارث اُسکا ساتھ
جب سنا حضرت نے وہ ظلم و فساد
تو نہین مین بھی تمکو بتلا دونگا صاف
آکے حضرت سے لگے تب پوچہنے
فی الحقیقت آپ سچ کہئے ہان

سب گئے صحرا مین خالی کر کے شہر
کہ تمہارے روبرو جو ہے طعام
بار دیگر تب یہ فرمایا کلام
ورنہ اسدم تمکو کرتا ہون خراب
اک طرف سے خوب ٹکڑے ٹکڑے کے
ہوگیا بدشکل وہ بدبخت دہر
پھر چلے آئے وہانسے اپنے گھر
اور بتے مین اُسکے یکدیگر ہوے
نام ابراہیم رہتا ہے یہان
آکر انکی جانکے دشمن ہوئے
تم انہین سے کیون نہ پوچھو اسکا حال
کیونکہ اُنمین ایک کہتا ہے تبر
آپ سے واقع ہوا انکی معقول
شہر نجران مین جا پہونچے گھر
صحبت عم سے ہوئے خاطر ملول
حضرت سارہ کو اپنے ساتھ لے
سو بڑا جبار تہا اور نابکار
بولتا انکار سے جون و چرا
وہ حمایت سے پکڑتا اسکا ہاتھ
تب کہا بی بی سے آ عصمت نہاد
کہ بہن میری ہے یہ ذی اخلاف
کہ یہ عورت کون ہے تب سے کہتے
دختِ عم ہوتی ہے خواہر بگمان

اور یہ ہین سب مسلمانات و مومنین
قصہ کوتہ ہی کہ وہ سب زشت خو
تھے جو حایل بیچ مین دیوار دو
ویسے ہی اُسدم ہی کرتے تھے نگاہ
الغرض جب ہوگئی وہ رو سیاہ
لیک جب جاتا تھا وہ باخوی بد
واسطے اُسکے وہ اُم مومنان
آخرش جب تنگ آیا بے شمار
مجکو یہ عورت نہین منظور ہے
ورنہ جادو سے مجھے ڈالیگی مار
حسب فرمان پھر وہ نوکر شاہ کے
پھر وہان سے ہوگئی وہ حضرت تھا
یہ تہا تینون کذب ہم کا سبب
جو کہ فرمایا تھا ابراہیم نے
الغرض سب حضرت موسی کے پاس
اور ہے کوہ طور کے اوپر مدام
تا کہ ہم لوگونکو وہ والا صفات
مین نے اک قبطی کو بی اذن اله
لیکن اسدم حضرت عیسی کے پاس
اس طرح کا ای سوال پرفتوح
اور بہت سے معجزہ ہمکو دیے
ہمکو تا اس آفت جانگاہ سے
ہے جلکے دن کب یہ پہر مجال

پاک گر یہانی ہین ہین بالیقین
لیگئے سارا کو شہ کے رو برو
کر دیے سب حقنے غائب از نظر
اُس جگہہ سے اُنکو پیش بادشاہ
حضرت سارہ کو پیش بادشاہ
تب وہین دم اُسکا ہوجاتا تھا بند
جب دعا کرتی تھین حقسے اُس ملان
تب کہا پھر اپنے لوگون سے کہ یہ
ایسی صورت اگرچہ حور ہے
پھر نہ ہوگا تم سے کم سی کا کہہ انجام
لیگئے آگے خلیل اللہ کے
دیکھ اُس سفاک کا ظلم و جفا
جو مفصل کہہ دیتی اب

پھر کہا حضرت نے از رو فریب
اُس خلیل حق نے پھر بعد از نماز
جیسے ہر دم وہ خلیل کردگار
اپنا اون سر گذشت شہریار
تب گیا وہ زعم بد سے شہریار
لوٹنے لگتا تھا ہوکر بیقرار
ہو نہین آتا تھا تب وہ سنگدل
کہ ہو معلوم مجکو اسکا حال
اسکے وارثکو طلب کرکے شتاب
اور حرمانے سے اُسنے اپنے ہاتھ
اور اُنکو سونپ جب اُس شاہ
بی بی کو ساتھ لیکر بعد ازین
ایدہان سے گوشت کرتا ہی یاع

تمت

جا شفاعت کی کرینگی التماس
ہوتا ہے واسطے حق سے کلام
اس عذاب حشر سے بخشے نجات
مار ڈالا تہا سو ہے مجھپر گناہ
جا شفاعت کی کرو تم التماس
حق نے فرمایا ہے تمکو اپنی روح
سارے لوگونکی ہے حاجت کی گئے
جلکے دلواو نجات اللہ سے
جو کرو دن حقسے شفاعت کا سوال

کہ خدا نے تمکو فرمایا کلیم
آئے ہین پاس آپکے ہم سب مطیع
آپ فرمائینگے یہ پروردگار
اُسکے ڈر سے آج ہین ذو الجلال
بعدہ موسی سے سنکر یہ مقال
اور دیا روح الامین سا تمکو یار
آج ہم سب آرسول کرگئے
وہ بھی آخر کو ہی بولینگی بات
مجکو میری قوم بد تہمت لگا

انبیا کو یہ ہین دیتا ہے زیب
کی دعا حق سے بصد عجز و نیاز
دیکھتے سارا کو تھے آئینہ وار
تا کہ ہو دلکو تسلی اور قرار
پاس ام المومنین کے تین بار
دم کئے رکجاتے تھے وہ معز و دار
اور اپنے فعل سے ہوتا خجل
ساحرہ ہے یہ زن صاحب جمال
اسکو بہو تیجادو سمین صواب
ہاجرہ کو کردیا سارہ کی ساتھ
لی ہر اک نے اپنے اپنے گھر کی راہ
شام مین جا کر ہوے مسکن گزین
قصۂ اول کو کرتا ہون شروع
کہ یہان سے جاو موسی کنے
اور بھیجا تمپہ توریت عظیم
کہ خدا نے تم ہمارے ہو شفیع
آج جلکے دن پر غضب ہے بیشمار
مجھ سے کیا ہوگا شفاعت کا سوال
جا کے عیسی سے کہینگے اپنا حال
تا ہے تو تائید مین لیل و نہار
آپکی خدمت مین ہین امیدوار
کہ غضب مین ہے خدا نے یا الذات
کہتی تہی تو ہے ابن خدا

اور اہنین مین بعضی بعضی بارگا
پوچھتے ہیں مجکو خود پروردگار

تم محمد سے کرو اسکا سوال
اس جہم کا اُنسی ہوگا انفصال

سُن یہ مژدہ آئینگے سب خاص و عام
روبرو ہے حضرتِ خیر الانام

تمکو خود پوچھتے ہیں روزِ شمار
دی شفاعت کی بتا اقرار اسکا

لیک مینے سنو ش ہے وہ عالیجناب
کیونکہ ہو تم آجکے دن بیحساب

تاکہ وہ پروردگار عام و خاص
اس عقوبت سے کرے ہمکو خلاص

کون پہر پوچھیگا ہم لوگونکی بات
اور کس صورت سے پاوینگی نجات

سنکے لوگوں سے یہ سارا ماجرا
یون کہینگے حضرتِ خیر الورا

تم نہو مایوس یہ پھر آئے کار
کہ تمہین بخشاوُن تا ہو گنہگار

پس اُسی دم آشکارا جبرئیل
روبرو لوگونکی از امرِ جلیل

پھر سنا لی وہ رسولِ کردگا
روبرو لوگونکی ہو اُسپر سوار

ہی عدیم المثل وہ عالی مقام
یا شرف پر سینت محمود نام

ہونگی داخل اُسمین حبیب خیر الانام
دیکھکر تب اہلِ محشر خاص و عام

ہوگی پھر عرشِ بریں آشکار
اک تجلی جنابِ کردگار

ساتوین ان اک ندا ہے پر فرح
حضرتِ حق سے سنینگے اسطرح

اور کرو گی جو دعا تم وہ شتاب
آج بی شبہہ کرونگا مستجاب

سنتے ہی اِس مژدہ مقصود کو
سر اُٹھا لینگے ہی خوشنود ہو

کہنے کی ہوگی کیسی بالضرور
روز اول سے لگا تا نفخ صور

یعنی جو حمد و ثنا ذوالجلال
تب کرونگا سو ہے اب مجکو محال

بعد ابلاغِ تحیات و سلام
لائی ہیں تیرے پاس اکثر یہ پیام

سُو اُسی وعدہ کا ہون اب انتظار
کرو وفا ہو انجناب کردگار

جسمین تم خوشنود ہوگے ہو ای رسول
آجکے دن ہے وہی مجکو قبول

اور لوگا سارے عالم کا حساب
ذرہ ذرہ عدل سے حسب الکتاب

اسکی تحقیقات سے ڈرتا ہوں آج
اور ابھی سے معذرت کرتا ہون آج

ہین وہ محبوب جنابِ کردگار
بے نہایت انکو حق کرتاہے پیار

اور کہینگے لے حبیبِ کبریا
تم نبیون مین ہو ختم الانبیا

آج اگر اورونپہ رب العالمین
ہوتاہے بے نہایت خشمگین

آج ہمکو ای رسولِ نامدار
چلکے تم بخشاوُ مین کردگار

اور سوا اُتم بھی آئے عالیجناب
آج ہم لوگونکو دوگی جواب

یعنی پھر کسکی کنے جاوینگی ہم
اور خلاصی کسطرح پاوینگی ہم

کہ بلاشک آج ہین ذوالجلال
مجھہ سے ہی ہوگا شفاعتکا سوال

یون تسلی دیکے وہ جھکے حبیب
ہونگی متوجہ بدرگاہِ مجیب

ہونگی حاضر لے براقِ تیز گام
آکے پیش حضرتِ خیر الانام

آسمانپر جاوینگی تشریف لے
اک مکانمین عرشِ اعظم کے تلے

اور ظاہر اوس مکانکو روزِ حشر
اُس نہان دیکھینگے سارے اہلِ حشر

سرکرینگی نعت آن والا صفات
خرم و شادان بامیدِ نجات

دیکھ اُسکو سر بسجدہ ہو رسول
کر پڑینگے مدعا تا ہو حصول

کہ اُٹھالو سر کو اے میرے رسول
جو کہ مانگو گی وہ سب ہوگا قبول

اور بخشاوگی جسکو بالیقین
اسکو مین بخشونگا اسمین شک نہین

بعدہ حمد و ثنا کردگار
یون کرینگے بیحساب و بیشمار

بلکہ فرمایا کہ وہ حمد و ثنا
مجھہ سے بھی ہرگز نہوگی اب ادا

پھر کرینگے عرض ای ربِ جلیل
دارِ دنیا مین تمہارے جبرئیل

کردہی انصاف ہوگا بی قصور
جسمین راضی ہوگی تم روزِ نشور

حق کہیگا اے رسولِ بیعدیل
تم سے سچ کہتا تہا میرا جبرئیل

تم چلو اب تو زمین پر اُس زمان
پھر تجلی مین بھی فرماونگا وان

جو کہ ہونگی مومنانِ نیکنام
انکو دونگا روضۂ دار السلام

اور جو ہونگی کافران زشت فام
پہر وہان سے رحمۃ اللعالمین
کیا ہماری حق مین لائے ہو خبر
جلوہ فرما ہوکے بی ریب و خلل
جبکہ محشر مین پاؤ اے مہیب
تب تو سب پوچہینگے سکو وہ صدا
اور کنارے پر زمین کی حلقہ وار
اسکو بہی سب دیکہکر ہو اشتباہ
اس سے ہی پاک و مبرا ذات رب
پس اسی دستور سے بی ریب و شک
ایک سے ایک بہتر با عز و جاہ
اور کہڑی ہوینگے وہ بہی یکبیک
سنتے ہی اسکی صدا مستانہ وش
کہ زمین پر عرش اعظم کو تمام
چار حامل عرش اعلیٰ کی لیکن ہی
لار کہینگے اسکو بالائے زمین
اس طرح فرماتی ہین آپ باصفا
کہ تلے اس عرش اعظم کے آہ
دوسرا وہ مرد صالح جو سدا
تیسرا جو شخص مسجد مین مدام
پانچوین وہ شخص جو آپسمین ملل
ساتوان وہ مردم نیکو خصال
اور وہ خوف خدا سے اس نہان

انکو دونگا مار دور حسین مقام
لائینگے تشریف بالائے زمین
از جناب خالق جن و بشر
ہر کسی کو دیگا پاداش عمل
آئیگا وہ نور لوگونکی قریب
آپ بتلاوسی ہین ہی خدا
ہونگے قایم باندہ کر اپنی قطار
جاکے پوچہینگے کہ اسمین ہے اللہ
ہم ملایک چرخ ثانی کے ہین سب
آنکر ساتون فلک کے سب ملک
پس علیم المنزل عالی بارگاہ
سب صفونکی آگی باندہ اپنی قطار
سب ہی سجدہ کر گر پڑینگے کہاکی غش
لیچلو اس دم بتعظیم و ادب
آٹہو اس دن ہوونگی احوج طلب

بس اسی دستور سے بے نقص و خلل
دیکہتے ہی آپ کو سب خاص و عام
سبکو ختم الانبیاء دینگے جواب
پہر اسی اثنا مین اک نور زبر رگ
اور وہ صورت ہائلہ بی ریب و شک
وہ کہینگے ہم ملک ہین سنگ سب
بار دیگر پہر آو از بلند
وہ بہی سب ملکر یہی دینگے جواب
پہر کہڑی ہوو ینگے وہ بہی صف بصف
ہونگے قایم اہل محشر کی کنار
بعدہ اترینگے پہر بالائے فرش
پہر اسی اثنا مین اسرافیل صور
بعدہ فرمائیگا یون آشکار
سنتے ہی وہ حسب امر کردگار
ایک اک پایہ بعون کردگار

اسمین تفصیل ہے جو حشر کے دن سات گروہ پائینگے عرش معلی کے تلے جائے امان

دیگا اس دن سات فرقونکو پناہ
تہا جوانی مین پرستار خدا
رکہتا تہا ذکر و نماز خوش سے کام
رکہتے تہے للہ حب از جان و دل
جسکو کوئی عورت صاحب جمال
آپ کو اس جرم سے بچا دی امان

ایک وہ جو ہوگا عادل بادشاہ
یعنی کی اسنے عباد بیحساب
چوتہا جو تہا ز خوف کبریا
اور چہٹا جسنے دیا صدقہ نہان
جانتے ہو ڈالکر الفت کا دام
جون زلیخا نی لگا کر دام کید

پائیگا ہر اک جزا حسب عمل
شاد ہو پوچہینگے ای خیر الانام
کہ یہان وہ آپ ہی سے عالیجناب
چرخ سے اتریگا با ہول سترگ
ہوگی از تسبیح و تہلیل ملک
چرخ اول کے ہین یہ ہمگین سب
آئیگا اک نور اور اس سے دو چند
کہتے ہین اسمین وہ عالیجناب
باندہ حلقہ حشر کے چارون طرف
آگے پیچہے باندہ باندہ اپنی قطار
وہ ملایک تہی ہین جو گرد عرش
دم کرینگے حسب فرمان غفور
حاملان عرش کو پروردگار
لائینگے عرش معلی کو اتار
تہام کر دو دو فرشتہ آشکار
صخرۂ بیت المقدس کے قرین
مخبر صادق جناب مصطفیٰ
صاحب تخت و خداوند کلاہ
اپنے خالق کی ڈرا ایام شباب
اپنے جرمون پر صدا رویا کیا
ازپئی خوشنودی رب جہان
قید کر لون ازپئی فعل حرام
کر لیا تہا حضرت یوسف کو قید

اور انہوں نے کرکے خوف بے نیاز
تھی خوفِ خدا سے بیگمان
اپنے فیضِ عام سے بے اشتباہ
اور وہ آٹھوں فرشتے باادب
اور عزت کی قنادیلیں گردِ عرش
بار دیگر پھر سے افضل اپنی صورہ
اور پردے میں جو حائل تھے نظر و
اُس سے نیک و بد خلائق کے عمل
اور پہلے بہشتی سب بے ریا
اور اسدم ہوگا نور گرد گار
کہتے ہیں یوں راویانِ باصفا
کر دوستوں سے جبار ذوالجلال
جب کہ سارے کیا اعتماد و کیا
عہد آدم سے لگا تا نفخِ صور
سو وہ سب ہم دیکھتے تھے بالیقین
بعدہ دینگے جزا حسب العمل
بس ملے جسکو ستر احسب المراد
اور ملے جسکو سزا نکال زشت
اور کرے لعنت تو اپنے نفس کو
جنت و دوزخ مرے ہیں اسی تن
بس ملائک نے کہا حق یہ کلام
اور تجلی کرکے کہینگے دل اپنے
اُٹھنے ہونگے اسمین وے دیو سرا

آنکھوں رکھا ہو اب سے باز
عرش کی سایہ میں ہونگے اس ناز
دیکھا ہے عرش اعظم کی پناہ
حکم حق سے عرش کو لادینگے جب
پہنچ جاوینگے وہاں تا عرش
دم کریگا حکم حق سے بے قصور
درمیانِ عالمِ غیب و حضور
اور تجلی خدائے عز و جل
ہوش میں آوینگے ختم الانبیا
روشن و تابان نہان و آشکار

اور بعضے راویانِ پاک زاد
لیکن اعلیٰ شے ہے کہ بے دبط و ظن
ہے مثل مشہور ہندی میں کہی
اُسکی کیفیت اتر کی وہاں
جبکہ سب اسباب ملکی آئے
سنتے ہی اسوقت وہ آوازِ صور
ہو ویگا یک امر حق سے ہے حق
اور بہشت و دوزخ و جن و ملک
پھر یہ نیت کہ وان جا ہیگا رب
اُسکی تیزی سے شعلۂ ماہ و مہر

کہتے ہیں کہ ان فریقوں نے یاد
کہ جیسے جاہیگا رب ذوالمنن
جبکہ بیجا ہے سہاگن ہے وہی
کوئی نچائیگا بجز رب جہان
آچکیگا حشر میں باعز و جاہ
ہوش میں آوینگے سب اہل شعور
صور کی آواز سے وہ ہونگی شق
سب نظر آنے لگینگے یک بہ یک
ہوش میں جا بے نکلے یک بخت سب
محو ہو جاوینگی سب ہی ماہ و مہر
از حدیث حضرت بدر الدجے
تا سنین جو کچھ کہو نہیں کہ گوش
سارے بندوں کی طرف کرکے خطاب
اور جو کرتے تھے تم ہاتھوں سے کام
ذرہ ذرہ جو ہے حسب الکتاب
جب لینا سب ہو مسلمان یا ہو گبر
اور بجا لاسے مرا شکر و سپاس
آتے باقی اپنے عملوں کی سزا
یوں فرشتوں سے کہیگا تم شتاب
گشتہ سو جا ہر کسو پر بیجا اوف
تا کیسے جنت کو وہ سب ہاتھوں ہاتھ
دیکھتے ہی سب کے اڑ جاوینگے ہوش
ہونگے بالائی میں جون قصر

روایت

پہلے فرماویگا اسدن یہ مقال
ہونگے ساکت سب امر کردگار
صبح و شام و روز و شب غیب و حضور
اور لکھتے تھے کراماً کاتبین
ہر کسی کو بے زبانی خلل
نیکیوں کا اپنی سو وہ بے تعداد
مت برا ملنے لگے وہ بدذات
جو کہ تھا اُسکا امام راہ بر
لاد کھو اس حشر کی میدان میں
لاوینگے جنت کو باصد احترام
بعدہ جاوینگے دوزخ کو کنے
جس طرح سے زرد اونٹوں کی قطار

کہ کرو تم میری بندوں کی خوش
تب یہ فرماویگا وہ عالیجناب
بولتے تھے جو کہ تم منہ سے کلام
اب اُسی کا ہے ہم لینگے حساب
یاں نہ ہوگا کچھ کسی پر ظلم و جبر
شاد و خوش ہو دل میں سب آکر ہو
اور مرا شکوہ زبان اوپر نہ لائے
پھر اُسی اثنا میں حق عالی جناب
تا کہ دونوں کی حقیقت صاف صاف
یعنی اہل آرائش و زینت سا ساتھ
اُسکو بھی لا دینگے باجوش و خروش
اور شعلہ اُسکے باہول سترگ

دیکھتے ہی اسکے شعلے مثل قصر
اور وہ اسدم بصورت ہولناک
سنکے یہ کلمہ یارب عجب ہے خرد میں
وہ بھی جائینگے نہیں سمجھے کے
اور وہ ہوگی شعلہ زن اس حبس سے
الغرض جسدم بحکم کردگار
ایک جو دنیا میں وہ مرد دلی
اور نجانی وحدت ایمانکی بات
دوسرا رہتا تھا جو وہ پاک کیش
اور کبھی دنیا میں مثل اگ رنج
تا بہار روضۂ دار السلام
نار و جنت کا دکھا کر سب حال
کہ کبھی دنیا میں تو نے درد و رنج
اسقدر تن ہو گیا ہی پر بسر ور
پھر کہیگا دوسرے سے ای غوی
دیکھیگا یا سمیع و یا بصیر
کیا بتاؤں راحت دنیا تجھے
بعد صورت بیکر سب عمل
اسکو پوچھیگا کریم کارساز
پھر کو اتہ ادیکی اوج طواف
سبکو فرمادیگا وہ پروردگار
کہ یہاں حاضر یہ خانہ زاد ہے
احد ہو گا تجھ سے بھی وقت حساب

تھر تھرا جاوینگی سب کفار عصر
حق سے سیاہ ہونگی بہر خوراک
اس نمط ہوئینگے سب گمراہ گروہ ہو کش
کچھ بھی نیک اعمال اسکے لئے
اپنی ہنسی دہان و گوش سے
اسکو دھر دینگے تجلی کی لبا
تھا نہایت مال و نعمت سے غنی
عمر کفر و شر کر نا حین حیات
اپنے خالق کی عبادت میں بسر
کچھ بدی بھی عیش خر سختی و رنج
دیکھ لیوے اک نظر وہ یکنام
لاتینگے پیش جناب ذوالجلال
دیکھا تھا یا نہ کہ اب پایا یہ گنج
دیکھتے ہی خلد کے حور و قصور
تو بھی مبتلا سہ گذشت دنیوی
تجھ پہ سب روشن ہے احوال ضمیر
کچھ تصور میں نہیں آتا مجھے
ہونگی حاضر پیش خلاق اجل
وہ کریگی عرض کہ یہ ہین نماز
اور اعتاق و جہاد و اعتکاف
کر رہو حاضر یہاں ہیں تم سے کل
اسکے جتنے حج کیا ارشاد ہے
عدل اور انصاف سے حسب الکتاب

بلکہ سارے اہل محشر دلکی دل
کر مجھی پھر دو الہی اس زبان
کہ جو ہوگی بعض بعض اصحاب میز
اور وہ دوزخ ہوگی یا جہنم کلان
جسکی بدبو و حرارت پُر ملال
پھر کہیگا حق فرشتوں سے شتاب
عیش و عشرت کے سوا اسنجی درنج
سو اُسے ایکدم در دوزخ پہ جا
یعنی تھا ثابت قدم وہ پاک کیش
سو در جنت پہ لیجاؤ اُٹھا سے
پھر فرشتے دونو شخصونکو شتاب
پہلے فرمادیگا وہ عالیجناب
وہ کریگا عرض یارب العباد
دار دنیا کی وہ سب رنج و تعب
کس قدر تو تھا وہاں اے حب یدیر
جب سے دیکھ آیا ہوں یاں ہوں گستاخ
اس زمان عیش اور عشرت کا جال
پہلے اس اپنوں محشر میں نماز
پھر کریگا آگے وہ عرض حال
بس اُسی دستور سے سارے عمل
بعدہ اسلام پیش ذوالجلال
سنکے حق سلام سے یہ التماس
کہتے ہیں اسلام سے ای نیک زاد

گر پڑینگے تھر تھرا گھٹنوں کے بل
از عدالت جن و انسان و تبار
مثل ہفتاد نبی اعمال بین
صاحب گوش و بصر و چشم و دہان
منتشر ہوتا رہے ہفتاد سال
کہ گروہ دو شخص ایسے انتخاب
انہیں کچھ گذرا نہ مقدار رنج
اُنکی کیفیت ذرا اور دکھا
راہ توحید و رسالت پر ہمیش
اور وہاں اک لحظہ ٹھہر اُٹھائے
مجمع محشر سے کرکے انتخاب
اس بہشتی کیطرف کرکے خطاب
مجکو اسدم کچھ نہیں آتا ہے یاد
کچھ تصور میں نہیں آتی ہے اب
حشمت و نعمت سے معرفت اتھر
نار سوزش کی ہو جاتا ہوں خاک
ہو گیا یک لخت جو آب و حباب
آکے حاضر ہوگی پیش بے نیاز
یعنی ہیں وہ ہوں یا اندلیب
آکے حاضر ہونگی سر بسر دخلل
آکریگا سب کے پیچھے عرض حال
بولیگا کہ یہاں تو میرے پاس
کلمہ طیب کا مضمون سے مراد

ہو بھی شاید وگرنہ خوب تر
ہاں ہیں جب آچکینگے سب عمل
تب فرشتوں سے لیگا پھر قصاص
اس زمان وہ سب صحیفے بالضرور
لیک مومن یہ پائینگے کم و کاست
اور ان ہاتھوں یہ کرتے ہی خیال
اپنے اپنے قول و فعل از امر رب

اُس سے تو بھی اس جلد ہی کو خبر
قبضۂ قدرت میں جسکے علم غیب

روایت

نامہ ہائے بندگان عام و خاص
یوں کریگا حکم پھر ایکبار رب
بے تجاوز بے تفاوت بے شعور
جا رہینگے اڑتے ہی اکبار تیر
سنگتے سے نامہ اندر دست راست
اور کافر لینگے اک ذلت کی ساتھ

انّ اللہ سریع الحساب

خوانندہ اور ناخوانندہ پڑھ لیونگے
اور پڑھ کر بوجھ لینگے صاف صاف

ہے ازل سے تا ابد بی شک و ریب
حشر میں پیش خدائے عز و جل
دو اور اُس وقت یہ طومار سب
اپنے اپنے فاعلوں کے ہاتھ میں
پشت کے پیچھے سے نامہ بائیں ہاتھ
مقتضائے ہیں کلام ذوالجلال
مدعا نامہ کا اپنے بنجلاف

اسمیں مذکور ہے کفار سے پہلے اللہ شرک و توحید کے جو باب میں ہوگا پرسان

راویاں با خبر بالاتفاق
در جواب اسکی وہ سب گشتہ عجب
پھر شہادت کو الٰہ العالمین
اور وہی کشف فلک جسکے ہیں
اور فرشتوں کو جو ہیں روز و شبان
کیونکہ جو کرتے ہیں کار خیر و شر
الغرض جو وقت یہ بی اشتباہ
یعنی وہ شاہد نہ مانینگے در
پھر کریگا انکی اعضا سے سوال
وہ کرینگے عرض کہ یہ پاکا
پھر پشیمان ہوکے یہ سب بد گہر
کرتے تھے ہم نیک و بد جو کام کو
عضو بولینگے کہ ہم سب بیلاگ
لیک اِس حشر کی میدان میں
اس زمان ہم تھے تمہارے قیباک

یوں روایت کرتے ہیں اہل وفاق
صاف ہوجاوینگی منکر ایک لخت
پھر الزام گروہ مشرکین
کرتے تھے وہ شرک سو اونکالی
لکھنے والے قول و فعل بندگان
سب بنی آدم سدا شام و سحر
ہونگی شرک کرنے پر گواہ
اور کفر و شرک سے ہونگی بری
کر سنادو تم ہونگا سارا حال
شرک ہی کرتے ہی لیل و نہار
لف کرینگے اپنے اپنے عضو پر
سو تمہارے ہی فقط آرام کو
دار دنیا میں بحکم ذوالجلال
ہیں خدا کے ہم فقط فرمان میں
جو کہ تم کہتے ہو ہم کرتی تھی کار

کافروں سے پہلی پیش ذوالجلال
کہ نہیں ہمنے کیا تھا شرک بہار
لائیگا وان پر وہی قطع ہیں
اور وہی حاضر کریگا روز شب
اور آدم کو بلاویگا اِلٰہ
سو بلا یک امر حقسے سر بسر
تو بھی وہ لعنت نصیب دل نسیب بد
تب زبان و منہ یہ آنکی ہی لیا
کیا ہے یہی کرتے یہ تا زندگی
اور تری توحید کی ہر دم میں
کہ ہمیں کرتے ہو سو کس لئے
اپنا سب تمکہ ہی پیش اِلٰہ
تا دم آخر تمہارے تھے مطیع
آ چکے واں یہ ہمارے کیا مجال
کرکے اپنی نفس پر ظلم و جفا

شرک اور توحید کا ہوگا سوال
شرک دنیا میں کبھی ہے کردگار
شرک جسپر کرتے تھے وہ مشرکین
جسمیں وہ کہتے تھے کفر و شرک سب
تاکہ انکے شرک پر ہوویں گواہ
حضرت آدم کو کرتے ہیں خبر
صاف ہوجاوینگی منکر سب کے سب
مہر کردیگا جناب کبریا
حق پرستی یا تو نکلی بندگی
کرتے تھے انکار یہ ناپاک کیس
گو کہ ایسے فعل بد ہمنے کئے
ہمکو شرمندہ کرو ہو کر گواہ
اور تم کرتے تھے افعال شنیع
جو کہیں یا راست پیش ذوالجلال
ہم سے کیوں اس وقت ہوئی ہو جفا

یہ نہ سمجھے تم کہ ہمکو کس لئے — حق نے یہ بھیجا تھا خوش ہو کر ہوئے
آخرش وہ منکران بد گہر — ہونگے ملزم اپنے اپنے نفس پر
لیک کفر و شرک جو ہمنے کیا — یہ سبب تھا ای جناب کبریا
ورنہ گر پاتے کسو سے اطلاع — تیری وحدت کی تو کرتے اتباع
بس اسی انواع کے مکر و فریب — لائینگے در پیش وہ سب ناشکیب
بیخبر تھے تم بھلا کس واسطے — پوچھو تو اس بات کو تم خود سے
تھے وہ با اعجاز و برہان قوی — کیون نکی تمنے انھونکی پیروی
پاس ہم لوگون کے دنیا مین نہین — کوئی بھی پیغامبر آیا نہین
بس کہینگے وہ رسول بے عدیل — اپنی امت سے کہ ای قوم ضلیل
مین وہان کس کس نمط شام و پگاہ — کہتا تھا در باب توحید اله
مین نے کہنے مین نکی کچھ کوتہی — پر نہ چھوڑی تم نے اپنی گمرہی
یاد ہی کچھ تمکو اس مجلس کا ذکر — جو کہا تھا مینے تمسے کر کے فکر
پوچھتے ہین بس انکی حکایات و قصص — با دلیل واضح و برہان نص
پھر بھی منکر ہوگئی وہ ناحق پسند — بولینگے کہ یہ تمہاری وعظ و پند
اور نہ تم کو جانتے تھے ہم وہان — کہ یہ مین کون اور رہتے تھے کہان
کہ کرو حاضر ابھی بی اشتباہ — اپنی تبلیغ رسالت کے گواہ
یعنی ای دانای اسرار نہان — بھیجیے جو روشن ہے احوال جہان
پھر تو اس امت کو ار حکم وحید — سارے عالم اور صدیق و شہید
بعدہ پروردگار خاص و عام — پوچھیگا ای امت خیر الانام
کہتے تھے یا نہ بتاو راست — تمکو جو معلوم ہوئی کم و کاست
اس سبب سے ای جناب کبریا
سنتے ہی اس بات کو ای پر مفتوح

تا کہ اپنی زندگانی مین سدا — شکر اس نعمت کا تم کرتے ادا
کہ ہمین ہین ظالم و ناحق شناس — تھے جو تیری نعمتون کے
کہ تری توحید کے احکام سے — بیخبر تھے اپنی عقل خام سے
بے تبلے کیا بھلا ہم جانتے — جو تری توحید کو پہچانتے
حق کہیگا سچ یہ حیلہ تمام — کہ یہ کیا کرتے ہو لا یعنی کلام
ہمنے جو بھیجے تھے پیغمبر انبیا — کیا ہوا ہوے کچھ ہمین تلقین کیا
اسپہ بھی جس وقت وہ سب رو سیاہ — ہونگے منکر اور کہینگے ای اله
تب بلا کر نوح کو پروردگار — قوم سے انکی کریگا
جسمین سوچو اور کرو دلمین خیال — کہ تمہین تا نہ صد و پنجاہ سال
اور عذاب حشر سے تمکو مدام — ڈر سناتا ہی رہا مین صبح و
کیسے کیسے معجزے ہمنے کہے — اپنی اثبات رسالت کے لئے
جسمین تمنے یہ کہا تھا در جواب — از رہ انکار ای قوم
ان پلیدونکو سنا دینگے تمام — ہر زبانی لوح سے
کب سنی تھی ہمنے دنیا مین کبھی — شبہ تمہارے سے چھکتے ہو
پھر کہیگا نوح سے رب جلیل — منکران لوگون سے ایسا
نوح بولینگے کہ ای بار اله — اس پہ ہے امت محمدؐ کی گ
میری ہی تبلیغ کے اوپر گواہ — امت خیر البشر بے اشت
دل کی دل سب جاونگی حاضر کئے — پیش نوح سدم تمہاد
نوح قوم اپنی سے دنیا مین مدام — میری تبلیغ رسالت کا
وہ کرینگے عرض ای دانای غیب — ہاں ہم مین تبلیغ بد تو حکا
توئی جو قرآن مین ہے فرما
معترض ہوون کہینگے او د

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا فَأَخَذَهُمُ الطُّوفَانُ وَهُمْ ظَالِمُونَ

تم ہمارے عہد مین تب تھے کہان — جبکہ ہم زندہ تھی دنیا مین وہان
کیا خبر ہے تمکو ہم لوگون کا حال — جو بیان کرتے ہو تم ... دلیل

حال ہم لوگوں کا دیکھتے — خوب ہی اس وقت تم شاہد ہے

تب یہ فرمادینگے ختم الانبیا — یعنی محبوب جناب کبریا

جو کہ ہے قرآن کلام ذوالجلال — بے عدیل و بے نظیر و بے مثال

دیکھ ہے ہی قومی ترو ہ شنید — جسپہ حجت ہووی قرآن مجید

کہ یو ہیں ہے ای جناب کبریا — جو کہ فرماتے ہیں ختم الانبیا

جیسے قوم صالح و ہود و جلیل — اور انہونکی شکل سب ہم ذلیل

بعد ازان ڈہونڈہنگے وہ عداوت — ہوکے ملزم وہ برائے مغفرت

لیک باعث اس ضلالت کے دہان — اور ہی تے ای خداوند جہان

چاہیے اب تجکو ای عالی جناب — دہر انہیں کے سر ہمارا سب عذاب

یعنی خالص تیری طاعت سے کرین — اور سب شر کی ضلالت سے درین

یہ تمہاری حکمت و حیلہ گری — اب پھر گر پیش جاویگی فدی

پہلے کیا یہ اکیا تے کمال — ہر سنہ دنیا مین گر ماہ و سال

یعنے پاتے تو دور و دراز — دی تھی فرصت تمکو پھر عیش و ناز

پہلے بار آزمایش تھی فقط — اب جو خواہش ہے سو ہے وہ تم غلط

آگے کے دن پاچہہ گئے پھر سے کیونہ ہیبت

یہ گواہی کب تمہاری ہے درست — گو کہ تم کرتے ہو اب تقریر چست

کہ جو کہتی ہے سری امت تمام — حق ہے اسمین کچھ نہیں باطل ہے تم

اس سے پہونچی انکو دنیا مین خبر — اس حقیقت سے تمہاری سر بسر

ہونگے ملزم آخرش وہ نابکار — اپنے کفر و شرک پر سب ایکبار

پس یہی ستور ہا اُس آئین — پیش و پس اس حشر کے ایدین

پہلے منکر ہوگی پیش کبریا — ہوگی ملزم امت ہر انبیا

اور کہینگے فی الحقیقت یا اله — ہم نے سمجھے اور کیا ہے گناہ

کرتے کرتے ہم جنہونکی پیروی — ہوگئے آخر کو گمراہ و غوی

اور رخصت ہمکو دی تا زندگی — جا کرین دنیا مین تیری بندگی

حضرت حق سے یہ آویگا جواب — اُن لعینونسے کہ ای قوم خراب

اب تمہاری معذرت کا قیل و قال — سب ہے نامسموع ای اہل ضلال

پھر جو ہے تمکو تمنائے جہان — بار دیگر سو یہ عادت ہے کہان

بار دیگر ہے رہو ان جا محال — اب لگاو سر سے یہ باطل خیال

ای محمد ہے یہ قول بر محل — کہتے ہیں جو ہند مین ضرب المثل

اب پچھتائے ہوت کیا جب چڑیان چگ گئین کھیت

الغرض جس دم یہ سارا انفصال — کر چکیگا وان جناب ذوالجلال

اور جو جو ہونگے اعمال صحیح — سو رکھیگا انکو سالم اور صحیح

جو کہ نیکی کرتی تھی وہ اشقیا — زندگانی اپنی مین پھر ریا

اور کرتے تھے عمل للہ جو — حق پہ ایمان پر نہین تھی جو وہ

اور کئے اعمال نیک از بہر رب — تا کہ ناجی ہوں وہان از قہر رب

کافرونکے تھے ہی ہوں فعل نیک — خالی ہونگی اجر عقبی سے ہر ایک

کب ہے تازہ درخت بے اصول — ثمر و گل تا کہ ہو اس سے حصول

یعنی جو دنیا مین تھے وہ پر فرح — دولت مقصود سے ہر طرح

کافرونکے بعد ہ اعمال نیک — حبط کر دیگا وہین ہر ایک ایک

حبط ہونی نیکیونکا ای عزیز — یہ سبب ہے سن لے مجھسے باتمیز

سو وہ اعمال یا بی اشتباہ — ہونگے نامقبول سب پیش اله

یعنی تھی منکر امر و نہی رب — اپنے وہ جہل و ضلالت کے سبب

سو وہاں وہ بھی نہونگے مستجاب — تا ہو انپر اُنسے تخفیف عذاب

کیونکہ ایمان ہے اصل ای اہل شرع — اور حسن عمل ہے اسکی فرع

لیک جزا انکا خداوند اجل — راحت دنیا سے کردیگا بدل

سو وہی اُن نیکیونکا دیگی فرد — پھر عذاب اُنپر کریگا شل دو

بعدۂ آدم پہ ہوگا یہ خطاب
کہ کرو اولاد اپنی انتخاب

نار و جنت کی لئے از ہر فریق
وہ کرینگے عرض یارب کس طریق

حکم ہوگا ان کو کہ از یک ہزار
یک برائے خلد باقی بہر نار

یعنی بہر جنت از دو صد نفر
ایک تن اور باقی از بہر سقر

سنتے ہی اسکو یہ حق سے کلام
ہول پڑ جاویگا لوگو میں تمام

اس نمط ہونگی سب اگر گروہ عقل
کہ ہی باہر فہم سی بھی اسکی نقل

پھر کہیگا وہ جناب لایزال
کہ یہ ہوگا اسطرح سے انفصال

جنسے کی ہو جس کسیکی بندگی
نیت خالص سے واں تا زندگی

سو کرو اسدم اسی سے التماس
اپنی مزد و اجر کی جا اسکی پاس

پھر وہ سارے اہل محشر اس زمان
اپنی معبودونکو ڈھونڈینگے وہان

تب وہ ارواح شیاطین جہول
جو بتونکی جسم میں کرتی حلول

بت پرستونکو خیالات و طلسم
بان جو کہاتی تھی پھر آئین و رسم

اور وہ سب مشرکین زشت کیش
معتقد تھی انکی مکر و تیر بیش

سو وہ سب ان مشرکونکی روبرو
آ کھڑی ہونگی وہاں پھر سو بسو

جان لینگی انکو وہ مردود سب
کہ ہمارے ہیں یہی معبود سب

پھر انہیں کے پیچھے سو ہونگے کھڑے
صف کشان سب ملکے جو ہوا در پڑے

اور پھر جو انبیا و اولیا
تھی پرستش کرتی قوم اتقیا

یعنی جیسے پوجتی تھی حق کے غیر
بعض مشرک روح عیسیٰ و عزیر

اور وہ اس فعل بد سے تھے بری
پوجتے تھے انکو جو وہ مفتری

جسطرح اسکو قسمیں بعضی پلید
پوجتے ہیں جہل سے پیر و شہید

اور نیاز و نذر انکی مانتے
اور انھیں حاجت روا ہیں جانتے

اور وہ اس فعل سے بیزار ہیں
پر کریں کیا قبر میں ناچار ہیں

ورنہ سب ان مشرکونکو اہل گور
خوب ہی تنبیہ پھر کرتے بزور

کیون نہون اُن لوگون کی ضبط
ہو جنہونکی عقل میں اسطرح خبط

چھوڑ کر جو طاعت رب اجل
رسم آبائی یہ کرتے ہیں عمل

گو کہ حق آیا انہونکی پی خرد
پر انھونکی وہ بگڑتی ہیں پسند

کہ یہ آگے سے چلی آتی ہے چال
گو کہ ہی برعکس امر ذوالجلال

حیف ہے اس فہم بی معنی اوپر
اور اس تقریر لا یعنی اوپر

حکمت دنیا میں یہ مردود آپ
ہیں فلاطونکی چچا اور بلکہ باپ

لیک فکر آخرت سی وہ بشر
ہیں سراپا بیخبر مثل حمیر

کیونکہ پھر حاصل دنیا دون
ہوتی ہیں پر اک ذرا اگر نگون

کفر و ایمان سے نہیں کچھ انکو عار
مطلقا یہ اپنی مطلب کے ہیں یار

پر نتیجہ انکے فعلوں کا ضرور
دیکھا بیشک انکو حق روز نشور

ہیں جہاں تک انبیا و اولیا
سب ہیں مقبول جناب کبریا

اونکے اعجاز و کرامت سے کہیں
اک سر مو بھی کسیکو شک نہیں

پھر نہیں ہے ان بزرگونکی مجال
جو کریں کچھ برخلاف ذوالجلال

جب وہاں جاوینگی وہ ناپاک قوم
ان بزرگونکی لئی کرکے ہجوم

یہ کہیں کے ای گروہ ناسپاس
دور ہو مت آؤ ہم لوگونکے پاس

پھر پشیمان ہوگی وہ ناحق شناس
جا کھڑی ہونگی انہیں جنونکی پاس

تب یہ پوچھینگے ملائک کر بغور
ہیں یہی معبود کیا ہو یا اور

نیت خالص سے اپنی وہ لعین
بولینگے کہ ہاں یہی ہیں بالیقین

وہ کہینگے بس انہیں سے بتحلیل
تمکو حاصل ہوگا پاداش عمل

اور یہاں جس جس کی ہو تمکو چاہ
سو انہیں سے مانگو اپنی اشتباہ

بعد ان مشرکونکو کس مکش
اس نمط ہوویگی از روئے خطر

کہ کرینگی ہو کی لذت جان بلب
اپنی معبودوں سی یاری کی طلب

ناگہان اسدم انہونکو شل آب
دور سے معلوم ہوگا اک سراب

پس اوسی جانکو جاوینگی جلا — اپنی معبودونکو اپنی ساتھ لے
در فوراً چارون جانب سے جھپٹ — سکو لیگا اپنی جلنے مین لپیٹ
اپنی گردنکی نہین باہر نکال — دفعتاً ان سکو لیگا منہ مین ڈال
اور جن لینی سے جو بچ جائینگے — وہ کھڑی ہوکر وہان چلائینگے
بعض کی ٹانگین پکڑ لیکے باہر نکال — دینگے وانسے آتش دوزخ مین ڈال
تب وہین فی الفور سلطان جحیم — تہا جو ان ناحق پرستونکا ندیم
پھر بلاویگا باواز بلند — اپنی جانب سکو وہ ناحق پسند
کیا عجب جو کچھ لگا کر داؤ گھات — اسنی دیکھی ہو کہین راہ نجات
تب سبھونکی سامنے کرکے خطاب — یہ سخن بولیگا وہ خانہ خراب
کہ خدای غیب دان معبود نے — جسکے موجب ہم سبہونکو وعدے دیے
اور مجکو بھی نجانا زینہار — کہ ہمارا ہی یہ دشمن آشکار
اور کبھی تمکو وہان پہنچی نزور — جبراً اور کرہاً نہ کھینچا اپنی اور
پھر کبھی کچھ بھی تھا ہم سحر و خیال — دل ہمارے مین تمہین دیتا تہا ڈال
اور میرے وسواس باطل پر ہمیش — معتقد تھی تم سبھی با کم و بیش
پس یہی تہا مدعا بالکم و کاست — جو کہ مینی کہدیا سب ہے یہ راست
آپ ہی مین ہون گرفتار عذاب — دوسرونکی مخلصی کا کیا جواب
اور نہ رکہو مجھسے امید نجات — آچکے دن کچھ نہوگی مجھسے بات
اور کرینگے اس گھڑی آپس مین جنگ — تابع و متبوع سبہو کی تنگ
اور کرینگی لعنت انپر بیحساب — کہ تمہین نے سب کیا ہمکو خراب
لیک ہرگز یہ کلام ناپسند — کچھ نہوگا انکی حق مین سودمند
دینگی پہنچا سمجھکہ وہ اشقی تمام — ہوگا جسکے واسطے جیسا مقام

جبکہ ہوچکین گی قریب اسکی تمام — تب سراپا ہوگا آتش وہ سراب
بڈھا اک شعلہ سوزندہ تر — قعر دوزخ سے نکل جانور
یعنی جن لیگا نکل اس غار سے — مرغ جیسے الو نکو منقار سے
سو بلا یک قہر کے آ ایکبار — ہر طرف سے ان سبہونکو گھیر کار
جبکہ سارے کشتگان بد طریق — ہوئے جلنے واصل نار حریق
سو انہین کے روبرو دوزخ مین بیٹھ — اور بڑی اک تودۂ آتش پہ بیٹھ
سب وہین ہو بیٹھینگی گرد اوسکی باز — اس ارادہ سے کہ ہے یہ حیلہ ساز
جبکہ سارے کشتگان زشت خو — جا کھڑی ہووینگی اسکی روبرو
کای گروہ بدترین کائنات — کیا تمہین معلوم تہی تمکو یہ بات
اور سب احکام مین اسکی قوی — لائق تصدیق پہر پیروی
اور ہمارے جد آدم کا قدیم — سخت دشمن تہا یہی دیو رجیم
اور بلایا بھی نہ تہا وان انکار — اپنی جانب مینی تمکو زینہار
سو تمہین اپنی سفاہت کے سبب — پیروی کرتی تہی میری روز و شب
اور اپنی دانش کوتاہ سے — منحرف ہوتی تہی تم اللہ سے
اور جو مجسے کہتی ہو تم نجات — سو وہ ہوئی اب نہایت مشکل ہی بات
تمکو اب لازم ہی ای قوم بتر — کہ کرو لعنت تم اپنی نفس پر
یہہ سخن سنتی ہی وہ سب اہل نار — ہوئینگی از بس ہی دل مین شرمسار
یعنی اسمین لڑینگی وہ غوی — الٹے کرتی تھے جنہونکی پیروی
اور دھرینگے اوپر اپنی سر کا بار — تاکہ آپس مارتی ہون سنگسار
پھر فرشتے قہر کی ہر ایک کو — مقتضای قول و فعل انکی جو
تا چکھین نار جہنم کا عذاب — درخور اعمال وہ قوم خراب

صفت آتش دوزخ مع طبقات تمام — اندرین نظم نوشتہ است پے مستمعان

کہتے ہین اون اوپیان باشعور — اگر یہ آتش جو کہ ہی مثل تنور
اس سے وہ ہفتاد حصہ ہے زیاد — گرمی و سوزش مین اسکو نہاد

کیونکہ دہکائی گئی تا سہ ہزار
پھر ہوئی وہ الف سالن مین سیاہ
ابن حبان سے روایت ہے بخلاف
سو ہین اسکے سات طبقے ای بہر
تیسرا حطمہ ہے اور چوتھا سقر
اور جحیم انکا نہایت ہے عمیق
اور مسافت درمیان یکدگر
طبقہ اول مین جاوینگے بہر
اور وہ کفار جو تھے ننگ کار
جیسے ترسا و یہود و مشرکین
اور یہی دوزخین پھر جی اٹھائے ان
ناگہان مین دوزخین سب نے پھاڑ
کیا گردن اوسکا بیان ای ہمدمان
ایک حب الحزن ہے بارنج و بلا
اور بالائی مین ہے وہ ہون صعود
جرم جلینگے جبکہ وہ رکسہ نجت
چاہ پر ہونگی قعر دوزخ مین تمام
پس اسی مستور وہ ناپاک کمین
ایک ہے غاق از دواب و رم
جون مس تفتہ ہو یا سونا گداز
منہ تلک جب انکے پہونچیگا وہ آب
دوسرا الب ہوتی ہین چاک بالیقین
اور وہ مردود سب ہانکینگی چیخ

سال وہ آتش بحکم کردگار
ویسی ہی ہے اب تلک وہ اشتباہ
ہے یہ قصص الانبیا مین ہم کوف
اور تہہ ہفتم زمین کے زیر و زبر
پانچوان طبقہ سعیر اوسکا ہے نام
پر ز مار و کژدم و نار حریق
ہوگی یا لظیٰ کہ ہے اک ہی خطر
وہ مسلمان جو کہ بن توبہ مرے
پر نہ ایمان لائے پروردگار
ملحد و گبر و مجوس و صابئین
ہار ہونگی واسطے ہین بیگمان
چار سو بار از جناب کردگار
ہے برودت مین وہ گویا کان برف
دوسرے کا نام ہے جب الجبال
کہ چڑہینگے جب کہ کفار عنود
اونکی چوٹی کو اوپر یک ایک نجت
سار وہ ناحق پہ جب پہنچینگے جاہ
پھر گرینگے اور گرتے رہینگے وان ہمیش
دوسرا تالاب ہانام حمیم
بلکہ اس سے ہی زیادہ ہے لہلہ
دفعۃً ہونگی وہ سب جل کر کباب
ڈہانکلیگا بی جسم و جبین
حلق مین جاتی ہی جو ہوگا سم

الف اول مین ہوئی تھی سرخ فام
سات طبقے سب ہین دوزخ کی تمام
کہ برد ز ربیع شعبہ ہی شلط
ہے جہنم طبقہ اول کا نام
پھر چھٹا اور ساتوان ہے راست
جو گری اوس سے تو پنجہ ہزار
ہے ہر اک طبقہ مین اک تابوت عظیم
بعض ہے تو بہ ہر وہ ہی خرد
اور طبقو مین فقط انکی بعقول
درکہ اسفل ہے کہ نام ہے اسکا شقاق
اک مکان ہے جی کا بارنج و تعب
اور ہے اوسمین مکان اک تیرہ تر
اور ہے اک کوہ جو نہین یک و تنگ
اور ہے اک وان کوہ ہا نام صعود
اسکی چوٹی پر چڑہینگی وہ بلا کر
تب فرشتے اونکو دیوینگے گرا
پھر چڑہادینگے انہین وہ بلک
اور تہی تالاب مین انمین سلج
کہتے ہین از حرقت نار جحیم
پس پلایا اہل دوزخ کو وہ آب
اور لب پرین ورم کرکے لٹک
اور جب پہونچیگا منکے تا گلو
جب پہنچیگا شکم سے وہ میان

الف ثانی مین سفید اسکی تھی فام
سن لیے تو اب مجھسے اوس ساتون کا نام
حق نے دوزخ کو کیا پیدا فقط
دوسرا ہے نام لظیٰ ای خوش خرام
ہے جحیم اور ہاویہ یہ کہہ دیکات
سال مین پہونچیگا تہ تک اوسکی پار
جسمین ہے بیٹہے گی کفار لئیم
کرکے اعمال قبیح و فعل بد
ہونگی واصل جہاں کفار جدل
ہونگی داخل ہم کہ ہین اہل نفاق
جسکی سختی ہے تہ سے روز و شب
از پی تعذیب کفار شریر
ہو نسب یکجو رہی کہ اسکو رنگ
ہے زیادہ پھر کفار عنود
پہونچیگا وہ مدت ہفتاد سال
جانب پائین بلا جو ہے جدا
اور گرادینگے انہین پیغ
از پی کفار افعال شنیع
اس نظر ہیگا گرم وہ آب حمیم
وان پلادینگی انہین پھر وہ عذاب
انکے پہاتی تلک ہے رینگی
تنگ کر لیگا گلوے گفتگو
پوچھ مت اس آب سخنی کا بیان

جملہ اعضا سے درون کو جا چاک
اور کثافت ہے نمط کی بیشمار
بعضے بعضے کافرونکے دست و پا
جون جلانا مار نا گزدونکی مار
بچھیان بہنکار زخمونکا اور پھر
پھر اُسی صورت سے کرنا تندرست
اور یونہین باد گر طعنہ زنی
سالہا یونہین رہینگے مبتلا
یعنی ہوگا بھوک کا اپر عذاب
تب کہلادینگے فرشتہ ما ہل
یون نہین ہے وہ زقوم ابی ہل
الغرض کہادینگے جب وہ بد خصال
کہ نہایت ہونگے وہ سب جان بلب
جیسے کہا ہے نہین طعام انکی یہان
سو پلادینگی انہین آب حمیم
سو جگر اک ہونٹھہ سے دم جلاف
اور زبان ہوویگی جلکر سوختہ
گر کیا کہ نکلے جس سے ہوکر جان چاک
ہین جمع کل نار کی جو نود ہ
تو ہم سبکو یہان سے اگ جی مار
یونہین مالک سے کہینگے بار بار
الغرض مالک دیگا بعد الف سال
ہین جمع رہی موتکو آگی موت

دم مین کردیگا وہ آب سوزناک
جمع ہے اسمین سیاہی اہل نار
لپنے چوڑے وان پہ کردیگا خدا
پہاڑنا چمڑا چھہا تن مین جار
تا اذیت ہوا انہون کو بیشتر
تازہ تازہ نو بنو چالاک و جست
ڈالنا انکے دلو مین دشمنی
ہر الم مین وہ گرفتار بلا
سب عذابونکے برابر در حساب
اُن لعینونکو قوم خار دار
جیسے جمتا ہے یہان از آدمی گل
بوجھہ ست اُس وقت کی سختی کھلا
اور کرینگے اس علن پانی طلب
حلق مین انکی رہا لقمہ ناگہان
جسکے پینے سے جگر ہوگا دو نیم
ہوگا آذیران ہن سے تا ناف
جون ہوا آتش پارہ اودوختہ
یہ ہونگی موت تا ہو دین ہلاک
ہے تمام مالک اُن مین بادشہ
تاکہ ہون اُس درد و غم سے رستگار
مدتون رسون بعجز و انکسار
درجواب انکی کہیگا یہ مقال
ہو گئی ہی ایک مدت سے وہ موت

نام غسلین اور اکن بالا ہے
اور ہر اقسام کا ای با صواب
تا زیادہ اسپہ ہو درد و الم
سانپ اور بچھو سے کٹوانا بہ قہر
اور لگانا اگ تن مین بار بار
اور کرانا انکی یون اسمین جنگ
جو ہین ہر انواع کے رنج و الم
پہر عذاب الجوع حق ای مرد سعد
جبکہ وہ لعنت نصیب و تشنہ کام
وہ شجر ہے در تہ نار جحیم
خلقت ناری کہی ہے وہ شجر
ڈالتے ہی منہ مین لقمہ بیدرنگ
تا کہ اُترے حلق سے لقمہ شتاب
تو وہ سب پی پی کی آب خوشگوار
دونو لب جل جینگے ہوینگے کباب
دو سر لب سو جلکے ریشہ و شنک
ہوگا داخل جب شکم کی اندرون
دیکھہ یہ سختی وہ کافر بیدرنگ
آخرش کہجا اسی لکنیے یا سر
یعنی تو اب ہمکو بھی ہے مار ڈال
تا کہ دے حسب سوال انکو جواب
کہ کہان ہے موت اب اے کافرو
اب تمہارا یا نہ القوم عنود

ہم دخون اسمین بچا آب سب ہے
ناریون کے جسم پر ہوگا عذاب
مارنے اور کوٹنے سے مدام
مدتون تن مین ہے گا جیکا زہر
جلکے خاکستر ہو تا مثل غبار
کرتے ہین جون مرغ با سنجاب جنگ
ہووینگے اُن کافرونپر مدام
اُنپہ کردیگا مسلط اسکے بعد
بھوک کی شدت سے مانگینگے طعام
پہر اکل حبلہ کفار لئیم
جسکے خوشہ جیسے شیطانونکے سر
اس نمط کر لیگا انکی حلق تنگ
جس سے ہو سو وقوف دل کا اضطراب
حلق سے دیتے تھے لقمہ کو اُتار
منہ تلک جسوقت پہونچیگا وہ آب
ہوگا اُن لوگونکی پیشانی ہلاک
جملہ اعضائے شکم از لہ کون
ہونگے اپنی زندگانی سے تنگ
موت کی اپنی کرینگے التماس
تا نہ گذری ہمپہ یہ رنج و ملال
جس سے ہو سکین وہ تخفیف عذاب
جو ملے مانگے سے تمکو تا مرو
آہ و نالہ کچھہ نہین ہے کریگا سود

اور نہیں آویگی یہاں پر ہمکو موت
تاکہ چھوٹو اس بلا سے ہوکر فوت

سنتے ہی یہ نا امیدی کا کلام
گریہ و زاری کرینگے وہ تمام

کہ الٰہی اس زبان سے ہمکو موت
تاکہ ہم اک بار سب جائیں فوت

وان سے آویگی ندا کہ چپ رہو
ہمسے تم اس بات میں کچھ مت کہو

پھر وہ حسب حکم حی لایموت
رہینگے لب بند کر پھر سکوت

پھر اسی مقدار وہ سب بد نہاد
عجز و زاری سے کرینگے حق کو یاد

بیٹھینگے مایوس ہو تا الف سال
کہ اسی میں کچھ ہو شاید انفصال

کہ برابر ہی ہمیں رہنا خموش
اور کرنا صبر فریاد و خروش

کیونکہ یہاں کوئی نہیں سنتا ہی بات
پھر بھلا کس طرح سے ہوگی نجات

اب نہیں ہے موت کا نام و نشان
اس جہان میں ہے حیات جاودان

پھر کرینگے وہ دعا تا الف سال
ملتجی ہو در جناب ذوالجلال

اور کہیں ہم سب پہ اب یارب خاص
تا عذاب نار سے پاویں خلاص

یہ دعا ہرگز نہ ہوگی مستجاب
کہ مرو تم اور رہو تم پر عذاب

سب کہ پھر گزرینگے انکو الف سال
اس خموشی میں لیکن ہم ملال

اور کچھ اسکا نہ پاوینگے جواب
پھر وہی سب کافران دین خراب

یہ بھی جب ہوگا نہ انکی حق میں سود
تب کہینگے یکدگر وہ سب عنود

اب کسی صورت نہ پاوینگے امان
اور نہ اس تن سے کبھی نکلیگی جان

اب اسی دوزخ میں رہنا ہے ہمیش
کوئی حیلہ اب نہیں چلیگا بیش

نار دوزخ میں جو کفار پڑینگے اس روز اسمیں اب سن لے ذرا انکی شباہت کا بیان

کہتے ہیں راوی کہ سارے اہل نار
یا قد معکوس ہونگے زرد وار

اور چہرے انکے از قہر وحید
شکل انسانی سے ہوویںگے بعید

اور بعضوں کی شباہت ایسی بزرگ
ہوگی وان پر ہو بہو مانند گرگ

اور کتنے ہونگے با شکل حمار
اور کتنے مثل موش و مثل مار

سو وہاں پر ہونگے چونٹی کی مثال
تاکہ بن سب لوگ انکو پائمال

ایک سے ایک شکل زشتی میں یاد
کسکو کسکو میں کہوں گن کرکے یاد

بعد ازیں اب سن نوائی نیکو سرشت
گوش دل سے قصہ اہل بہشت

اور جلیں گی سر کی بال وہ زشت کیش
پانو اور پیٹ ملے کرکے ہمیش

ہونگے وان پر بعضی بعضی بدگمان
شکل اور صورت میں مانند سگان

اور ہیئت بعضی بعضوں کی وہان
مثل بوزینہ کے ہوگی بیگمان

اور بعضے بعضے کفار دنی
رکھتے تھے دنیا میں جو کبر و منی

اور بہت انواع کی شکلیں قبیح
ہونگی ان ناحق پرستوں کی صریح

ہوگا اس صورت سے حال اہل نار
جو لکھا ہے میں نے یہ بالاختصار

یعنی ذکر مومنان نیک نام
جو کہ ہونگے داخل دار السلام

روایت

یوں روایت کرتے ہیں اصحاب دین
از جناب رحمت اللعالمین

کہ وہاں محشر میں بعد عجز و نیاز
ہونگے ہر اک مومنان پاکباز

ایک سے اک ہونگے رتبہ میں فزود
خرم و شادان بصد شان و نمود

یعنی اک جا بر وہ قالب بے نفاق
خالصاً للہ تھے اندر وفاق

اور دھرے جاوینگے یکدیگر قرین
صف بصف حق کی تجلی کے یمین

اور جو تھے اہل توکل اس جہان
برکمال قدرت رب جہان

یعنی ہر اک مومنان بے ریا
از عنایات جناب کبریا

جو کہ دنیا میں بہان وہ شخص دوست
خالصاً للہ تھے اک نفر دوست

نور کے ممبر وہاں پر ذوالجلال
دیگا انکو بے عدیل و بے مثال

سو انہیں پر وہ محبان اللہ
جلوہ فرماوینگے با صد عز و ناز

چہرے انکے ہونگے وان تا بہ قدر
روشن و تابان بصد نور و قدر

اور ہونگے بے حساب و کتاب / سارے اہلِ حشر سے وہ باصواب
اور بے پرسش انھوں نکے قافلے / سیدھے ہی جنت میں جاوینگے چلے

اور وہ مومن جو دنیا میں مدام / قہر اور حلقے پہ تھے قائم
اور بھوکے پیاسے کرتے تھے جہاد / کافروں سے در رہِ رب العباد

اور راتوں کو عبادت پر ہمیش / مستعد رہتے تھے وہ پاکیزہ کیش
وہ بھی داخل ہونگے جنت میں شتاب / بے جواب و بے سوال و بے حساب

اور پاوینگے لقب حق شناس / از جنابِ کبریا سادات ناس
اور یادِ حق میں جو لیل و نہار / بستے تھے ہر دم نہان و آشکار

بے تغافل وہ کیا کرتے تھے ذکر / ورنہ تھی اسکے سوا کچھ انکو فکر
راحت و رنجِ جہان کے گفتگو / تھے مساوی دونوں جنکے روبرو

اس نمط مشغول تھے وہ پاک سیر / رات دن یادِ الٰہی میں [illegible]
سو وہاں پر ان عزیزوں کی گروہ / ہووینگے ممتاز باشان و شکوہ

اور ہونگے داخلِ دار السلام / وان یہ ہوگا اشرف الناس [illegible]
اور باقی مومنین و صالحین / اور سب اہلِ نفاق و فاسقین

سب کے فرقے وان پہ از امرِ خدا / ایک سے اک ہونگے ممتاز و جدا
جیسے اہلِ صوم اور اہلِ صلوٰۃ / صاحبِ حج و خداوندِ زکوٰۃ

اہلِ احسان اہلِ صدقہ اہلِ حلم / اہلِ خدمت اہلِ حج و اہلِ علم
اہلِ خوف و رحم اہلِ عدل و داد / صاحبِ صدق و خداوندِ جہاد

اور اسی دستور سے سب خاص و عام / کسکو کسکو میں کہوں لے لے کے نام
اور بہت فرقے انھونکے برخلاف / انکو بھی کہتا ہوں میں صاف صاف

جو گروہِ خمر خوار و سود خوار / اور جمیع کاذبِ بے اعتبار
ظالم و غارت گر و راہ زن / رشوہ خوار خائن و پیمان شکن

آکلِ مالِ یتیم و حق تلف / سو ذمی البوین و ابنِ ناخلف
سارق و سفاک و قطاع الطریق / اور اسی صورت ہزاروں ہیں فریق

وان کھڑی ہوگی بکثرت مثلِ موج / حزب حزب و حلقہ حلقہ فوج فوج
اور وہاں پر سارے ہی جمہورِ ناس / ہونگے اپنے اپنے پیغمبر کے پاس

اور جو دو تین اوصافِ جمیل / رکھتے ہونگے بعض مردانِ اصیل
سو وہاں پر وہ بھی ہی باندہ صف / ہووینگے قایم جدے ہو یکطرف

اور جن لوگوں میں ایسی نیکو سرشت / جمع ہونگے فعلِ خوب و فعلِ زشت
سو وہاں وہ بھی الگ جمع ہونگے کھڑے / باندھ صف یکجا پہ سر چھوٹے بڑے

بعدہ پھر وہ گروہِ بدصفات / جو کہ دنیا میں نہ دیتے تھے زکوٰۃ
کرکے انکو چارپایوں پر سوار / چھوڑ دینگے وان بامرِ کردگار

وہ گرا کر انکو خرمن کی مثال / اپنے پیروں سے کرینگے پائمال
اور بھینگے بہت ہو خشمناک / اپنے سینگوں سے تن انکی مثلِ خاک

اور کاٹینگے بھی جو کلبِ عقور / ایسے دانتوں سے انھوں کو بقصد
اور جو ہونگے وہاں پر سود خوار / سو اُٹھا لے جاوینگے دیوانہ وار

یعنی یوں [illegible] / جوں [illegible]
اور [illegible] پیٹ [illegible] ہر جدا / سانپ [illegible] جو بھرے [illegible]

ہونگے پیٹ انکے نہایت سخت تر / مار و گزدم سے بھرے مثلِ حجر
اور جو ہونگے مصور انکو وان / حکم ہوگا ڈال تصویروں میں جان

اور جھوٹے سے کہینگے یہ بلا / تا کہ دیوین گانٹھ دو جو کو ملا
یعنی دونوں جو کو آپس میں ملا / گانٹھ دو [illegible] اسمین بلا

اور جو کہتے تھے جا سنتے یہاں / تا سنیں لوگوں کا اسرارِ نہاں
اور سن سن کرتے تھے پردہ دری / ہر کسو سے پھر شہر وہ مفتری

سو پھرا جاویگا اُس انجمن / سیسا پگھلا انکے دونوں کانوں میں
اور بعضے اسقدر بے ریا / سخت تر ہوگا عذابِ کبریا

تو ہوئیں اکثر در خور اعمال خویش
بعدہ جب کہ از ہجوم اہل حشر
گاہی گروہ مومنان ذی شرف
کس لیے تم بھی نہیں جاتے ہو اب
لیکن یہ کہتے اپنے معبودوں کے ساتھ
ہم بھی جاوینگے جہاں وہ لیچلے
وہ یہ پہچانینگے اسکو یہاں
حق کہیگا ای گروہ نیک خو
وہ کہینگے کہ ہماری کیا مجال
پہر وہ نور ایزدی چھپ جائیگا
بعدہ وہ مومنان پاکدین
اور سب کے سب بلا گفت و شنود
پہر وہ انکی پشت اونکا ہوجاویگا سخت
اور بقصد تکلیف اپنے بد اسکے لید
اور یہ ہوگا حکم ای نیکو سرشت
سجدہ وہ دوستی جب جائینگے
ایک اک مومن اور دو دو مشعلین
اور جو جو مومنان پاک دم
اور بعضے شخص جو اس آن مین
اور جو انسے بھی کمتے آدمی
اور جو ایمان مین ہونگے سب سے کم
یعنی جون جگنو اندھیری راتمین
اور جو ہونگے منافق ذی شعور

اپنی اپنی جا پہ بے کم و بیش
صاف ہوجاویگا جب میدان حشر
کیوں کھڑے ہو تم یہاں بتحقیق
کیوں کھڑے ہو اسکا بتلاؤ سبب
لیکے ہیں وہ پکڑ ان کا ہاتھ
ہم بھی ہونگے تب ایسے ساتھ لے
کہ یہ ہے نور جناب کردگار
تم نے کیا دیکھا ہے اس معبود کو
کہ جو ہم معبود کا دیکھیں جمال
بار دیگر اسطرح سے آئیگا
دیکھتے ہی اس تجلی کے تئین
گر پڑینگے بی تامل در سجود
اس منافق جیسے خشک تختہ سخت
اٹھتے یاد ہو جاوینگے زمین پیچہ پلید
کہ نہ ساتھ لاؤ سرشت
ایک تاریکی وہاں پر آئینگی
دیگا حق تا اسکے پر مومن جلیں
ہو وینگے ایمان مین
ہو وینگے انسے بھی کم ایمان مین
سکتے ہونگے اپنے ایمان مین کمی
درمیان مومنان سر امم
ہے چمکتا موسم برسات مین
خاک بجھی ہوگا نہ اونکی پاس نور

اپنی اپنی راہ لیگا ہر فریق
تب تجلی کرکے رب العالمین
جو تھے فرقے اہل ادیان و عمل
وہ کہینگے اس سخن کو سن بلے
ہے جو ہم لوگونکا حق معبود خاص
تب کہیگا حق کہ مین معبود ہون
بولینگے استغفر اللہ العظیم
یا کہ کچھ اسکی نشانی اور بتا
پر ہمین معلوم ہے اسکا پتا
یا علامات و نشان از کتم غیب
سب مقر ہوکر کہینگے بالیقین
نیک جو ہونگے وہان اہل تقی
جو نہین سجدہ کو جھکینگے وہ لعین
پہر روانہ ہوگا وہ نور اس زمان
اور دوزخ کو بھی لاکر اس مکان
پہر کریگا کوچ جو ان سے ہر گروہ
ایک مشعل ہوگی انکو داہنے
انکو اک مشعل ملیگی اس زمان
وہ بھی اک مشعل پکڑ کر اپنے ہاتھ
اُنکے ہوگا نور ای روشن دماغ
اُنکے بھی ناخن پہ ہوگی اک چمک
تو نہین ان لوگونکی ناخن پر سراج
لیک وہ وقت و خیزان اس زمان

جز فریق مومنان خوش خو
یون کہیگا یا گروہ مومنین
سب گئے پہلے سے چل حسب العمل
فی الحقیقت سب گئے اپنے چلے
پوجتے تھے جسکو ہم بالاتصال
اور ہے ساتھ ہم نا بھولون
تو نہین معبود ہرگز ای کلیم
جانتے ہو تم سو دو ہمکو بتا
جب وہ آدیگا تو ہم دینگے بتا
تاکہ وہ پہچان لین بیشک و ریب
ہے یہی معبود اسمین شک نہین
اُنپہ وہ سجدہ نہایت ہوگا شاق
دو ہین الٹے گر پڑینگے بر زمین
آگے آگے ہو چلینگے بیگمان
حشر اور جنت کے درمیان
ساتھ ہوا اپنے نبی کے پاس کو
دوسری مشعل رہیگی سامنے
تاکہ اُسکے نور مین ہو وے رواں
اسکے پرتو مین جلینگے ساتھ ساتھ
ناخن ابہام پر مثل چراغ
روشنی سے مثل نور آتشک
جلتے اور بجھتے رہینگے بار بار
ہو وینگے نیز دستکے پرتو مین نہان

بالغرض سب کیا صغار و کیا کبار
جبکہ پہونچینگے دوزخ کے کنار
تب اوسکو پاوینگے جزو کل
پشت دوزخ پر پہنچینگے جزو کل

اسمین مذکور ہی اوس پل کا جو روز محشر پشت دوزخ پہ دہرینگے یعنی ریگذران

سب سے تا ہر امم کی قافلے
کہتے ہین یوگن او یان با تسلط
کہ وہ رستہ ہی بروز رستخیز
لیکن اوس کی راہ مین ہین تین قسم
دوسرا حصہ تو سن اے باتیاز
جو کوی اس راہ سے ہوویگا پار
سو گریگا دفعتہ کہا ہیچ و تاب
اور بعضے مومنان جوش نہاد
اور کتنے گر پڑینگے تہر تہرا
سو صحن محشر مین ہونگے جزو کل
سات میدانین نہایت ہین وسیع
ہین تراز و وہان کہڑی ہیچ و عدل
پہلے میدانین عجب بیمار خاص و عام
ہو سہر کی سب نمازین نفل و فرض
وہ بہی کرد ہوگا عوض اپنی خطا
جو کسو سے ایک رکعت فرض کی
اور بشکل آدمی آیا ک باز
سو نماز اسکی وہان سنک ہے
اسکی ان پر با کمال لبری
جو نماز اوسکی وہان پر آشکار
اسی نوع سے حسب الکتاب
ہو کا وان ہا کی عباد کا حساب

بال سے باریک اور تیغ سے تیز
ہے اب تو سمجھ ہے ان تینو کا اسم
ہے برابر بے نشیب و بے قرار
ہے وہی بے شبہہ مرد رستگار
جو مین دوزخ کے باحد اضطراب
اس سے جاوینگے گذر جون تند باد
گرتے ہی دوزخ مین جاوینگے سما
بعدہ گذرینگے وہ بالاے پل
سات ہی جا پہر اوس پلکی ادبہ
پہروزن جملہ فعل نیک و بد
چلتے چلتے جاکے بکڑینگے قیام
جو پڑہی ہین جنہے سو کردیگا عوض
اوس جہان جتنے با امید عطا
ہو گئی ہوگی قضا تو اپنی جنی
ہوگی حاضر وان پہ ہر اک کی نماز
ہوگی جون جو سنجان سے نقص و عیب
ہوگی نور پوش مانند پری
ہوگی معیوب لبدن مجروح از
ہوگا حال عاجز بہی کا حساب
جون کوہ و جمس از اہل نصاب

اور لنبائی مین پندرہ ہزار
ایک حصہ ہی چڑہائی شل نام
تیسرا حصہ اوتار شل جاہ
ورنہ اسدم جو کوی مرد عمل
بعضے بعضے اہل رینگے زور و زرق
اور کتنے شخص جو اسپ دوان
بعضے بعضے ادیان باسند
اور بعضے کہتے ہین سار احساب
سو انہین سات تون تند و لکاحساب
سو انہین ہین سبکی نامہ تو ل تول
وان پہ ہر اک سے امر بے نیاز
اور نماز فرض اگر کی ہی قضا
سو قضا ہے فرض کر لیگا بدل
اسکے بدلی وضع کر لیگا الہ
جس کسو نے یان پڑہی ہوگی نماز
اور جسنے کی ادا آیا بنیاز
اور کیا جسنے یہان آیا تو سو
اس سے فارغ ہونگے جب ہر اک قوم
بعدہ جب دوسرے میدان مین
تیسرے میدان مین ہر اک و رق

پشت دوزخ پر پہنچینگے جزو کل
فرقہ فرقہ جاوین جنت کو چلے
سن بے گوش دل اے حال بلفظ
سال کا رستہ ہی انہو وہی شمار
جیسے پہلے سب چلینگے خاص عام
اس روش مرقوم ہی اوس پلکی راہ
بیچ مین اس پل کی جاویگا گذر
پل ہین اور جاوینگے اس سے برق
اور کتنے مثل مور ناتوان
کہتے ہین کہ سب حساب نیک و بد
ہوویگا بالاے پل حسب الکتاب
ہوگا اک کو نوع کا حسب الکتاب
دیوینگے یاداش حسب قول فعل
پہلے پرسش ہوگی درباب نماز
جس کسی نے از تعمد یا خطا
اسکے نفلون سے خداوند اجل
اسکے ستر نقل گویے اشتباہ
باحضور دل ز خوف بے نیاز
ساتہہ اوراد و وظایف کی نماز
اسکے آداب و شرط و شرایط مین قصور
ہونگی پہر مسئول سب در باب صوم
جلکے اخل ہونگی سب اس آتش
جیکہ جا پہونچیگا ہر اک کے طریق

تب عبادات مرکب کا حساب — لیگا اُس میدان مین وہ عالیجناب
بعدہ چوتھے مین زہد و علم کا — نیت و اخلاق و حرص و حلم کا
پھر چھٹے میدان مین ہی با طعام — ہوگی پرسش از حلال و از حرام
ساتوین میدان مین پھر سب خاص و عام — ہونگی مسئول از حقوقِ ہر کدام
تاکہ ہر اک آدمی حسب الکتاب — ہو روانہ وان سے اُس پل پر شتاب
اور جو اُسکے نامۂ اعمال مین — کچھ نہونگی نیکیان اس حال مین
دیگا اُس ظالم کو حق بے اشتباہ — تاکہ وہ مظلوم ہو پاک از گناہ
اسمین اعمالِ ولی کا ہے نہ ذکر — غیر جسمی بوجھ سے تو کر کے فکر
اس سے بھی پورا نہوگا پھر تو نقل — ہوگی جاری نو ضمن مین سے تمیز عقل
دینگے محتاجونکو بخش اپنے عمل — از پے خوشنودی رب اجل
نیکیان بدیان سب اُس سے تمیز — پوری ہونگی پلہ میزان مین
تاکہ ہووے پلہ نیکی گران — جس سے پھر تو ہو سزاوار جنان
ایک نیکی کی کریگا التماس — کر کے الحاح و تملق بیقیاس
ہوگا ہر اک آپ ہی آشفتہ حال — دوسرے کا کون سنتا ہے سوال
اپنے نامے مین جو دیکھیگا بغور — غیر اک نیکی نکچھ پاویگا اور
ہے نہین اب تک سزاوار بہشت — سیرے تو مین سربسر اعمال زشت
ایک یہ بھی لے جو ہو میرا بھلا — اور جا تو سیدھا جنت کو چلا
آخرش اُن دونوکو پروردگار — اپنی رحمت سے کریگا رستگار
… یہ بھی برابر با مراد — کچھ نہ اسکو نہ کچھ ہے شور یاد
اور ہین اعمال جو کچھ بیش و کم — ہونگے سبکے وزن کاغذ مین رقم
جیسے ہے آبِ وضو و حق دوست — اور قربانی کا خون و گوشت و پوست
اور وہ لڑکے جو طفلی مین مرے — یعنی ایام بلاغت کے درے
سو یہ پھر وزن سب اُس آئین — ہونگے داخل پلہ میزان مین

جیسے حج و کعبہ غزو و جہاد — منسکو کون ہے در رہ رب العباد
پانچوین مین جو نیونکا انفصال — ہوگا در باب جراحات و قتال
اور ہر اک شخص حسب الاعتقاد — ہو دیگا مسئول از عفو و فساد
سب کے کاغذ بعدہ کرکے درست — پل پہ کر دینگے روانہ از نخست
اور نیکی ظالمونکی کردگار — دیگا مظلومونکو تا ہوئن ستمگار
تو اُسی مظلوم کے اعمال زشت — جو کہ ہونگے درمیان سر نوشت
لیک یہ تبدیل اعمال عباد — جو کہ ہے مذکور سے فرخ نہاد
اور یہ تبدیل و نقل اُنکی ہی خفیع — ہوگی اعمال نوافل سے شروع
اور بعض اُس جا پہ ارباب ہمم — ایسے بھی ہونگے کہ از راہ کرم
اک روایت مین جناب نجم اخی — یو نہین ہے مذکور کہ اک شخص کی
حکم ہوگا اُسکو کہ اسوقت جا — ایک نیکی تو کسی سے مانگ لا
پھر وہان سے جا تُو سانی و غیر سب — اپنے سب یارون محبونکی قریبا
لیکن اُس دم بر زبان خاص و عام — ہوگا جاری نفسی نفسی کا کلام
تب وہان بڑہا کہان اک نیک مرد — دیکھکر اُسکو پر از اندوہ و درد
تب کہیگا اُس سے وہ مرد سخی — کہ تو اپنی نیکیون سے اے اخی
اپنی بدیون سے بھلا آیا کہ گیش — ایک نیکی کب بھلا جاویگی بیش
بعدہ میرا ہی اللہ یار ہے — جو وہ چاہیگا تو بیڑا پار ہے
اور دیگا اپنے فیض عام سے — باغ جنت تا ہمین آرام سے
یعنی اُن دونو کا از فضل اِلٰہ — ہوگا جنت مین برابر پایگاہ
اور اسکے ماسوا ہی با تمیز — قربۃً للہ ہے جو کچھ کہ ہبہ
اور جو کچھ کہتے ہین آغوش نہان — لید و پیشاب اسپان جہاد
لیک مان اور باپ جن پر کیے صبر — رہگئے باچشم گریان مثل ابر
بعدہ حب اُس پہ از امر ودود — چند کلمے اور رکھدینگے درود

ہوگی اُنمین حق کی تعظیم و صفت ۔ بولنے والیکی قدرت معرفت ۔ تاکہ ہووے پلہ نیکی ثقیل ۔ درخور نیات و اخلاص جمیل
حسنات اگر ہوگا ثقیل ۔ ہے یہی اُسکی ثقالت کی دلیل ۔ درخور اخلاص و تصدیق کوی ۔ ہوگی بھاری ہر کسی کی نیکوی
اک روایت ہے چنانچہ یہ بیان ۔ خوب بالتفصیل ہوتا ہے عیان ۔ کہ وہان اک شخص کے ای ہمدمی ۔ ایک کم سو ہونگی طومار بدی
اور ہر طومار کا ای ذی عقول ۔ ہوگا بیشک تیرے تا عرض و طول ۔ جب کہ دیکھیگا انہین وہ نیکمرد ۔ دیکھتے ہی رنگ ہوجاویگا زرد
یعنی کرتے ہی نظر بیساختہ ۔ ہوش ہوجاویگا اسکا باختہ ۔ اور کریگا اپنے دلمین یہ خیال ۔ کہ میری اب رستگاری ہے محال
ایک بھی نیکی نہین ہے میرے پاس ۔ غیر افعال شنیعہ بے قیاس ۔ تب بلائیگا دیکھ یہ حال تباہ ۔ یون کہینگے اُس سے کای عبد اِلٰہ
مت تاسف کر تو ہو کر بے مراد ۔ ایک تیری نیکوی ہے ہمکو یاد ۔ دیکھ لے اُسکو بھی تا ای بیزبان ۔ ہو اُسی سے کچھ تیرے حق مین امان
دے تسلی اُسکے دل کو اس نمط ۔ لا دینگے پھر جلد اک چھوٹا سا خط ۔ دیکھ اُس پرچے کی صورت وہ غریب ۔ ہوویگا داعی بدرگاہ مجیب
کہ سمجھے تو ای جناب کردگار ۔ کسلئے کرتا ہے اس دم شرمسار ۔ ہوں سزاوار سقر بیشک و ریب ۔ اپنے کردارون سے ای دانای غیب
اب نہین ہے مجکو امید نجات ۔ آگے جو مرضی تری ای پاک ذات ۔ یہ جو ہے خط ایک چٹھی کی مثال ۔ اب سے طومارون کی آگے کیا ہے مجال
جو مقابل اُنکے پلے مین تلے ۔ جس سے عقدہ میری مشکل کا کھلے ۔ حکم ہوگا کہ کسی پر زینہار ۔ ظلم کرنا ہے نہین پروردگار
ہوگا جو کچھ تول مین تیرا خط ۔ سو سزا ہی ہوگی تیری اس نمط ۔ بعدہ دہر دینگے وہ خط صغیر ۔ پلہ میزان مین از امر قدیر
رکھتے ہی از فضل رب العالمین ۔ آئیگا اُس خط کا پلہ بر زمین ۔ مین ہے اُس خط کے وہ نیکو سرشت ۔ زود ہوگا داخل باغ بہشت
فہم مین راقم کے اس جا یہ سخن ۔ یون گزرتا ہے تو گوش دل سے سن ۔ ہوگی اُس پرزے مین شاید ہمام ۔ شاہدی حضرت خیر الانام
جسکی برکت عمر بھر کے سب گناہ ۔ دم مین کھو دیتی ہے از فضل اِلٰہ ۔ ایک ہے درباب میزان و صراط ۔ اختلاف عالمان با نشاط
بعض کہتے ہین کہ وہ میزان پل ۔ ایک ہی ایک ہے فقط از بہر کل ۔ اور بعضی اس سخن کو کہکے یاد ۔ کہتے ہین یون کہ ہین بیحد و عد
یا کہ ہر اک کی لئے ای با نشاط ۔ ہے جدا ایک ایک میزان صراط ۔ یا جدا اک ایک بہر فریق ۔ یا برائے ہر امم ای خوش طریق
ایک یہ آیت صریحا ہی دلیل ۔ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۔ کثرت میزان پر از قول جلیل
پل صراط اور ہین ای باکمال ۔ اپنے دل مین جانئے کر یہ خیال ۔ حال اسکا اسطرح مفہوم ہے ۔ آگے پھر اللہ کو معلوم ہے

اسمین مذکور ہے جو حشر کو بالای صراط حسب ایمان و عمل ہوویگا ہر شخص وات

کہتے ہین جس وقت ای اہل نشور ۔ چڑھ چکینگے پل پہ از بہر عبور ۔ آئیگی تب ایک آواز بلند ۔ سب کے کانوں مین کہ کرلو آنکھہ بند
فاطمہ بنت محمد مصطفا ۔ جاتی ہین اس پل پہ با صدق و صفا ۔ پھر او ہونگی بعد اک ذرہ وہان ۔ پل پہ اُڑ جاویگا جون برق جہان
پھر مثال برق سرعت اک فریق ۔ طے کریگا دم مین اس پل کی طریق ۔ بعدہ اک از دہام خوش خرام ۔ جائیگا مانند اسپ تیز گام

یوہیں اور اک قوم پر تیز دہی جل
نار سے نکلینگے شعلہ اُس زبان
اور جو جو شخص ایسے ناخلف
باقیامت انکو ہوں بے نیاز
پر صلوٰۃ و صوم ہینگے دستگیر
سب کے سب اُس دم زخوف کبریا
لیکن امت کے لئے سب انبیا
بیٹھے انکو لے بجا پروردگار
فضل حق سے سو وہی روز نشور
تب مچاوینگے منافق شور و غل
ہمکو اپنی روشنی میں لو پناہ
جس جگہ سے لائے ہیں ہم یہ نور سب
ہوگی واں اک تیرگی اُس سے زیاد
اسمیں ہمکو ہوویگی حاصل اے حبدار
تب نہ دیکھینگے وہ سارے روسیاہ
اے گروہ مومنان پاک کیش
ہم یہاں ہیں سخت ظلمت میں اسیر
وہ کہینگے فی الحقیقت ہے یہ ٹھیک
اور وہاں رہتے تھے تم شام و پگاہ
اب نہیں ہیں ہم اے قوم غوی
گھر بالسوی تھا جہاں پر گاہ
پھر دو فرقے بیچ ہووینگے الگ
کو ملیگا ایک پل در نشور

اور اک مرہ پیادونکی مثال
آگے پیچھے سیکڑوں جھلکی امان
اے خدا انکی ہونگی جو تکلف
لینگے گرنے سے بچا صوم و نماز
تا نہ گرنے پائیں در نار سعیر
دم بخود ہونگے بلا ریب و ریا
ہونگی داعی در جناب کبریا
اور سلامت لیچل اس سے یہ ندا
پل پہ ہر کب ہو دیگا پھر عبور
اک اندھیرے میں کھڑے بالائے پل
تا چلیں اُن دین بخوبی اپنی راہ
در خور اعمال از فضل غفور
دیکھتے ہی اسکو وہ سب بھاگ جاو
جوں سد یاجوج اک ملک کنا
اُس در مسدود میں جانیکی راہ
ہم نہ کیا ساتھی تمہارے تھے ہمنشیں
تا بیتے ایک ہر اور سبل ضرر
تم بڑا ہوان ہمارے تھے ندیر
جان و دل سے کافرونکی خیرخواہ
جنبلی کرتے تھے ہمیشہ بیہدی
یوہیں وہ شعلہ انہیں نے اشتباہ
اک مثال باد وہ یک برق وار
بہشت پر دوزخ کے وان پھر عبور

جائیگا پھر لڑکھڑاتا اک ہجوم
بعض لوگونکو جھپٹ جاوینگے وان
سو ہیں وہ مستحق قیل و قال
یوہیں اکثر جوکہ ہیں اعمال نیک
اور بتائیے خدائے ذات پاک
کچھ نہ نکلیگی کسی کے منہ سے بات
اور نہیں ہیچ ملتجی ہو بار بار
اور یوم آخر کو جو ستہ دام
جبکہ ہر اک مومنان خوش نصیب
کافر و مسلمان ہیں یاں چھوڑ کر
وہ کہینگے تم بھی اے قوم دنی
تکلے یہ کلمہ منافق پھر نور
پھر پھرینگے واں سے پا رنج و تعب
اور اُس دیوار میں اک ہوگا در
تب کرینگے واویلا بیشمار
جو وہاں سے کہا تک ابتدی ساتھ
کیا گنہ ہمنے تمہارے کیا
لیک باطن میں سدا سبیل تھا دلر
اور تعظیم و اطاعت ہشدوار
اٹھتے ہیں اک شعلہ نار برگ
کھینچکر نور الحکم ذوالجلال
وہ انہیں کہینگے کہ مدام
سو نہ پایا آج اس پل کا تپا

جیسے متوالی چلی ہیں جھوم جھوم
گر پڑینگے کھا کے لغزش ناگہاں
پل سے دینگے آتش دوزخ میں ڈال
ہونگے پیچ و پیچ میں سب ایک ایک
واں بچا لینگے زنار سوز تک
ہووینگے لغزش میں یوں پا ثبات
رب سلم رب سلم آشکار
کرینگے فریادی ہیں سارے خاص و عام
جا کے پہونچینگے اور تر ہینگے قریب
کیوں چلی جاتی ہو تم منہ موڑ کر
کیوں نہیں لاتے وہیں ہم سے روشنی
جبکہ پیچھے کو چلینگے تھوڑی دور
یک بیک کرتا ہوا شور و شغب
لیک مسدود و معلق سر بسر
اور پکارینگے بہت ہو بے قرار
گم گئی ہو چھوڑ ہم لوگونکا ہاتھ
جسکے موجب تمنے یہ بدلا لیا
رہتے تھے نیز حرمتی سے انتظار
کرتے تھے کفار کی تم بیشمار
آئیگا دوزخ سے با حال سر تگ
دیگا واں سے درکہ اسفل میں ڈال
ہم سنا کرتے تھے اکثر یہ کلام
ہم کہاں پر وہ ذرا ہمکو بتا

یعنی اس سرعت سے جاوینگے گذر
جمع ہوکر سب کے سب آتش مین

سب کے تئین داخل کرینگے اُس زمان
کرتے ہین سب اوباتین ز عقل

کہ بخوبی اُس زبان بان زبان
پھر تسلی دے جناب مصطفےٰ

امتی باقی جو ہونگے مبتلا
یوہین پھر پیش جناب کبریا

پھر کرینگے وہ رسول نامدار
کہ اوٹھالو سر کو ای میرے حبیب

سن یہ مژدہ حسب فرمان جلیل
جاوینگے اُسوقت دوزخ کے کنار

تا ملایک اُنسے ہو بکو لین نکال
اور ہوگا یا وفا دنکو اختیار

کوئی سو بخشا سیگا کوئی ہزار
یعنی وہ جتنی ہی اسمین بار بار

جلو پھر وہ خادمان اہل نار
سن لجیکہ سب ہے ان اے باصفا

منادی ہان یہہ سب لرحام
کہ بہت سے امتی ہوکر سے

ہونگی اچھی سرکا حی الاصفات
زرد رو وہ حضرت عالی نژاد

جا کھڑی ہونگی دوزخ کے کنار

کہ وہ پل اصلا نہ آویگا نظر
جا گرے پھر ہونگی آگ امید مین

اتنے عرصہ مین وہ پہنچے کے دقیق
بعد اس کے حضرت خیر البشر

اسمین ہے ذکر شفاعت کہ رسول عربی
اور لوگون کی تئین نار سے دلوینگے نجات
ہونگے داعی لیے امت بجناب یزدان
روضہ خلد مین لیجاینگے با امن و امان

نار دوزخ مین بصد رنج و بلا
اپنی امت کی سبھی آئینگے انب

سر بسجدہ ہو بنالے کردگار
تم ہو داعی مین ہمارا نبون صحیب

اگر ہٹالینگے رسول بے عدیل
تو ان سے پھر مخلصی اہل نار

نار دوزخ سے بامر ذوالجلال
دہ نفر پر از جناب کردگار

کوئی اس سے ہی زیادہ بیشمار
اور ادا اگرچہ بار ہین صوم و نماز

قعر سے دوزخ کے غوطے بار بار
عاصیان اہل بیت مصطفا

نصف ہو جاویگا پر السلام
ابتلک ہین نار دوزخ مین پڑے

دی میری امت کو ہی دوزخ سے بچا
سن یہ مژدہ دل سے ہونگے شاد شاد

اور نکالینگے امت بیشمار

انکی حق مین ہونگی آمرزش طلب
ہونگے مستغفر بامید نجات

ساتوین دن دیگا وہ عالیجناب
جنکے ایمان ہووے اک جو کی مثال

ساتھ لیکر پھر فرشتونکو شتاب
اور لوگون سے کہینگے دو بتا

کہتے ہین شہدا کو اسدم دسترس
اولیا اور عالمون کو دستگاہ

اور وہ لڑکی جو طفلی مین مرین
اذن حق سے وان وہ سب نور عین

ہوویگا جن جن کی جو جو کی مثال
مخلصی پاوینگی از نار حریق

بعد حب رسول نامدار
پھر اوسی دستور ختم الانبیا

حکم ہوویگا کہ خردل کی مثال
والی پھر لی ساتھ لوگونکی تئین

ہونگی داخل جگہ وہ نیکو سرشت

آملینگے اُسمین ٹولی کے طریق
کھول اپنے ہاتھ سے جنت کا در

زود فضل حق سے با امن و امان
یون احادیث رسول اللہ سے نقل

ربع ہو جاویگا پر از مومنان
خلد مین لوگونکو با صدق و صفا

با حضور قلب از درگاہ رب
از پس آن مقتدی سے کائنات

حضرت خیر الورا کو یہ جواب
انکو لو جا نار دوزخ سے نکال

اور لوگ امت سے کرکے انتخاب
اپنے سب یارون عزیزونکا پتا

ہوگی بخشا تئین پھر بھلا کس
ہوگی در باب شفاعت حبیب جاہ

لیک جب باب صبر اثر کرین
ہونگی بی شبہ شفیع والدین

ولیکن ایمان لینگی اُن سبکو نکال
بعدہ درجہ بدرجہ ہر فریق

ہونگے پھر آگہ ز حال اہل نار
ملتجی ہو در جناب کبریا

جنکے ایمان ہووے اُنکو لو نکال
جیسے عالم اولیا اصحاب دین

تین حصے کرنیسے ہوگی بہشت

بعد پھر جب وہ محبوب اله — مجرمون اور عاصیونکی خبر جو اد
بار سوم پھر بدستور نخست — جب شفاعت پر کمر باندہینگے چست
ہو چکینگی دلمین ایمانکا اثر — مثل اک ذرہ کی ای خیر البشر
دو ہمین سارے انبیاء دین پناہ — بعد آنحضرت کی حسب بارگاہ
امت آنحضرت کی اُسدم سر بسر — سب نکل آوینگی از نار سقر
ملتے ہین اُسدم ز فضل کردگار — امت آنحضرت کی از حد شمار
لیکن اُسدم اک موحد کا فریق — باقی ہیجاویگا در نار حریق
پر تھا کچھ انکو انکار رسول — جو نکرتے دعوت ایمان قبول
اور تھی جنتین جتنے رسول نامدار — ہونگی داعی ہر جناب کردگار
حکم یہ ہوگا انکو بالیقین — کچھ توسل انبیا تھا یا نہین
تھی زمین شرک جو ہیپ ہوئی بڑے — ہونگی جلتی نار دوزخ مین پڑے
کر بتاو کیا تہا ہم اور مین فرق — جو کہ اب دونو ہو دوزخ مین غرق
کچھ نہ بچا آج اس وقت خدا کی نفع — یہ عذاب حق جو ہوتا تمسے دفع
اسمین کچھ حکمت ہے رب جلیل — جو ہمین آویگا اسمین قال و قیل
آیا ہے یہ شرک اور توحید کا — زعم مین انکی برابر ہوگیا
فرق ان سکو وہ ذوالاحتفات — نار سے اُسوقت بخشیگا نجات
تن ہونگی ہونگی یون اشتباہ — جسطرح ہوتا ہے انگشت سیاہ
اسمین پھلادینگی انکو سب ملک — تن اُجلینگی انکی کندنکی چمک
حکم ہوگا ہر کدہ نکو بہشت — ہون تسلی داخل باغ بہشت
بعد کثرت کی یہ درجہ تو ناس — حضرت حقمین کرینگی التماس
اب ہمارا جو لقب ہے اور داغ — دور کردے یہ بھی تا یادین فراغ
تب تو ہو جاوینگی بعد بیک وہ سب
ہر روایت کرتے ہین سارے دل

ناریونکی حال سے ہونگے خبر — کہ ابھی ہین اسی مین سقر
ہوگا تب یہ حکم از درگاہ خاص — کہ انہین بھی نار سے کردو خلاص
جاوینگی پہر وہ رسول بے حرج — نار سے تا عاصیونکا ہو خروج
قہر دوزخ سے بامر ذوالجلال — لینگے اپنی اپنی امتکو نکال
کوئی نہ رہنے پائیگا جو تھا پڑا — صاحب توحید دوزخمین پڑا
ہوگی ساری امتونسے بھی دو چند — یہی حد تو نہین لکہا ارجمند
کی نہ تھی مطلق انہون نے پیروی — کوئی پیغمبر کی بدار دنیوی
محض بے ادراک احکام رسول — رہگئی تھی اپنی غفلتمین وہ گول
کہ انھین بھی دوزخ یا ذوالجلال — اس عذاب نار دوزخ سے نکال
بے علاوہ ہے جسے ہی کہتی تھو خاص — آپ ہی دو لگا انہین اسدم خلاص
سو وہ ان توحید والونکو دلی — وان کرینگی اسطرح طعنہ زنی
بحث جو کرتے تھی تم شام و پگاہ — ہمسے وان در باب توحید اله
آپ ہانپتے شرک و حدت سے ایک — گو کہ تھی ہم میدہان قسم نیک
کہ انھین یہ مشرکان بدگہر — ہنستے ہین اپنی برابر یوجھکر
نار مین رب اپنی عظمت کی قسم — اک موحد بھی نہ رہنے دینگی ہم
کہتی ہین جسوقت وہ نکلنگے سب — آتش دوزخ سے از فرمان رب
پھر در جنت پہ سن ای شاد بہر — آب حیوانکی جو اک بہتی ہی نہر
لیک ہیجاویگا اک داغ سیاہ — گرد تو نہر انکی از امر اله
اور لقب اُن سیکا ہوگا دوزخی — روضہ رضوانکی اندر ای اخی
کہ جو اپنے فضل سے ای کبریا — تو نے ہمکو تھی جنت دیا
آخر اس جب انے عنایات غفور — انکا وہ نام ونشان بھی ہو گیا دور
گوری گوری چاندسی لی نقص و عیب

روایت

آئینگے جسوقت نار سے نکل
تب وہان باقی رہیگا ایک مرد — اس عذاب نار مین با سوز و درد

بعد اسکو بھی لیوینگی نکال
بعد ایک مدت کے ای ایزد شناس
کہ خدا کیواسطے اسوقت جو
سنکے یہ منت سماجت کا کلام
وہ کہیگا چاہتا ہون مین یہی
بعد اک ساعت کے پھر وہ دلفگار
تب تو پھر رونیلگا زار زار
ہونگی وہ اشجار جنت کے قریب
عہد پیمانکو نہ پھر دیکھیگا یاد
آخرش پہونچیگا وہ نیکو سرشت
کہ یہی لاریب ہے باغ جنان
تو بھی جا کر ہو وہین ساکن بہر
دل مین سوچیگا کہ مین جاؤن کدہر
تب کریگا حق تعالیٰ سے سوال
سنکے یہ فرمائیگا پروردگار
کر چکیگا جب وہ مرد نیک
کہ یہ ساری خواہشون جو تونے کیں
ای محمد اب کسی کو کیا مجال
جسنے وعدے ایسے رب تونگی کئے
گر کرے شکر جناب کردگار
پر یہی واجب ہے شکر بر عباد
فکر مین راقم کی یون آتا ہی بس
یاد اکر نہین حق والدین

پر عجب اوسوقت ہوگا اسکا حال
ہونگی پرجا اسکے جب ہوش و حواس
نہ مراد دل کی باہر پھر دو
عہد لیگا اس سے حق کا نیکنام
اور نہین اس سے زیادہ کچہ ہوس
دیکھیگا جب باغ جنت کی بہار
تا کسی ڈھب سے وہان تک ہو گزار
خوش نما ویسی عجیب و غریب
دیکھکر وہ صنعتِ رب العباد
رفتہ رفتہ یاد بر باغ بہشت
مسکن دلکش برائے مومنان
ہین یہان سب منازل بی نظیر
پر یسی جنت دیکھا ہون جدہر
کہ مجھی اب اسمین بسنا ہی محال
کہ تو اپنی خواہشونکو ایکبار
سب برادین اپنی دلکی ایک ایک
مین نے اپنے فضل سے تجکو دین
جو کرے وصف خدائے ذوالجلال
حشر کو اس ایک ادنی کے لئے
حشر تک صبح و مسا لیل و نہار
شکر ہی سی ہوتی ہی نعمت زیاد
گر وہ تنہا ہوگا مرد بوالہوس
کاہلی کرتا تہا وہ ای نورِ عین

یعنی پہلی قعر آتش سے نکال
تب پکاریگا با آواز بلند
ہو نہایت تنگ کیا پھر سلوک
پھر نہ کیجو کچھ طمع اس سی زیاد
تب ملائک پھر دینگی اسکا رو
کہ وہان تو کیا عجب ہین شجر
حق تعالیٰ عہد محکم اس سے لے
جب دہانی خلد کے حور و قصور
بس دیے پانو چلیگا مثل موس
دیکھی ہی وہ ریاض دلفریب
پھر بہت سی منت و زاری کی بعد
ہوگا داخل جبکہ وہ نیکو سرشت
اس سرے سے اس سرے تک اگ کہین
اک مکان خالی نہین ہی یا الہ
دین و دنیا کی جو ہون سب جھکر
تب سنیگا یہ بشارت آشکار
بلکہ اپنے پانسے اور اسی خوش نہاد
بندۂ عاجز کو تو مقدور کیا
ہونگی وان جو جو کہ جانان نے
تو بھی ہوگا کب سمیکا دماغ
ایدل اب بس نہین شکر نو فکر
یعنی وہ ہوگا حریص سیم و زر
یعنی کرتا تہا سدا وہ آدمی

دیونگی اسکو در دوزخ پہ ڈال
سب فرشتونکو وہان وہ مستمند
منہ جلا دیتی ہی آتش کی لوک
جو برآوی یہ ترے دل کی مراد
تار کی باہر بہ حسب آرزو
سایہ دار و خوش ہوا و پر ثمر
دیکھیگا پہونچا ان درختونکی تلے
ہونگی ظاہر اسکو پر نور و ظہور
رنگ کے حسب توانائی و زور
اور یہی ہوویگا بصبر و شکیب
حکم ہوگا اسکو کہ ای مرد سعد
ہر طرف معمور دیکھیگا بہشت
دوسرے کی اسمین گنجائش نہین
پھر مراکس طرح سے ہوگا نباہ
تا نہ پھر کہتی پڑے یارو گر
اپنے کانون از جناب کردگار
نعمتین وہ چند دین اس سے زیاد
کر سکے جو شکر انعام خدا
کیجے انکے مراتب پر نگاہ
کر وہ یاد شکر نعمت سے فراغ
اس سے کر تو فقرہ اول کا ذکر
دار دنیا مین سے ہوسنی بیشتر
باپ ماکی جان و تغنہ مین کمی

اسنے تب پایا تھا جو ماباپ کو
پہلے کس کل جا بجا ترسائیگا
کہتے ہیں وہی کہ در باغ جنان
یعنی جب وہ مومنان بے نظیر
صحبتیں دنیا کی تب آوینگی یاد
بحث اور تکرار کرتا تھا کمال
اور بصارت مومنوں کی اس مثال
اور انہیں دیکھینگے وہ کفار زشت
ہمکو بھی تھوڑا سا دو آب و طعام
تم نہیں پاؤ گے یہ آب و طعام
وعدہ حق جبکے اور تم مدام
سنکے یہ گفتار وہ سب نابکار
کہتے ہیں یوں اور یاران ارجمند
تب کرینگے مومنان خوش خصال
تب بتاوینگے ملایک کرکے یاد
وہ کہینگے ہمکو یہ باغ و بہار
پائی در زنجیر پیش دوستان
کر وہ یوں کرتے ہیں عرض اے کردگار
اور خدمت کر بزرگون کی مدام
کئی جو حاصل نعمتیں ہمنے یہ اب
اب ہمارے بھی یہی کر دل کی مراد
ہو گا ارشاد از جناب ذوالجلال
اور نہیں جسکی ہے دولت بالمراد

رات دن یاں اونسو جاگتے
پھر وہاں سے خلد میں جائیگا

اسلئے اس کو جناب کردگار
پھر حقیقت اسکی جو ہے سب راحت

روایت

ہو چکینگے خلد میں مسکن پذیر
کہتے تھے جن سے ملاقات و داد
اب نہیں معلوم کیا ہے اسکا حال
دو برس دن ہو گئی جون پیشتال
ابھی دوزخ سے پکارینگے از بہشت
تم تو ہو سیراب اور ہم تشنہ کام
حق نے کین نعمتیں ہمپر حرام
کرتے تھے تکذیب وہ انکار تمام
سخت ہونگے اپنے دل میں شرمسار

اپنی اپنی جا پہ جب پائینگے
اور کہینگے یکگروہ پاک کیش
امر حق سے نار دوزخ کی ادھر
کہ وہاں سے بیٹھے بیٹھے آشکار
اور کرینگے اونسے وہ کر سوال
سنکے یہ وہ مومنان خوش خطاب
اسکی جو اینتیس میں عبرت کر دی دلکو
یہ سچ کہو اب وے جو اعمال جو لئیں
پھر وہ گھڑی بھی بند کر لینگے زدد

روایت

اپنے دل میں کر بالو انکا خیال
کہ وہ سب حسرت تب بالمراد
بے انہونکے انکھہ میں لگتا ہے خار
یہ کہ یا برگ انکا ن بوستان
ہو گئی تیرے فضل کے وار امید
پرورش کرتے تھے انکی صبح و شام
تجھسے منعم کی اطاعت کے سبب
یہ جو بوہی کردی اے رب العباد
تا کہ تسلی انکی سب اہل و عیال
اپنی یاد اس عمل سے تھی نہ یاد

کہ کہاں ہیں آج وہ نور بصیر
اپنی اپنی جا پہ تھی ہمیں قیام
گرمی ہجرت سے دل کہاتا ہے غم
اپنا ہی حق میں ہم بہرے صال
کہ الٰہی کرکے ہم کسب و معاش
اور انکے دیکھنے ملنے سے ہم
انکو یاں اس نعمت دیجو اے
رکھتے ہیں مستر یہ حضرت میں نیاز
آملینگے یا سراسان اشتیاق
نعمتیں پاوینگے از فضل خدا

آتش دوزخ سے کرکے رستگار
وہ خدا ہی جانے ہے کی کم و کاست
ہونگے جب مسکن گزین سب مومنان
با فراغ خاطر از فضل اله
کہ فلاں ما دوزخی ہے ہمنشین
وہیں کھلجاویگا اک چھوٹا سا در
مومنوں دیکھینگے حال اہل نار
گاہی گروہ مومنان شاد حال
دینگے ان نا حق شناسونکو جواب
جا بجا اب کیجئے کچھ اسکا ذکر
وہ بلایا نہ تھا نہیں کم و بیش
تاکہ ہو موقوف یہ گفت و شنود
کہ دریچہ جب وہ ہوجاویگا بند
کچھ نہیں معلوم ہے انکی خبر
خوش دل و محظوظ طبع و شادکام
کچھ نہیں بھاتا ہے یہ آرام و عیش
حضرت حق میں کرینگے یہ دعا
رکھتے تھے دنیا میں جب ہم بود و باش
کرتے تھا انکو ڈھونڈا و مدام
اب کہیں محروم ہم کس سے اے
تاکہ اس نعمت سے بھی ہوویں فراز
اپنے اپنے مومنوں کو بھی تلاش
اور جنت میں رہینگے ایکجا

بعدہ اُن نعمتوں کے باوجود
کسی کو بعد ازین تکلیف و رنج
پھر مدارج سو سونکی کردگار
کہ گروہ سوم تا خمس نصیب
یہ ندا سنتے ہی از خوف ہلاک
ہم تو سب آئی تھی از حکم ودود
تو یہان ڈر ڈر کے سب چھوٹے بڑے
کہ ہماری ہوگی تا شاید نجات
پھر ہلاک ہونگے اُن کے سب شدید
اور سب سے ہونگے سایل و عزیز
کہ ہم اسکو جانتے ہین بیشک صاف
دار دنیا مین سب اہل درگار
ذابح اسکا تھے یہ بلا حق صاف
تم رہو اس باغ جنت مین ہمیش
اور تم بھی اے گروہ زشت کیش
اب چکھو اسمین عذاب بیشمار
کہ نہین ہے ہمکو یہ خوف گذار
اِدھر رہا نیک ہونگے دوزخی
کیا ہی ہم لوگونکا تھا مقبول
سو کہان اُسکا ملتا ہے سراغ
اب یہی دوزخ مین جلنا ہے مدام
بند کر دین خوب کر کے ترک و تاز

حکم حق ہوگا فرشتوں کو کہ زود
یان نہ ہونے پائی مقدار رنج
از شفاعات رسول نامدار
آئے جنت سے جو دوزخی وہ سب
جتنے ہووینگے وہ سب اندر شتاب
اُن فرشتو نمین باقرار خلود
ساحل دوزخ پہ جا ہونگے کھڑے
جو سنی ہی منادی سے یہ بات
لائینگے اُس دم بشکل گوسفند
کر اسے پہچانتے ہو کیا ہے چیز
نام اسکا موت ہے بے اختلاف
چکھ چکے ہین اسکی لذت اب
حضرت یحییٰ ہی پھر ہوگا خاص
کوئی آفت اب نہین ہوگی دگر
اب ہو اس بار دوزخ مین ہمیش
تا ابد صبح و مسا لیل و نہار
اور نہ کچھ اس آتش دوزخ کی تاب
سکے یہ انکو نہایت ہوگا سوگ
جو یہان آیا با قرار ابد
دیکھئے وہ بھی ہمارے لیے داغ
ور کنانا نوبت ہے گام
ہر طرف سے باستو ہنگ و راز

انکا اسباب ضروری بیگمان
پھر کریگا اک منادی ابتدا
روضہ رضوان مین کر دیگا بلند
اور تم بھی اے گروہ اہل نار
دیکھین اب پھر نہ آفت مین پھنسین
اب وہان جانیکی پھرتی ہے نوید
اور وہ سب گھبران بد مانع
اس گمان سے سب کے سب وہ اہل نار
رنگ ابلق ہوگا اسکا آشکار
سن یہ کلمہ یون فرشتونکو شتاب
کو منادی کی طرح ہے جسنے کہین
ذبح کیجاویگی پھر وہ گوسفند
اور دینگے یہ بشارت آشکار
کیونکہ جو تھی موت وہ خود مر گئی
اور انکا لو دل سے تم اے بد صفات
سن یہ مژدہ مومنان خوش نہاد
بس یہی جنت ملین بہا گلاب
کر ہزار افسوس ہم کیا کرین
زندہ ہوتی موت تو یہی تھی یاب
مخلصی کی راہ اسمین سے کہین
بعد اسکے ہوگا حکم کردگار
جسمین ہر اک کافران بد خصال

سو سنو دل سے سنو تم صفت باغ بہشت

ملک کے سب کر دو مہیا اس زمان
جنت و دوزخ کے اندر یہ ندا
انکی قدر و منزلت سے بھی دو چند
جمع ہو دوزخ سے جنت کے کمند
جو یہ ساری دوزخی ہمکو ہنسین
یہ نہین معلوم اسمین کیا ہے بھید
اپنے اپنے دلمین ہونگے باغ باغ
جا کھڑے ہونگے جنت کے کنار
ہین یہ فرماتی رسول کردگار
دینگے سب کافر مسلمان سے جواب
دار فانی مین سے دیکھا ہے ہمین
آگے لوگونکے یہ تکبیر با بد
کا ہی مسلمانان عالی اقتدار
سب کو اپنی عمر سے ایمین کر گئی
خواہش موت اور تمنائی نجات
ہونگے از بس اپنے دلمین شاد
فضل سے حق کے ہمیشہ روز و شب
موت بھی جتنی نہین ہے تا مرت
کہ کبھی تو مر گئے یاد نیکی نجات
ہمکو تو ہرگز نظر آتی نہین
... ان کو تا کہ سب بد نہاد
دل سے گم کر دین نیکی کا خیال

چند ابیات ہین اب حسب احادیث و قرآن

بعد ازین سنیو ذرا ای مہربان
ہی بہار باغ جنت سر بسر

اور ہی خاک مین اسکی تمام
اور زمین ہر چمن در ہر مقام

دیتی کنکر یان ہین اُنمین اے ہمام
یکدگر لپٹے ہوے سب نونہال

سارے میوے موز و انگور و انار
دیگا ہر اک میوہ پاکیزہ شکل

لیک نہرین اُسمین ہین سب چار قسم
قسم اول مین ہے اب آب منیر

یعنی اُسکا ذائقہ اور رنگ بہی
خمر وہ آیا ہی جسکی شان مین

پہر علاوہ انکے ای فرخندہ فام
اور ایک تسنیم ہی اُسکے سوا

جیسے اصحاب الیمین از روی جاہ
ہونگی اس پانیسے کچھہ شربت بہرے

اور جو ہونگے خاص از اہل بہشت
بعد جنت عدن وہ ابرار حق

اس غنیمت سے پلائی اب صاف
کرتے ہین اوریان اہل شعور

تب بلا ایک بلا اینگے انکو
پر ہے یہ سب سے الطف و اطہر

چند کلمے اب باوصاف جنان
روشن و تابان زخشت و سیم و زر

زعفران و مسی ای نیکنام
طیب و پاک و مصفا ہے تمام

لعل و یاقوت و زمرد کی تمام
عاشق و معشوق جون وقت وصال

سیب و شفتالو وغیرہ بیشمار
سارے میونکا مزہ ہنگام کل

سن انہونکا وصف اے پاکیزہ اسم
غیر آرن جو ناگوار دل پذیر

کچھہ نہ تبدیل و تغیر ہو کبھی
لذۃ للشاربین فرمائین

تین چشمی اور ہین سن انکا نام
سو وہ جاری ہے سلسبیل سے معلق ہوا

رکھتی ہین اور وسی کثیر پاکیگا
ایسے لوگو نکی مکانو نمین فقط

پائینگے یہ آب وہ نیکو سرشت
جب مشرف ہونگی از دیدار حق

ہین تمہاری روبرو یہ داستان
اور بجائے گل ہی مامین در جنت

اور دوش پر اک بلورین آبدار
اُنمین روز نمین جو اہر کی پروے

اور سب اشجار ایسی جنکے پوست
اور کبھی شاخین انہونکی خوش نہار

سب لطیف و پاک شیرین شہد دار
اور درختونکی تلی نہرین رواں

دیکھ لے سورہ محمد مین عیان
دوسرے مین وہ عجائب شیر ہے

تیسرے مین خمر ہے یعنی شراب
اور عسل وہ ہی مصفا و شگرف

ایک ہے کافور اور ایک زنجبیل
لیک ہے کمیاب ان چشمونکا آب

یعنی اور ونکی یہ نسبت ہونگی کم
وقت غیبت کی پیین گے وہ یہ آب

حوض اس پانیکے ہونگی انکی گہر
تب اٹہین اک نعمت پاک لطیف

اسپہ کہتا ہون بقول اہل دل
مشک و اذفر وہ جو پاکیزہ سرشت

روشن و شفاف ہی آئینہ دار
سنگریزہ کی جگہہ جہوٹے بڑے

ہین طلائی نقرئی ای حق کی دوست
پتھران اشجار و سبزہ میوہ دار

خوش مزہ خوش رنگ خوشبو خوشگوار
ہین بہت پاک و مصفا ای جوان

ہی لکھا ان چار قسمونکا بیان
وصف جسکا خارج از تحریر ہے

اور جو چوتھی ہین پہرا ہے شہد ناب
کیا لکھی خامہ صفت ہین اسکی حرف

نام ہی قرآن مین جسکا سلسبیل
عام لوگو نکو وہان مخصوص صفات

عزت و توقیر مین وہ پاک دم
اور پاسمین ہیلا مثل گلاب

تا پئین خالص سبی شام و سحر
اور حاصل ہو گی انمیر ذظر ادق

اسکی توصیف و ثنای اخلاق
ہو جلکنگی مشرف و مسرور

بی بدل ہی بلا قصور و فتور
وصف اس مے کا نہ کر درِ نسور

غزل در تعریف شراب طہور

خبر مصطفی سے یہ مذکور
جا بجا ہاے پر از شراب طہور
باغ جنت مین ہوا منہو گی

جبکہ دیدار حق سے اہل بہشت
آب نہر ونکا اور چشمونکا
گر لکھی خامہ بر بلاغہ زبان

تو بھی ہرگز نہ کر سکیگا تمام / آخرش ہوگا معترف تقصیر
مختصر کر قصہ اب یہ غزل / طول دنیا ہی بہت ہے ضرور

وصف اب اسمین درختونکا اور پھلونکا اور صفت انکی جو ہین اسمین مکین اور مکان

اب سنو اوصاف اشجار جنان / گوشت فربہ ہی گروہ مو نہال
ہین جہانتک ہا درختان شجر / اس پہ ہے اس سرے تک سب بسر

گر بلند ہمین وہ ہین حد زیاد / پر یہ ہی اونکمین شہو طبعزاد
جب کوئی چاہیگا کہ ڈالن جلے / شاخ سے پھل توڑ ہے اور کہا لے

دو ہین آ پہونچینگی وہ شاخ درخت / اس بہشتی کی کنوائی نیکبخت
بی تکلف ان پہلونکو کہائیگا / لیٹے بیٹہے جیسے دل مین آئیگا

اور گلوں سے انکی نکلینگی لباکر / وہ منقطع جو ہوتن تا ہونگی پاک
دیسی ہوتنا کین نقش خوش نما / ہین کہان دنیا مین کبہی تلاش

آئینگی پیراک تن پر درست / حسب خواہش وہ نفیس اور جست
بعض گلمین خوشنما فرش و فرد / بعض گلمین جیسے چھاپے نقوش

سلے اب تو سمجہہ سی اچھا ہوا انکا ہم / جو کہ اعلے ہونگی ہین وہ سب دو قسم
قسم اول ہو گلاہی کی مثال / نازک و باریک تر در از خیال

جسکو سندس کہتی ہین اہل عرب / اہل الی ہین جیسے فرماتا ہے رب
قسم ثانی او سمین ہے ای گلبان / ہوگا منصوب و سطبر و خوش طراز

مثل مجموعی ہے وہ ایسی قدر مین / یا بسان اطلس و دیبا چین
اسکو وان بولینگی استبرق تمام / سو یہ مذکور مین یہ بھی نام

پر نہایت ہونگی شفاف لطیف / سارے کپڑے کیا قمیص و کیا لفیف
اس سطبری دلغفی کی باوجود / پیہ نشتر کی تن ہوگا نمود

اور جنت وہ ہی پاکیزہ مقام / ہی نہ جسمین گرمی و سردی کا نام
اور شعلہ شمس سے اسمین نہین / اور نہین ہے اسمین تاریکی کہین

لیک اک تا ہی حال اعتدال / نور افشان صبح روشنکی مثال
یعنی جون قبل از طلوع آفتاب / صبح کا ہوتا ہی حال ای کامیاب

بلکہ ہے بیتشبیہہ نور صبحدم / رو برو انکے ہزاروں حصہ کم
وہ شعاع شمس سے ای خوش نہاد / اسکو کیا نسبت ہو نور بامداد

اسکے آگے تابش شمس و قمر / محض بے رونق لگیگی سر بسر
اور ہونگی ایسی عورات بہشت / شکل اور صورت مین نورانی سرشت

ہے روایت کہ جو اس دنیا مین آئے / ایک عورت ان میں سے اپنی نہ دکہائے
تو وہین چہپ جائے اس سے جبکی ہو / دیکہتی ہی انکے منہ کا رنگ و روپ

جون شعاع شمس سے نور قمر / محو ہو جاتا ہے سب وقت سحر
اور یہ خوبی کہ سارے مرد و زن / پاک ہونگی از کثافتہای تن

جون براز و بول و بلغم تہوک و کف / چرک خشم و تن وغیرہ سب سے پاک
اور کثافتہای دلکی جون کدورتی / غیبت و غمازی و طعنہ زنی

کذب و لغو و حقد و بغض و غرور / حرص و رشک و تیز وغیرہ سب سے دور
اور ہوگا وان کسیکو کچہہ مرض / جسکے موجب ہوو دے کچہہ غرض

یعنی ہونگی سب کے سب سالم مزاج / پہر بہلا کیا انکو پروائے علاج
اور نہ ہونگی بال بہی تن پر کہین / جو نکلتی ہین جو انہین بوہین

یعنی موئے عانہ و ریش و بروت / کچہہ نہ ہونگی بہی حد تو نسی بوت
ہونگی پر موئے ولادت سب بحال / جیسے ابرو و فرہ اور سرکی بال

کیونکہ زیبائش ہین داخل یہ مو / آدمی لگتی ہین انسی خوبرو
یعنی ہین یہ بال سب جنس جمال / وہ نہین ہین جو کہ ہو ان تن پر وبال

اسطرح سے ہونگی وہ سب پاک گنج / دفع البال ازہم تکلیف و رنج
اور ہین انکے سجدہ آسمین ہل / خرم و شاداں بصد آرام دل

سب میسر ہوگی واں عیش و طرب — ہر لطا ہر مرد و زن کو روز و شب
دوستوں کو صحبتوں میں صبح و شام — آنا جانا بیٹھنا اٹھنا مدام

سیر باغ و میوہ کشتی آرام و عیش — حور و غلمان ہمرہی میں مثل جیش
وہ خوشی ہر ایک کو ہوگی حصول — کہ یہ سب تیاگی غم جاوینگی بھول

اور کھانا اہل جنت کو تمام — جو رہینگے کھاتے پیتے واں مدام
کیا شراب کیا طعام و کیا ثمر — سب سریع الہضم ہونگی اسقدر

گر جو کھاوینگی تو آویگی ڈکار — ایسی خوشبو و معطر چند بار
اور پسینہ آئیگا تن پر تمام — کہ وہ فوراً ہضم ہوویگا طعام

اور حاصل ہوگی انکو وہ فرح — بہشتیونکی صحبتوں سے ہر طرح
کس نمط سے میں کروں انکو عیاں — وہ مزے ہیں خارج از شرح و بیان

اور انسے کرکے صحبت جب فراغ — پائینگے وہ مومنان خوش دماغ
تب اسی دم وہ زنان تا کرہ — ویسی ہی ہوینگی فوراً باکرہ

اور نہونگی وہ جنت بعد از مساس — وہ رہینگے پاک از حیض و نفاس
کیا لکھوں ان بیبیونکی خوبیان — ایسی ایسی جنتیں ہیں مہوشان

اور سواری کے لئے تخت رواں — پائینگے وہ مومنان نوجوان
جبکہ بیٹھینگے انہوں پہ بہر سیر — تب وہ اڑینگے وہ ہوا پر مثل طیر

وہ سریع السیر کہ اک ماہ راہ — طے کرینگے دم میں جوں برق نگاہ
تیز رو ہونگے کہ اسپ وہم بس — وہ بھی رہجاویگا انسے بازپس

اور وہاں ہر اک مکان دلپذیر — وہ عدیم المثل ہیں اور بینظیر
جو کہ اس عالم میں ڈھونڈو گے نہیں — قاف سے تا قاف تو پیا نہیں

اب انہوں کا وصف کرتا ہوں میں — برج اور بنگلے وغیرہ جو کہ ہیں
کوئی بلوریں کوئی یاقوتی تمام — کوئی زمرد کا بنا ہے سبز فام

کوئی مروارید کا شفاف ہے — کوئی ہیرے کا نہایت صاف ہے
یوں ہیں سب ہر اک مکان دلپذیر — ہر جواہر کا بنا بس بے نظیر

اور ہے رفعت میں ہر اک شصت میل — اور وسعت میں بھی ہیں بعید میل
اور وہ سارے مکانات و قصور — ہیں بری از شقوق اور فتور

اور جدا ہر ایک میں حجرے وہاں — ہونگے محفوظ و مکلف الجان
یعنی بہر خلوت اہل بہشت — ہونگے وہ مقصورہ زیبا سرشت

اور خدمت کو پرستاریں بہشت — اپنے مالک کی زمین کے گرد و پیش
اور خواصیں اور کنیزیں خوبرو — روز و شب حاضر رہینگے روبرو

پہنے زیور اور پوشاکیں نفیس — دلبری میں ایک سے اک ہوگی بیس
تا کسی کو خلد میں اے نیک رائے — رنج اور تکلیف کچھ ہونے نپائے

اسمیں اب تمام بہشتوں کا سناتا ہوں تجھے — تا کہ ہو خوب تیرے دل کو تسلی ایجان

بعد ازیں اب سنکے میں لیکر قلم — جنتوں کے اسم کرتا ہوں رقم
ہشت ہیں اور آٹھ میں پردرجو — جیسے ساتوں آسمان [illegible]

[illegible]

سات میں [illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

اور جو ہے آٹھوں اسمیں سید ا — جنتی دیکھینگے دیدار خدا
ہے اسی مطلب کی خاطر وہ جنت — دلکش وہاں تخت پاکیزہ بہشت

تا کہ اسمیں مومنان پاکباز — نعمت دیدار سے ہوں سرفراز
ایک کا تو جنت الماوی ہے نام — دوسری کا نام ہے دار المقام

تیسری دار السلام اے مرد سعد — اور چوتھی جنت الخلد اسکے بعد
پانچویں جنت نعیم اے نیک پے — اور چھٹی پھر جنت الفردوس ہے

ساتویں جنت ہے عدن اے صاف سینہ — آٹھویں کی نام میں ہے اختلاف
سن بنی ابن عباس کا تو یہ کلام — کہ ہے علیین اس جنت کا نام

اور جو ہے قول حی لا یموت
اور مجز کی ہے جلیبی ریب و شک
اور بعضے عالمان عرش نصیب
کہ وہان جسدم بامر کردگار
تب چلیگی اک ہوا ہے مشک بیز
اتنے میں نور جمال و الجلال
اور اُس خالق سے ہونگے ہمکلام
کہ عقیدے میں ہے میرے یہ کلام
ان المتقین فی جنات و نعیم
اس روایت کو دراُس العزیز
کہ ہیں جتنی آیتیں قرآن میں اب
کہتے ہیں یون اُدبیان سلف صالحین
ہے مکین اُسکا نزدیک الہ
یعنی کب پاوینگا ہر گز وہ مکان
جو وسیلہ چاہیئے تجکو قوی
پیروی اُسکی سے ملتا ہے خدا
چھوڑ کر اُسکی کو ہر حال
آٹھون جنت کا طبق ہو کا چہر
اور جو ہو گا طبقہ بالا ترین
اور اسی دستور اپنی نیک خو
ہونہیں ہر طبقہ سے دیکھینگے مدام
اور اُس جنت میں ہنگے وہ سیر
اور اُسکے وہ بیان نعمت چشم

خاص قرآن اُس سے ہے رب البین ثبوت
از برا جملہ انسان و ملک
نام اس جنت کا کہتے ہیں کتیب
سب مسلمانان عالی اقتدار
معتدل یعنی نہ آہستہ نہ تیز
ہو گا طالع بعدیل و بمثال
جسطرح چاہینگے سارے خاص و عام
کہ ہے بیشک مقعد الصدق اُسکا نام

کہ ہے علیین نامی اک مکان
کچھ بہشتو نہیں ہیں وہ بیر یک
اُس سے یہ مخصوص ہے بالاختصار
واسطے دیدار حق کے جابجا
اُس سے ہونا کہیں مسلمانونکی کل
حسب اعمال مراتب ہر بشر
اور رفیع الدین ہے جو والا نژاد
کیونکہ اس آیت سے ہے اُسکا جواب

اسمیں تحریر ہے جنت کے مدارج کا شمار حسب اعمال جو پاوینگے ہر اک اہل جنان

اتنے ہی درجہ بھی ہیں جنتیں سب
کہ ہے نام اُسکا وسیلہ بے خلاف
ہیون وزیر اعظم اندر بارگاہ
ہے وسیلے اُسکے نعمائے جنان
تو گئے جا تو اوسی کی پیروی
دونو عالم میں جو ہے حاجت روا
ضبط ہے کرنا فقیر دن سے سوال

اُنمیں اک درجہ جو ہے سب میں رفیع
نور سے پُر ہو رہا ہے ہر طرف
مومنو نکو ملیں جاہ و جلال
اور محمد ہونگے پوست اُسکا دلیل
پیروی اُسکی ہے سبب جلل
سبب بلا حاجت روا ہر دو کون
وہ بھی کیا دینگی جو خود ہیں فقیر

تتمہ

سقف اُسکی ہو وے گا عرش برین
ساکنان طبقہ ثانیہ کو
اپنے اوپر والون کو وان تمام
پائیگا اک ملک اسع اسقدر
اور انواع ہر اک درخد م

اور جھپکیگے کی جنت کے ہجوم
طبقہ ثالث پر اوینگے نظر
اور ملیگی ایک ادنی کو مراد
کہ مہیا ہونگی اسکے اندرون
اور بہت مال متاع دل پذیر

ہے وہ دفتر خانۂ اہل جنان
آگے پھر اللہ جانے ٹھیک ٹھیک
جو کہ آنحضرت نے فرمایا ہے خاص
جمع ہونگے شک کی تو دونیہ جا
خوب ہو دینگی معطر مثل گل
دیکھینگے اُس نور کو از چشم سر
وہ یہ فرماتے ہیں حسب الاعتقاد
آگے پھر واللہ اعلم بالصواب
فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر
کہتے ہیں یون اُدبیان با تمیز
ہو وہ حضرت کے لئے جو ہیں شفیع
سارے در جو ہے وہ رکھتا ہے شرف
بے وسیلے اُسکے ملنا ہے محال
دونو عالم میں تو اُسکا ہے طفیل
موجب خوشنودی رب اجل
پر جنت ہے جو لینا غیرونسے عون
ہیں کہیں ملتی کچھ بھی عاجزی کی نصیر
ہونگی سب پر وہ بر مثل سپہر
اپنے اوپر والون کو مثل نجوم
وان کے عالم جون نجوم جلوہ گر
خواہش دنیا سے دیں حصہ زیاد
جابجا باغات وانہار و عیون
ہے جو کچھ شائستہ شان امیر

اور جنت کی دختو سنین مگر — بعض سو پیاری ہوگی اسقدر
پہنے وہ پوشاک وزیور نیز سب — کہ پری ہو دیکھ جسکو ناشکیب
اور ہوگی قامت اہل بہشت — مثل قد آدمی خاکی سرشت
اور نکھینا ہونکا سن وسال — یون نمایان ہوگا یا حسن وجمال
اور زبان ہوگی ال سے انکے روز وشب — لے تغافل ہوگا جاری ذکر رب
دیسی ہی باطن بھی انکا ہی رحق — ہوگا مالامال از انوار حق
بخشا ہی ذرہی با تن کو مسام — اور حلاوت دائقے کو مستدام
الغرض ان مومنان خوشخطاب — ہونگے ساری نعمتون سے بہرہ یاب
یہ عجب نعمت سے بہرہ مومنان — افضل و بہتر ز نعمائے جنان
بعض ہونگے لقائے کردگار — ہوگی حاصل ہر برس مین ایکبار
بعد ازین جو ہونگے خاصان اِلہ — عالی القدر معلی پایگاہ
کہ خبر ہے کہ ادا کرتا ہے جو — باخشوع قلب فجر و عصر کو
او بخاص الخاص تو لیل و نہار — روبرو حاضر رہینگے بندہ وار

کہ تراشیں گے انہیں جو ہر اکل — نکلیگی اک عورت پاکیزہ شکل
اور رہیگی مستعد وہ پاک کیش — اپنی مالک کی اطاعت مین ہمیش
یعنی ان ہاتھونسی ہونگی ساتھ ساتھ — باقی اعضا بھی اسی موضع کے ساتھ
گویا سبہی ہین در عین شباب — نعمت خوان طرب سے بہرہ یاب
اور ظاہر جیسے جسم مومنان — ہونگی پر لذت ز نعمائے جنان
دیکھو اب سبحان اللہ اک شجر — باغ جنت مین کہ ہی اسکا ثمر
اور تجلی جناب کردگار — کرتی ہی منحوظ دل کو بیشمار
اور سب سے بعدیل و بیمثال — ہوگا دیدار جناب ذوالجلال
پر ہین اسکے چار درجے ای صبی — ہی یہ ثابت از احادیث نبی
اور بعضی مومنان پاکباز — ہونگے ہر جمعہ کو اس سے سرفراز
وہ مشرف ہونگی اک دن مین دوبار — از تجلی لقائے کردگار
تو اسی ان دونو وقتون مین حصول — ہوگا دیدار خدا ای بعقول
جطرح سے خادمان خوبرو — شاہ کی رہتی ہین ہر دم روبرو

اسمیں مذکور ہے جو عرش معلی کے تلے — ہوونگے ہر ایک مشرف بہ لقاء رحمان

رویت حق حضرت خیر الانام — کہتے ہین یون لوگ باہم نیک تمام
ہوئی اسمیں ایک میدان پر نور — ہر روئیت خالی از حور و قصور
کوئی کرسی نور کی ہوگی بنی — کوئی از یاقوت واز در بستی
اور جو از مومنان خوش نفس — قابل کرسی نہ ہوگی بعض کس
ہونگے خوش منظر سبھی ساکنان — ہی اپنی جا بہ با امن و امان
پہنگا رشک ہر گز یک دگر — کہ یہانپر مین ہوانہ پہنچے یہ اوپر
باغ جنت مین نہ دیکھی ہوگی بھی — اور نہ اس دنیائے فانی مین کبھی
ہر کوئی اپنا طالب مو بمو — جطرح چاہیگا حسب آرزو
ورلے اسکے کا وہ عالی جناب — انکا ایک بیک دیگا جواب

جنت ہشتم کا طبقہ زیر عرش — ہی جو ہموار و برابر مثل فرش
پس دھر جاوینگے اسکے درمیان — جابجا حسب المراتب کرسیان
کوئی زمرد کی نہایت بینظیر — کوئی سیم وزرکی ای روشن ضمیر
سو بٹھا جاوینگی وہ پاک کیش — مشک کے تودہ پہ حسب قدر خویش
مرتبہ مین گوکہ ہر اک آدمی — گھٹی ہوگی وا نہ پستی و کمی
آتے ہین آویگی یہ ٹھنڈی ہوا — ایسی خوشبو کہ نہی اسکے سوا
بعدہ فرمائیگا پروردگار — اپنا جلوہ اُس مکان مین ایکبار
خواہ پنہان اُس مکان یا آشکار — غرض کر دیویگا پیش کردگار
یہ جمین کوئی کسیکی اُس آن — حائل و مانع نہ ہوگا بیگمان

پھر کریگا حق ز خوشنودی یہ امر / کہ پلا دین سب ہونکو لادہ خمر
جو کہ ہی موصوف باوصف طہور / بخشتی ہی دل کو جنسے سرور
اور ساری نعمتوں سی بالمراد / خوب سا کردو انہین مخلوط و شاد
پھر تو ہو جاوینگی سب اسطرح غرق / دید کی لذت مین از پا تا بفرق
کہ انھونکی دل سی جاویگی اوتر / لذت نعمائے جنت سر بسر
یعنی اُنکے روبرو وہ بیعقول / نعمتیں جنت کی سب جاوینگی بھول
بعد ہونگی مرخص وانسی جب / اپنے اپنے مسکن و ماوا کو سب
ایک تب بازار در اثنائے راہ / وان ملیگا اُنکو از امر اِلٰہ
ہونگے سودے اُسمین ہر اقسام کے / یعنی ہر انواع اور ہر کام کے
ہوگی جس مین حسن خوبی کی جو ہو اچھی جسے / کہ یہ سودا جو ملے تو لون اُسے
وہین لادہ خبر بیگفت و شنفت / اُسمین ہی بہشتی کو بلایک دینگی مفت
وان سے جب پہونچینگے وہ فرخ نہاد / اپنی اپنی جا پہ شاد و با مراد
برکت دیدار حق سے اُس مثال / پھر انکی ہونگے با حسن و جمال
کہ انھونکی بیبیان ہونگی دنگ / دیکھتے ہی اُنکے منہ کا روپ رنگ
پھر تعجب سے انہین وہ بیبیان / پوچھینگی کہ چشم بد دور آپ یان
یہ کہان سے آپکا حسن و جمال / ہوگیا ہی آج جون بدر کمال
وہ کہینگے کہ ہمارا کیا سبب / جو کہ دیکھ آئے ہین ہم دیدار رب
ہی یہ اُس اکسیر اعظم کا اثر / فیض نے جسکے کیا اس مس کو زر
ذرہ احقر کی ورنہ کیا مجال / کہ جو ہو خورشید تابان کی مثال
اور ہر جنت مین تھے بے اشتباہ / حسب رتبہ اُن سبھون کو بارگاہ
چاہیگا جب وہ جناب بے نیاز / اپنی رحمت سے کریگا سرفراز
اور ہوگا اُن سبھون سے ہمکلام / از رہ اشفاق و الطاف تمام

ہی بیان راگ کا اسمین جو وہان گاوینگے / حقکی تعریف مین ہر ایک وہان خوش الحان

یون خبر مین ہی کہ در باغ جنان / پھر بتفریح قلوب مومنان
ہونگے جب راگ کی ہر چند طور / سن لے اب اوصاف انکی کر کے غور
نام طوبیٰ اک شجر جو ہی فراخ / ہر مکانمین ایک اک اسکی ہی شاخ
کوئی جنت مین نہین ایسا کاخ / اُس شجر کی جسکی اندر ہو نہ شاخ
اُسکے پتونکی صدا وقت سحر ہوا / اسقدر معلوم ہوگی خوش نوا
کہ زمین پر گر پڑینگے کہا کے غش / سنکے وہ آواز سب مستانہ وش
دوسرے اسطور کا ہوگا سماع / سن رہے مین کرتا ہون تجھکو اطلاع
بعضے بعضے جا پہ حوران جنان / جمع ہو در وصف حسن مومنان
گائینگی اس طرح کہ آئیگا وجد / سننے والونکو وہان سے اہل مجد
تیرے وہ بندگان کردگار / جو کہ گنے جاتے ہین خاص مومن شمار
جیسے اسرافیل جو ہی اہل صور / اور جون داؤد قاری زبور
اپنی خوش الحانیسے پاک کیش / حقکی تسبیح و ثنا کرتے ہین ہمیش
سبکو وان محظوظ فرماوینگی خوب / تا وہ بحر بیخودی مین جاوین ڈوب
یعنی اوسکے ذوقسے بیقیل و قال / سننے والونکو وہان آئیگا حال

بعد کیفیت عورات جنان ہی اسمین / صفت نعمت خوشنودی خلاق جہان

یون روایت ہی کہ در باغ جنان / کوئی لڑکا ہی نہ ان ہوگا بیگمان
بلکہ ایک ایک مرد کو رب غفور / دیگا دو دو بیبیان مانند حور
اُن مین سے جو نہ رکھتے تھی تمیز / ذرہ نیکو بد مین کہ یہ کیا ہی چیز
اور جو بیخاوند تہی خستہ جگر / کر گئی ہین دار فانی سے سفر
یا انہونکی لڑکیان بعمر خوردسال / کر گئی ہین اس جہان سے انتقال
اور جنہونکے اپنی چاہت کے لئے / عمر مین اپنی کئی شوہر کئے

وہ ہنینگی اپنی اُس شوہر کے پاس
بس رسی نظم و نسق مین بے ملال
کہ ای میرے بندو بتاؤ کرکے یاد
سب بر آئی دل ہماری کی مراد
حکم ہوگا از جناب پاک رب
تمسے اب راضی ہوا ہونگا مین ہمیش
تب تو یوں جانینگے وہ نیکو سرشت
کیونکہ اب خوشنودی پروردگار
جنت حور و قصور و حلہ تہے
خادمان اہل جنت سربسر
ایک تو ہونگی ملائک ای میان
اور وہان سے ہوگا جو فرمان رب
دوسرے غلمان کہ ہو وہ ایک قسم
اور کہا ہے حقنے اونکو با کمال
سو وہان وہ کودکان پاک کیش
دیسر ہونگی وہ خدمت گزار
اور الہی شرک سے ہین یہ بری
بان سن تکلیف کو پہونچے نہین
در گزر اب الہی عالی جناب
سو غلامی مین رہینگی یہ مدام
اور سن لو آخری اک داستان
رہگیا تہا باقی سچا کچہہ بیان
تب جنہو کی فعل نیک و فعل بد

جس سے رکہتی ہین محبت بیشمار
نقصی کا ہوگا ارشاد الفعال
اور بھی باقی ہے کچہہ وہ لین مراد
بلکہ استحقاق اپنے سے زیاد
کہ تمہین دیتا ہون ہر اک جراب
ناخوشی ہرگز نہین آئیگی ہیش
اُسکے آگے حلہ نعمای بہشت
رکھتی ہے سب نعمتو پر افتخار

یعنی امرد ہین ہین نو الف زیاد
بعدہٗ فرمائیگا وہ ذوالجلال
سنکے یہ ارشاد سب دینگی جواب
یعنی جو کچہہ تہی تمنائے دلی
اپنی خوشنودی کی نعمت ای عباد
جب سنینگی اس اشارت کا مقال
جسطرح ہین خورشید منیر
تم سے مین راضی ہوا ہون جب حقنے کہا

اسمین تحریر ہی احوال اہل کا لا ریب
اہل جنت کے جو وان ہونگے خدمتگار ان

اہل جنت اور خدا کے درمیان
دینگے پہونچا با امانت اُنکو سب
خلقت جنت سے ہی غایت پاک ہم
کہ انہونکا قد و قامت سر بسال
اہل جنت کی ہینگے گرد و پیش
مشرکون کے ہین جو اولاد صغار
جرم کچہہ ثابت نہین اُنپر ذرا
جو کہ ہونا کفر شرک اُس کو نہین
یہ نہین مطلق سزا اور عذاب

جو کرینگے حقنی سب عرض حال
ہو نہین اکثر انبیا لیکر بہت
یعنی ہین وہ لوگ نورانی سرشت
ایک اندازہ پہ رہتا ہے سدا
یون پہرینگے ہر طرف ہین نظر
اُنکو آنحضرت نے خود بخشا لیا
کیونکہ یہ بیچارگان روز الست
بانزی توحید کی اقرار سے
حضرت حقنی مناجات رسول

ای عزیزو سنو اسمین کیا جاتا ہے رقم
اہل اعراف کا احوال بلا ریب و گمان

اسلئے کرتا ہو عرض اہل عیان
سب مساوی ہونگی از روی عدد

یون روایت ہی کہ جب روز نشور
متصل دوزخ کے وہ ہونگی اسیر

کچہہ نہین ہے جب نیک مراد
ایک دن وقت تجلی یہ مقال
ملتجی ہوکر کہ اے اقدس جناب
فضل سے تیری وہ ہمکو سب ملی
ہے یہ ہر نعمت سے رتبہ مین زیاد
سارے مومن انسے یا ذوالجلال
ایک ذرہ بلکہ اُس سے بہی حقیر
اسکے مقصد اور کیا باقی رہا
پیش خوشنودی خالق ہیچ ہے
ہونگے برسہ نوع از روی خبر
سینگے پہونچا در جناب ذوالجلال
ایک کا حال ایک کو دینگی بتا
پاک تن مانند حوران بہشت
بے کموبیش کا ست بانذ امر خدا
سلک گوہر جسطرح ہو منتشر
ہوگی داعی در جناب کبریا
تھے مئی قالو بلی کو بیکلی مست
موڑتے منہ اپنا یہ انکار سے
اپنی فیض عام سے کرلی قبول
خاص اُس کی جنت مین مدام
گوش دل سے ای گروہ انسان
کر چلینگے لوگ سب پل سے عبور
جابجا مانند دزدان شریر

اور نہ پہونچی جن گروہونکو تین
اور کیا کوئی نہ کار نیک بہی
نیک و بد مین کچہہ نہتی انکو تمیز
جیسے مالیخولیا یا ضعف قلب
اور حق باطل کی تحقیقات مین
جو کہ ہے اعراف مانند جدار
بستے ہین جسکو سب روز جزا
اور کرتے ہین بہت غوغا و شور
گو عذاب انکو نہو دیگا ولیک
دور سے دیکہہ انکو وہ للچاینگے
لیکن اس اعراف ہو وہ سینہ ریش
اور جو دیکہینگے عذاب اہل نار
جب جلینگے وہ نار سخت گرم
بخشدیگا انکے سبب جرم و خطا
جو نہ پہونچی تہی سن تکلیف کو
لیک تہی اس زندگی مین وہ غبی
بے خبر پائی نہ از راہ و در از
سو کہتی جاوینگی یہ سب نسل جدید
کہ ہمے پہچانتے ہو ای عباد
حکم ہوگا کہ اگر تم سب کے سب
دیکہتے ہو جو یہ نار شعلہ دار
گر پڑینگے جب حکم کردگار
اور جناب حق مین ہونگی عذر خواہ

دعوت پیغمبران پاک دین
جون نماز و روزہ و حج اکبہی
کر بدی کیا ہے نیکی کیا ہے خیر
یا جنون خبط یا ہو عقل سلب
کی نہی ہی گوش کسی اوقات مین
جاہل و عاقل میان جلوہ و تا
کیونکہ نیک و بد کو ہی اسمین سزا
شدت رنج و الم سے زور زور
دل مین عبرت سی سماجائیگی اک
اور آپ ان تک جانے پاینگے
دیکہینگے احوال دونونکا عیش
تو کرینگے انکو لعنت بیشمار
تب لاوینگی وہین سے انکو نرم
اور کریگا پہر بہشت انکو عطا
زندگی اپنی مین پہنچی تہی وہ
بے خبر از دعوت دین نبی
یار کہا کم شہرتی نی انکو باز
اک مکان مین متصل دوزخ کو قید
مین تمہارا کون ہو ہے تمکو یاد
بوجہتی ہو مجکو یہ حق اپنا رب
کود تو اسمین پڑو تم ایکبار
اس پہر کہتی آگ مین پروانہ وار
اس تعلق سے کرای حق الہ

لیک تہے ہر اک گناہ بد سے دور
بلکہ تہے وہ جون بہایم اور سباع
اور ہو بالغ ہوی ہو جو کہ لوگ
جسکے موجب سے خدا کی بندگی
آخر الامر اس زمان تک سب
تا کہ اس روح کہ ہی پنجہ ہزار
دیکہینگے جب حال کفار شریر
تب تعجب وہ ہی دیکہہ انکو نگار
اور جب دیکہینگے حال مومنان
تب نہایت دل پہ گزریگا قلق
جب کہینگی اہل جنت شادیان
کای لعینو ہی تمہاری یہ سزا
پہر ہمین اتباع مومنین
اور بعضی راویان باشکوہ
پر حق و باطل کی تہی انکو تمیز
جو رسول وقت کی کچہہ اطلاع
تا بدامن موجب سے وہ قوم جہول
پہر تجلی کر کے اسجلوہ الجلال
سنکے سب سن بات پہ ہونگی گواہ
جو کہون مین تمسی اسلام سو کرو
سن یہ کلمہ ان سبہونسی چند لوگ
اور بہاجاوینگی باقی چند کس
تو ہی خود دانای اسرار نہان

جیسے کفر و شرک اور فسق و فجور
در طلب ہائی خور و خواب و جماع
لیک انکو ہو گیا کچہہ ایسا روگ
ہوئی ادا انسے نہین تا زندگی
وان اٹہائی جاوینگی از حکم رب
سال کا وہ روز از روی شمار
کہ پڑے جلتی ہین دیر نار سعیر
اپنی اپنی دل مین عبرت ہونگی دنگ
کہ ہین خوش محظوظ و یا ہو حیران
ہونگی پر ناچار از فرمان حق
دینگے تب انکو مبارکبادیان
جیسے تہے تم منکر روز جزا
بعد اک مدت کی رب العالمین
یون روایت کرتے ہین کہ اک گروہ
پانہ سکتی کہ حق کیا ہی چیز
بلکے وہ تو کیون نکرتے اتباع
رہگئی محروم از دین رسول
ان اسیرون کو کریگا یہ سوال
کہ بلا شک تو ہمارا ہے الٰہ
اور سوا تیرے کسی سے مت ڈرو
جو نہ کہتی ہونگی اپنے دلمین سوگ
وہ کرینگے کود نیمین پیش و پس
ہم ضعیفونمین ہے یہ طاقت کہان

جو رکھیں انس یاں سے ہلاک ہیں قلیم
تب گروہِ اولین پر کردگار
تو بلا شک جب فرمان بر محل
اسمیں تو یاں گھس پڑیگے مثلِ تیر
اور گروہِ آخرین پر ہوگا قہر
تو بھی تم ہرگز نہ اسکو مانتے
پھر یہاں دنیا میں اے قوم دغل
اور یہاں اسمیں ہوگے نامراد
کہتے ہیں کہ جون مکلف سب نبیر

جسکے دیکھی سے فنا ہوتا ہے دم
نار کو کر دیگا جون باغِ بہار
صدق دل سے اسپہ کرو عمل
وان ادا اے امر میں کب کرتے دیر
کہ بلا شبہ ہو تم کفارِ دہر
اور نہ دل سے اسکو تم حق جانتے
غیب پر تم کسطرح کرتے عمل

پر تری رحمت سے ہیں امیدوار
اور یہ فرماویگا دنیا میں گر
کیونکہ وان اقرارِ وحدانیت کا مری
پھر انہیں داخل کریگا اُس مکان
جو کہ تم دنیا میں اے قوم تبر
جبکہ میری رد پر دشمن رہے حکم
قابلِ دوزخ ہو تم اے جاہلو

ہر زمان صبح و مسا لیل و نہار
یہ تیرے احکام سے پاتے چیز
نار دوزخ سے تہا مشکل دری
روضۂ رضوان میں تا امن و امان
تیرے امر و نہی سے پاتے خبر
رہگئی خاموش تم جون صم و بکم
جاؤ یاں سے اپنی زمرہ میں چلو
جو ہی دارِ مہلک و بئس المہاد
ہیں عبادات خدا پر سر بسر
دیکھ لی یہ سورۂ رحمان میں
عالمونکی رائے السنیہ صاف
مثلِ کفار بشر کفار جن
وہ نہونگی داخل باغِ بہشت
باغِ جنت میں نہ ہونگے راندہ
جنتی تو ہونگے سب صلحاے جن
سو وہ حقسے حضرت آدم کو دی
باغِ جنت میں رہیگی مستدام
ہے قریب الفہم و نزدیکِ قیاس
آیۂ قران ہے سو اسکو سنو

اسمیں مسطور ہوا ہے حسب روایات صحیح
حالِ جنات و مکافاتِ بہائم کا بیان

ویسے ہی مامور ہے سب قوم جن
کہ ہیں شامل در ثواب و در عقاب
کہ وہان جنات کا کیا ہوگا حال
درخورِ اعمالِ بد بعد از حساب
بلکہ وہ مثل بہایم سب کے سب
اور کرینگی مالکی بی ظلم و جور
لیکن اُنکی مالکی و سر دری
یہ رہینگے سب رعیت کی طرح
اور دنیا کی نعمتونسے ہے گزند
آگے پھر دانا کے اسرار نہان

کہ کرین جنکی عبادت راندہ ان
جملہ قومِ انس و جان حسبِ الکتاب
حشر کو جب ہو چکیگا انفصال
تا ابد کھینچینگے دوزخ کا عذاب
خاک میں ملجائینگے از حکمِ رب
ارث پر اپنی بنی آدم کے طور
کچھ نہو گی باغِ جنت میں وہی
متصل جنت کی با عیش و فرح
مثل دہقانونکی ہونگی بہرہ مند
ہے وہی جو ہے خداوندِ جہان

فرق کیا ہے جنین اور انسانین
لیک ہے اس مسئلہ میں اختلاف
بعضے فرماتے ہیں کہ محشر کے دن
اور جو ہونگی صالح و نیکو شرشت
اور بعضے کہتے ہیں صلحاے جن
اور کہا بعضون نے کہ محشر کے دن
کیونکہ جو تھی مالکیت خلد کی
لیکن ایدر رفت انکی لا کلام
قول پہ پہلا سنو اے ایزد شناس
اور وما من دابۃ فی الارض جو

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ ۵ ز

اب یہاں یہ آیۂ ربِ جلیل
کو جہانتک جانور ہیں ذی حیات
پھر وہاں مسطور بالا قصاص

سب جلاے جاوینگی بعد از ممات
جانور جانور لیگا قصاص

پھر وہان پر بہ خلاق اجل
جیسے یارا ہوگا اس دنیا میں جو

ہو لی ہے اس بات کو اور دلیل
پاوینگے سزا کے مکافات عمل
ستانے والی کا وہی ستانے کو

یا کسی فربہ نی لاغر کو یہان
اور کہینچیگی تو یہان اب بالمراد
بلکہ وہ از قدرت یزدان پاک
وہ تو ہونگی موضع عالی خاک
جسطرح جسے ذبح کرتے ہین سدا
یہ مقام کبرین کی ہونگے خاک
باقی ماندہ اور حیوانونکی خاک
ہے روایت کہ باین مانند و نحو
آسمان برہم زدہ ہو جاوینگے
اور صحاح معتبر مین اسکا ذکر
اور وہان سے پاک ہو کر جب تمام
یون اڑینگی دونو وہ بالا کی خاک
بعدہ اُن دونو کو کرکے کباب
اس طرح جیسے خاک دنیا سبکی سب
اور ہینگی نانِ جنت مین ہمیش
اور سگ اصحاب کہف آیا ہے شعور
اور وہ صحرا ہی از فرمان رب
رہیگی اہل جنت کو تمام
کام ہووینگی بقدر اک برنج
کردی اب اس مختصر کو تو تمام

پہر ہو کر ناحق ستایا ناگہان
روبرو اس کی ادا کرکے اپنی داد
اُس ناحق ہو جاینگے جنتکی خاک
خلد مین از رحمت یزدان پاک
بیچنے کہانے کو لے نام خدا
وہ اٹھاوینگی وہان اک لطف پاک
جو ہوے ہین او رصورت سے ہلاک
خاک دنیا حشر کو ہووینگی محو
انکی جا پر جنتونکو لاوینگے
اسطرح مذکور ہی سن کرکے فکر
از شکایات و حقوق ہر کدام
گر پرینگے آخر نش ہو کر ہلاک
ساتھ اسکی حکم خالق سے تمام
محو ہو جاویگی از فرمان رب
عزت و حرمت سے حسب قدر خویش
اور خانۂ ستون اور کوہ طور
جو معلق ہے بیت اقصی مین اب
نعمت و قربت کی کثرت مستدام
تا ابد انکو خوشی لو انکو رنج
اسقدر کافی ہی از بہر عوام

سو وہان کے سب خلقونکو لگیگا حرج
لیک حیوانونکی خاطر کبہی
حالِ عیاذ اللہ جو کہ جانور
اور فقط جو اپنی جا جنت کی لیے
سو وہان پر ان سبہونکی خاک سے
کیونکہ خاک خلد ہوگی با شعور
خاک دنیا جو وہ ہین بے اشتباہ
جب چڑہا ہین گے پل اہل بعث و حشر
خاک دنیا سب کی جون شمع خلق
کر وہان پل سے اثر حسن الکفر
ہوگی ماہی خلد کو وہ پاک دل
پہلے بریان کرکے وہ ماہی جگر
نسل شیدینکی سب دنیا کی خاک
کہتی ہین دنیا مین ای اہل تقا
جسنے ناقہ حضرت صالح کا تہا
اور ممبر مسجد نبوی کا بہی
نازل و وارد ہین اسمین آگہی
اور سی صورت رہیگی کی دم بدم
ای محمد یہ بہت قصہ طول
فقبل حق سے دلکا حاصل دعا

اور بی قوت کو بہی قوت فزا
دوزخ و جنت ہوگی خاک بہی
ذبح ہوتی ہین خدا کی نام پر
جانور لوگون نے یان سبیل کئے
فرق ہوگا انکی خاک پاک سے
ہوگا حاصل اسکو بہی وان اک سرور
محو ہو جاوینگی از حکم اِلٰہ
خالی ہو جاویگا تب میدان حشر
اہل جنت کی غذا مین ہوگی فر
قیام ہونگی لوگ اک میدان مین
تب وہان سے وہ ہین اک مچہلی بیل
ہوگا تقسیم اہل جنت کی اوپر
ہوگی سارے اہل جنت کی خوراک
چند چیزونکو وہان ہوگی بقا
اور وہ دنبہ تہا جو اسمعیل کا
اور کعبہ جو ہی مکہ مین ابہی
چند آیات و احادیث نبی
ناریونکو کثرت درد و الم
طول کرنی سے نہین ہے کچہ حصول
ہو چکا سب اب اٹہا دست دعا

ہو چکا نظم رسالہ وہ جو تہا نثر تمام — اب مناجات و دعا ہے بجناب یزدان

یا الٰہی تو ہی غفار الذنوب
جبکہ توبہ کی با چشم تر
تیری ہی ہے شان ستار العیوب
ہو گیا مغفور وہ بیکس سیر
جو کہ آیا تیری در پر عذر خواہ
مین بہی آیا ہون با امید نجات
گو ہوے ہین اس سے لاکہون ہی گناہ
تیری در پر آ حق والا صفات

عفو فرما میرے سب جرم و قصور
کیونکہ میں عاصی ہوں اور تو ہے غفور
اور یہ بھی ہو دعا میری قبول
از طفیل آل و اصحاب رسول

جب تلک باقی ہے میرے تن میں دم
سنت نبوی رکھ ثابت قدم
ہے یہی بیشک صراط مستقیم
سیدھی جنت کو گئی بے خوف و بیم

جو کہ رو گرداں ہوا اس راہ سے
گم ہوا ہے وہ سبیل اللہ سے
چھٹ گئی اُس سے صراط مستقیم
پیشوا اُسکا ہوا دیو رجیم

سو بیاباں اُس راہ سے آیا کو ذات
دور رکھیو مجکو تا حین حیات
جبکہ دن اُس عالم فانی سے سیر
کیجیو تب خاتمہ میرا بخیر

اور اُس دن جو کہ ہے یوم الحساب
آئیگا اک میل پر جب آفتاب
اُس عطش میں مجکو اے میرے الٰہ
عرش اعظم کے تلے دیجو پناہ

اور وہ رستہ جو ہے روز رستخیز
ہوگا دوزخ کا اوپر جو تیغ تیز
نیک و بد سب اوسپہ گزرینگے ضرور
حسب اعمال مراتب بے قصور

میں جب اُس رستہ میں ہار ہو وآن
بخشیو تب مجکو واں تاب و توان
تا کہ اُس رستہ کو بے رنج و ملال
طے کروں میں برق خاطف کی مثال

اور دکھانا کیجیو مجھے تو اے غفور
روضۂ رضوان میں سب حور و قصور
اور دیجو بارد فرحت سے پناہ
ہے وہ جا عاصیان روسیاہ

اور وہاں کیجو مجھے اے بے نیاز
اپنی رویت سے ہمیشہ سرفراز
ماسوا ان نعمتوں کے یا مجیب
اپنی خوشنودی مجھے کیجو نصیب

اور جو ہیں مومنان با صفا
پیرو شرع شریف مصطفا
کیا زن کیا مرد کیا برنا و پیر
کیا غریب کیا فقیر و کیا امیر

ان سبھوں کے حق میں ہو دعوت قبول
ہو سبھی آل و اصحاب رسول

جیسکی اس نسخ سواد تا حروف
تب ہوا طیار یہ نظم شگرف

اسمیں مرقوم ہے تاریخ مع اسم کتاب
تا کہ دریافت کرے اسکو ہر اک ابجد خوان

دل میں یہ گزرا کہ اسکا نام جو
ہو مع تاریخ تو کیا خوب ہو
تب سروش غیب نے یہ کلام
رکھدیا آثار محشر اسکا نام

سو جناب حق میں ہے یہ مدعا
ہو جو مقبول حسب مدعا
کہہ رہے جو آوی یہ سر سخن
پاکر یہ تحریر بے لعل روشن

وار دنیا میں جناب بے نیاز
اُسکو رکھیو ہر گناہ بد سے باز
اور عقبی میں اُسے حسب مراد
اپنی رویت سے کرو محظوظ و شاد

اور رکھے جنت میں با امن و امان
از طفیل احمد آخر زمان

خاتمۃ الطبع

ہزار ہزار شکر اُس خلاق کون و مکان مالک ہر دو جہان کا اور نعت بے غایات اُس سرور کائنات مفخر موجودات کو کہ جسکے ہدایت کی روشنی سے گمگشتگان بادیہ ضلالت راہ راست پر آئے واضح ہو کہ یہ کتاب سود مند نافع بندگان خدا المسمی بہ آثار محشر کہ جسمیں سب علامات قیامت کا بیان ہے بہت تصحیح سے چھپ کر شایع ہوے